سانپ کی چوری
مُصنّف
فریمین ولز کرافٹس
مترجم
تیرتھ رام فیروز پوری

سلسلہ جدید　　　　نمبر ۸

سانپ کی چوری

حیرت انگیز جاسوسی ناول

مصنف
فریمین ولز کرافٹس

مترجم
تیرتھ رام فیروزپوری

یہ چوپڑہ پرنٹنگ پریس جالندھر میں بابو ملک راج صوری پروپرائٹر چھپی اور
لالہ نرائن دت سہگل نے شائع کی

قیمت فی جلد تین روپیہ آٹھ آنہ

جالندھر میں سٹاکسٹ
سہگل ناول سٹور محلہ تھاپراں جالندھر شہر

پیش لفظ

اس قابل مصنف کا ایک ناول سنہری لاش مدت گذری شائع کیا گیا تھا۔ جو بہت مقبول ہوا۔ اب عرصہ دراز کے بعد اس کا ایک اور شاہکار پیش کیا جاتا ہے۔ ایک خاص کردار چیف انسپکٹر فرینچ جو اس کے ناولوں میں اکثر کام کرتا ہے۔ اس داستان کے آخری حصہ میں شریک ہو کر واقعات کا رخ حیرت انگیز طریقہ پر تبدیل کر دیتا ہے۔ افسانہ کی دنیا میں انسپکٹر فرینچ ایک خاص شخصیت کا مالک ہے۔ اور کسی ماہر ریاضی دان کی طرح ایک ایک بات سے کیا مدلل طریق پر اخذ نتائج کرتا ہے کہ پڑھنے والے کو حیرت زدہ ہونے کے بعد تعریف پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ ایک اور نامور مصنف نے اسی انسپکٹر فرینچ کے بارہ میں لکھا تھا کہ اگر میں اپنی زندگی میں کسی ہولناک جرم کا مرتکب ہوتا تو خدا سے دعا مانگتا کہ سکاٹ لینڈ یارڈ کا انسپکٹر فرینچ میرا پیچھا نہ کرے۔ اس سے آپ اسکی قابلیتوں کا کچھ اندازہ کر سکتے ہیں۔

۲۳۶۔ اسلام آباد متصل اڈہ لبتیاں
جالندھر شہر

بنسی نتھ رام

اس سلسلہ کا اگلا ناول

ویران محل

اسرار و سراغرسانی کا حیرت انگیز رومان

مترجمہ منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

شہر لندن کے عین وسط میں ایک پرانی طرز کی شاندار عمارت ناقابل یقین اسرار کا مرکز ثابت ہوتی ہے۔ ایک نامی امیر جب اپنی بیٹیوں کو ساتھ لیکر مکان کرایہ پر لینے کے سلسلہ میں اسکا معائنہ کرنے جاتا ہے تو ایک کمرہ میں کئی دن کی بوسیدہ لاش پڑی نظر آتی ہے۔ اس وقت سے لیکر عوام کی توجہ اس حد تک اس مکان پر لگتی ہے کہ کوئی اس کو مول لینے کی کوشش کرتا ہے اور کوئی کرایہ پر حاصل کرنے کی لیکن جب اس کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اس عمارت کے اندر کسی زمانہ کا دفینہ موجود ہے۔ تو مالک مکان عورت اپنے وکیل دوست کے مشورہ سے کسی کو مکان نہ دینے کا فیصلہ کرلیتی ہے۔ لیکن بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی۔ جرائم پیشہ مردوں اور عورتوں کی ایک جماعت کسی نہ کسی طرح اس میں داخل ہوکر تلاش جاری رکھتی ہے۔ نتیجہ کیلئے آپ اس حیرت انگیز ناول کے مطالعہ کا انتظار کریں

ہم سے طلب فرمایئے

کتاب اوّل

کونسی راہ؟

درمیانِ قعرِ دریا تختہ بندم کردہ ای
بازمے گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش! حافظ

عشق بحرِ بیکراں سے کم نہیں کچھ اے ظفر
خوفِ جاں اس میں بھی ہے اور خوفِ جاں اس میں بھی ہے ظفر

باب - ۱

دنیا میں دوزخ

جس وقت جارج سریج وسط اکتوبر کی سرد سرمائی رات کو سات بجے کے قریب اپنے کمرہ نشست میں داخل ہوا تو آتشدان کی آگ اس کی دلی امنگوں کی طرح بجھی ہوئی تھی۔ اس کی پریشانی جو دن بھر کے تفکرات کے علاوہ دکھتے ہوئے دانت کی تکلیف کے باعث پہلے ہی غیر معمولی بڑھی ہوئی تھی۔ یہ حالت دیکھ کر حد انتہا کو پہنچ گئی۔ کیا شومیٔ تقدیر تھی کہ دن بھر کے آلام و مصائب کے بعد گھر پہنچ کر بھی آرام نصیب ہوتا نظر نہ آتا تھا۔ بیسیوں مرتبہ پھوہڑ نوکرانی سے کہا اس کے آنے کے وقت آگ تیز رکھی جائے۔ لیکن نہ اس نے کبھی اسکی پروا کی اور نہ کبھی تیز نظر آتی تھی۔ ایک بار اس کا ہاتھ گھنٹی کے بٹن کی طرف گیا بھی کہ اسکو بلا کر فہمائش کرے لیکن پھر رک گیا۔ رک اس لئے گیا کہ اگر اس نے ذرا بھی سخت کلامی کی تو سابق کی طرح یہ کٹھی جواب دے کر چلی جائے گی۔ اور اسکی بیوی کلارلیسہ اس کی اپنی جان کو آئے گی۔ پیشتر بارہا ایسا ہو چکا تھا اور وہ اس تلخ تجربہ کو دہرانا پسند نہ کرتا تھا۔ اس نے لکڑی کے ڈول کی طرف دیکھا جس میں کوئلے رکھے جاتے تھے۔ عموماً وہ خالی ہی نظر آتا تھا۔ لیکن آج

نہ جانے کیونکر بھول کر وہ اس میں کچھ مقدار باقی چھوڑ گئی تھی۔ دبی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے اس نے چند کوئلے اپنے ہاتھ سے ڈالے اس کے بعد الماری کھول کر سوڈا ملی ہوئی وسکی کا ایک گلاس پر کیا۔ اس کو ایک ہاتھ میں لیکر دوسرے سے اخبار کے ایوننگ ایڈیشن کا پرچہ تھامے وہ کسی بوجھل چیز کی طرح اس کرسی پر گر پڑا جو آتشدان کے نزدیک رکھی ہوئی تھی۔ شراب کے چند گھونٹ پی کر اس نے گلاس ایک طرف رکھ لیا اور اخبار کی ورق گردانی کرتے ہوئے مالیات کا صفحہ نکالا۔ سٹاک کا بھاؤ گھٹتا جا رہا تھا۔ جس کے معنی یہ تھے کہ جارج سرنج کی موجودہ آمدنی اور بھی کم ہو جائے گی۔ حالانکہ وہ اس میں ترقی اور اضافہ کی خواہش رکھتا تھا۔ لیکن اس جہان میں قدرت کا ایسا ہی الٹا قانون دیکھا گیا ہے۔ مانگو کچھ تو ملتا کچھ اور ہے

اس نے ایک لمبی سرد آہ کھینچی اور اخبار کو ایک طرف ڈالتے ہوئے اپنے اضطراب کو غرق مے کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ وہ جانتا تھا اس کا فکر و غم حالات کو اصلاح پذیر نہیں کر سکتا۔ اس لئے ...

لیکن قصہ کو آگے چلانے سے پیشتر ضروری معلوم ہوتا ہے اس کا تعارف چند مختصر لفظوں میں ناظرین سے کرا دیا جائے۔ عمر اس کی ۴۶ سال کے قریب تھی جسکو صحیح معنوں میں بڑھاپا نہیں کہہ سکتے۔ لیکن زندگی کی فکروں نے غریب کو پیش از وقت ہی مرد پیر بنانا شروع کر دیا تھا۔ شکل و صورت معمولی یعنی اگر مردوں کے ہجوم میں شامل ہو تو کوئی خصوصیت ایسی نہ تھی جس کی بنا پر اسکو شناخت کیا جا سکے۔ قامت متوسط۔ چہرہ کے آثار معمولی۔ بالوں کی رنگت بھوری لیکن کنپٹیوں کے پاس ان میں سفیدی کی جھلک پیدا ہونے لگی تھی خصوصیت سے قابل ذکر اس کی پیشانی تھی جو بہت چوڑی نہ سہی کافی اونچی ضرور تھی

لیکن اس کے مقابلہ میں دہانہ کمزور اور آنکھیں جلد جلد حرکت کرتی نظر آتی تھیں۔ بحیثیت مجموعی وہ ایک مرد مضمحل و پریشان خاطر دکھائی دیتا تھا۔

لیکن غور کرکے دیکھا جائے تو قدرت نے اس کے لئے سارے اسباب آسائش پیدا کئے تھے وہ شہر برمنگھم کے چڑیا خانہ کا ڈائرکٹر تھا اور اس جگہ کا چڑیا گھر لندن کے زو کے برابر نہیں تو دوسرے درجے پر ضرور سمجھا گیا ہے۔ تنخواہ معقول۔ بہترین عہدہ کی وجہ سے اچھی عزت۔ رہنے کو آرام دہ مکان جو اس کو بلا کرایہ حاصل تھا۔ لکڑی اور کوئلہ کی بہم رسانی مفت۔ حتیٰ کہ بجلی بھی سرکاری خرچ پر مہیا کی جاتی تھی۔

اس پہلو سے دیکھئے تو ایک نہایت اچھا اور فائدہ بخش عہدہ اُسے حاصل تھا۔ اور چونکہ ملازمت مستقل تھی اس لئے یوم فردا کے متعلق کوئی تشویش بھی اس کے دل کو نہ ہو سکتی تھی لیکن اس کے باوجود کچھ اسباب ایسے تھے جن کی وجہ سے اس کے جی کو وہ چین یا آرام حاصل نہ تھا جو آدمی کی زندگی کو پربہا۔ بنانے میں ضروری سمجھا گیا ہے مگر اس کا حال آپ قصہ کے دوران میں بہتر معلوم کر سکیں گے۔

اخبار ہاتھ سے رکھ کر وہ پھر وسکی کا گلاس منہ سے لگانے کو تھا کہ دروازہ کھلا اور اس کی بیوی داخل ہوئی اسکی پوشاک ظاہر کرتی تھی کہ بازار سے واپس آئی ہے۔

کلاریسہ سرریج شوہر کے برخلاف غیر معمولی خوبصورت اور دیدہ زیب تھی دراز قد اور خوش پوش۔ چہرہ بیضوی خط وخال پسندیدہ لیکن اس کے باوجود اس کی پیشانی پر رنج و بے اطمینانی کے آثار ہویدا تھے جنہیں اس کے سنگار کی بناوٹ بھی چھپانے سے قاصر تھی اس کے لمبے

سیاہ بالوں میں کہیں کہیں چاندی کے تار نظر آنے لگے تھے اندر آتے ہی اس نے تلخ لہجہ میں کہا۔

"اوہ تم دفتر سے آ گئے! مجھ کو تو آج تمہاری کار نے سخت حیران کیا۔ بارہا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید مجھ کو کرایہ کی ٹیکسی پر واپس آنا پڑے گا یا تو کار کی زندگی ہی ختم ہو چکی ہے یا ڈرائیور اس کو چلانا بھول گیا ہے۔"

جارج کا دل اس کے سینہ میں بے طرح گھبرانے لگا جب کبھی عورت اس کے سامنے اپنی شکایتوں کا دفتر کھول کر بیٹھ جاتی تو اس کی جان ضیق میں آتی تھی اس میں شک نہیں کار اچھے میکر کی تھی لیکن اس کو خرید سے پانچ سال کا لمبا عرصہ گذر چکا تھا۔ اور گو اس کی مرمت پر کافی روپیہ صرف کیا گیا تاہم پرانی چیز ملمع سے نئی نہیں بن سکتی۔

"آخر ہوا کیا تھا؟" اس نے کچھ کہنے کی غرض سے پوچھا۔

کلاریسہ دروازہ کو پُرشور آواز سے بند کر کے آگے بڑھی اور کہنے لگی "خوب انجان بننا سیکھے ہو میں اتنا کہہ گئی اور ابھی ان کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا۔"

"تم کار کی شکایت کرتی ہو۔ اس میں کیا نقص پیدا ہو گیا؟"

"اب اس کا جواب میں کیا دوں؟ جانے میری پیزار میں کسی لوہار کی بیٹی تو ہوں نہیں" عورت نے تلخ اور ترش لہجہ میں جواب دیا۔

"پھر بھی معلوم تو ہو کہ معاملہ کیا تھا" جارج نے کسی قدر بے صبری کے لہجہ میں پوچھا۔

"وہ چلتی بند ہو گئی اس سے زیادہ کیا ہوتا؟" عورت نے جواب دیا "میں نے اپنی سہیلی مارگرٹ کو ایک دوکان کے پاس اتارنے کیلئے کنگ سٹریٹ

کے وسط میں موٹر رکوائی تھی لیکن اس کے بعد لاکھ سر ٹپکا وہ چلنے کا نام نہ لیتی تھی لوگ جمع ہو گئے پولیس بھی آپہنچی کار کو دھکیل کر ایک ایسے مقام پر لے جایا گیا جہاں اس کی موجودگی سے ٹریفک پر کوئی اثر نہ پڑتا تھا مگر اس طرح کے حالات میں جو ندامت مجھ کو ہوتی اس کا بہتر اندازہ تم آپ کر سکتے ہو"۔

"کیا پریٹ اس کے متعلق کچھ نہ کر سکا؟"

"خدا کو بہتر معلوم ہے وہ کیا کر سکتا تھا یا اس نے کیا کیا میں تو اتنا ہی جانتی ہوں کہ پچھلے دو ماہ کے عرصہ میں یہ اپنی قسم کا تیسرا واقعہ پیش آیا ہے"۔

جارج مسرج نے اپنے سر کو زور سے جھٹکا دیا اور بے پروائی کے لہجہ میں کہنے لگا۔ "ایک بہت معمولی بات ہے جس کے لئے تم ناحق اتنی پریشان ہوتی ہو ہر ایک کار میں کبھی نہ کبھی اس طرح کا نقص واقع ہو جاتا ہے"۔

"کچھ ہو میں ایسی کار کی سواری پسند نہیں کرتی جو خلقت کے بہتے دریا میں لنگر شکستہ کشتی کی طرح بے بس ہو کر رہ جائے۔ چھ سال کی پرانی چیز آخر کب تک کام دے سکتی ہے؟"

"چھ نہیں پانچ سال ..."

"چلو پانچ سہی لیکن میں پوچھتی ہوں کب تک تمہارا ارادہ اس پرانے ڈھانچے کو چھوڑ کر نئی کار خریدنے کا ہے میں ایک سے زیادہ موقعوں پر اس کا تقاضا کر چکی ہوں ..."

"تمہارے تقاضے برحق ہیں لیکن یہاں تو روپے کا سوال پیدا ہوتا ہے سردست میرے حالات نئی کار خریدنے کی اجازت نہیں دیتے"۔

"کیا کہتے ہو اتنا روپیہ ہر مہینے کما کر لاتے ہو آخر وہ کہاں جاتا ہے؟

کیا اس سے نئی کار کا خرچ بھی نہیں نکل سکتا؟"

جارج نے تنگ آکر اخبار پھر سے اٹھا لیا گویا جواب دینے کی ضرورت نہ سمجھ کر اس طرف متوجہ ہونا چاہتا تھا لیکن پھر اُسے فرش پہ ڈالتے ہوئے بولا۔

"تمہاری فضول خرچیاں کچھ کرنے نہیں دیتیں۔ پچھلے دنوں مکان کے رنگ روغن پہ اتنا روپیہ برباد ہوا جس سے ایک اچھی کار خریدی جا سکتی تھی۔"

کلاریسہ کی آنکھوں میں غصہ کی بجلیاں چمکنے لگیں اور بھی زیادہ تلخ ہو کر بولی۔

"سچ کہتے ہو خطاوار تو ہر حال میں میں ہی سمجھی جاتی ہوں اگر اتنے عرصہ کے بعد بھی مکان کی صفائی نہ ہو تو پھر اس میں کوئی شریف آدمی کیونکر رہنا گوارا کر سکتا ہے۔ میں نے بارہا تم سے کہا تھا سرکار سے کہہ کر کچھ منظوری لے لو لیکن شاید تمہاری طرح تمہارے افسروں کا بھی دیوالہ نکل چکا ہے۔"

"ناحق الزام لگاتی ہو۔ ابھی پچھلے دنوں سرکاری خرچ پر بجلی کے نئے تار لگوائے گئے تھے کیا سال بھر کے لئے اتنا خرچ تھوڑا ہے؟"

"میں تھوڑے یا بہت کی بحث میں پڑنا نہیں چاہتی لیکن اگر بجلی والے مکان کا ستیاناس کر کے چلے جائیں تو میں نہیں جانتی کس منہ سے اپنے احباب کو اس کے بدحال کمروں میں بیٹھنے کی دعوت دوں۔"

"دیکھو کلاریسہ" جارج نے تنگ آکر کہا کیونکہ اس طرح کی بحث میاں بیوی میں قریباً ہر روز چھڑ جایا کرتی تھی) "تمہارے اس جھگڑے کا خاتمہ کسی طرح نہ ہوگا۔ اس لئے اگر ممکن ہو تو میرے حال پر رحم کر دیں دن

بھر کے کام سے تھک کر آرام کے لئے گھر آیا تھا کیا مجھے ایک منٹ کے لئے بھی چین نصیب نہ ہوگا؟"

"تم اپنے کاموں کا ذکر کرتے ہو" کلاریسہ نے فوراً جواب دیا "کیا میں دن بھر بیکار پڑی رہتی ہوں؟ پھر اس طرح کے حالات میں کہ خرچ آدھے سے بھی کم کیا جاتا ہے تمہیں اپنے آرام کا کتنا خیال ہے حالانکہ میری آسائش کی ذرا پروا نہیں"۔

جارج سرورج عاجز آکر اپنی جگہ سے اٹھا اور منت آمیز لہجہ میں کہنے لگا۔

"میری آخری التجا یہ ہے کہ اس بحث کو زیادہ لمبا نہ کرو۔ کار کے متعلق جو کچھ ممکن ہوگا کر دیا جائے گا مگر اب تم جاؤ خود آرام کرو اور کسی دوسرے کو بھی کرنے دو"۔

"لیکن اگر تمہیں اپنے آرام کا اتنا خیال ہوتا" کلاریسہ جو کسی حال میں دبنا نہ جانتی تھی "تو اپنی خالہ کو دعوت دے نہ بیٹھتے"۔

"اف اوہ میں اس کے متعلق بالکل ہی بھول گیا تھا"۔

"کم از کم وہ میرے حلقۂ احباب میں شامل نہیں ہے"۔

جارج نے پریشانی کے ساتھ اپنے اخبار کو حرکت دی پھر بولا "کیا کیا جائے مجبوری ہے خالہ سے میری بہت سی امیدیں بندھی ہیں اور مجھے اپنے فائدہ کے لئے اس کی خاطرداری پر مجبور ہونا پڑتا ہے ایسا نہ کروں تو ممکن ہے وہ اپنے وصیت نامہ سے میرا ذکر ہی خارج کر دے"۔

"یہ کیا بڑی بات ہے ہو سکتا ہے وہ تمہارے دکھاوے کے اخلاق کے باوجود: پھر بھی ایسا ہی کرے"۔

یہ آخری طعنہ دیکر کلاریسہ بصد شکوہ چلتی کمرہ سے رخصت ہوگئی۔
اور جارج وہیں بجھتی ہوئی آگ کے پاس پھر اپنی کرسی پر بیٹھ کر خیال
کے بحرِ بے پایاں میں ڈوب گیا۔

باب - ۲

بیتی باتیں

میاں بیوی میں جس شدید تکرار کی نوبت آج آئی تھی وہ اپنی قسم کا نیا نہ
تھا گذشتہ کئی سال سے دونوں میں قریباً ہر روز ایسی ہی جھڑپ ہو جاتی
تھی کوئی سا مضمون ہو دونو ضرور گرم ہو کر ایک دوسرے کو طنز و تضحیک
کا نشانہ بنانے کی کوشش کرتے تھے۔

تنہا رہ جانے پر بدنصیب جارج کے خیالات کی رو گذرے
ہوئے زمانہ کی طرف گئی۔ اور اس کو وہ حالات یاد آئے جن میں اس
کی شادی کلاریسہ سے ہوئی تھی۔ اس شادی کی داستان بجائے
خود ایک افسانہ تھی کیونکہ جب پہلی مرتبہ لندن کے ایک نامور اور
مالدار سوداگر مسٹر ایلنگٹن کے مکان پر اس کی ملاقات اس کی دو
بیٹیوں سے ہوئی تو کلاریسہ جو دونو میں بڑی تھی - ایک مقتدر سے
منسوب ہو چکی تھی اس پہلی ملاقات میں لڑکی کی خوبصورتی نے اس کے
ظاہری حسن اخلاق کے ساتھ مل کر جارج کے دل پر گہرا اثر پیدا
کیا اور یوں محسوس کرنے لگا تھا کہ اسے اس سے بہت گہری محبت
ہے لیکن چونکہ اس محبت کے بارور ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آتی

تھی اس لیئے اس نے ہمیشہ اس کو اپنے سینہ میں دبانے کی کوشش کی مگر کارکنانِ قضا و قدر کو کچھ اور ہی منظور تھا کلاریسہ کی اس مصوّر سے کسی بات پر ایسی ناچاقی ہوئی کہ تعلقات باہمی ٹوٹ گئے۔ جارج کو موقعہ ہاتھ آیا ہر چند اپنی حیثیت کو دیکھتے ہوئے وہ شادی کی درخواست کرتے ہوئے جھجکتا تھا۔ پھر بھی ایک موقعہ پر اس نے جرأت کر کے اپنا حالِ دل کلاریسہ سے کہہ دیا۔ اور خدا کی قدرت نہ صرف وہ فوراً رضامند ہو گئی بلکہ اسکے باپ مسٹر ایلنگٹن نے بھی کسی طرح کی مزاحمت نہ کی اس طریقہ پر دونو کی شادی قریباً آٹھ سال پیشتر اس زمانہ میں ہو گئی جب جارج مسٹر ج ابھی ڈائرکٹر کے عہدہ تک پہنچنے سے پہلے صرف نیابت کا فرض ادا کیا کرتا تھا۔

لیکن جلدی ہی یہ بات واضح ہونی شروع ہو گئی کہ دونو کا ان مل جوڑ ہے جیتے کہ جب شادی کے بعد وہ ماہِ عسل کا زمانہ بسر کرنے سوئٹزرلینڈ روانہ ہوئے اور جارج کو اپنی مالی حیثیت کا خیال رکھتے ہوئے ریل میں دوسرے درجہ کا ٹکٹ لینا پڑا تو کلاریسہ اسی پر برافروختہ نظر آنے لگی پھر بھی جس طرح بن پڑا دونو میں نباہ ہوتا چلا گیا۔ حتےٰ کہ آخر کار ایک وقت آیا جب جارج کو برمنگھم زو کا سب سے بڑا عہدہ یعنی ڈائرکٹر کا پیش کیا گیا۔

اب اس کی تنخواہ معقول تھی لیکن معلوم ہوتا تھا بیوی کفایت کی خوگر نہیں ہے۔ دونو میں قریباً ہر روز اخراجات کے سوال پر تکرار کی نوبت آجاتی تھی جس نے رفتہ رفتہ ایسی شدید صورت اختیار کی کہ بعض اوقات جارج کو ایسا معلوم ہونے لگتا تھا کہ اسے اپنی بیوی سے نہ صرف

کسی طرح کی محبت نہیں بلکہ سخت نفرت ہے۔

آدمی کے جی کا رنج اور ہر وقت کی پریشانی اس کو قبل از وقت بڈھا اور ضعیف بنانے میں ذریعہ امداد بنتی ہے یہی وجہ تھی کہ وہ اس عمر میں ہی جب اکثر اہلِ مغرب جوان سمجھے جاتے ہیں بڈھوں کی سی ناتوانی اور پریشان خاطری محسوس کرنے لگا تھا۔ کسی طرح اپنے خیالات کو دوسرے معاملات کی طرف ڈالنے کے لئے اس نے کلب میں جوا کھیلنا شروع کر دیا جس میں اسے اکثر ہار نصیب ہوتی رہی۔ کئی مرتبہ اس نے اس علّت کو چھوڑنے کا ارادہ کیا لیکن کچھ تو دوستوں کی تحریک اور کچھ اس خیال سے کہ آخر کبھی تو جیت ہوگی۔ وہ کھیلتا ہی چلا گیا یہاں تک کہ جتنا روپیہ اس نے نادیدہ فوری اخراجات کے لئے بچا کر رکھا تھا وہ سب نہیں تو اس کا بیشتر حصّہ اس دریا میں بہہ گیا۔ اب اس کی آس صرف اپنی خالہ کی دولت سے وابستہ تھی۔ مِس لوسی پینٹ لینڈ اس کی خالہ گو بہت زیادہ مالدار نہ تھی تو بھی اس کے پاس اتنی رقم ضرور تھی جس کے ہاتھ آجانے سے جارج کی بیشتر دشواریاں رفع ہوسکتی تھیں۔ مس پینٹ لینڈ کا جارج کے سوا کوئی دوسرا وارث بھی نہ تھا علاوہ بریں کچھ مدت سے اس کی صحت رفتہ رفتہ خراب ہوتی جارہی تھی ان حالات میں جارج کو اس کی طرف سے بہت سی امیدیں لگی تھیں لیکن آج کے جھگڑے کے بعد جو کلارینہ سے ہوا تھا پہلی مرتبہ یہ خواہش اس کے دل میں پیدا ہوئی کاش یہ بڈھی خالہ جلد اس جہان سے رخصت ہو جائے

پھر اتنا روپیہ ہاتھ آنے کی امید تھی جس سے ان آئے دن کی مشکلات کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔

لیکن خیال کے آتے ہی اس نے اپنے آپ کو ملامت کی آدمی کی خود غرضیاں اسے کتنا بے رحم بنا دیتی ہیں۔ خیر اس نے جس طرح ممکن ہو سکا اپنے جی کو یہ کہہ کر تسلی دی کہ جو قدرت کو منظور ہے وہی ہوگا۔ پھر اس سلسلہ میں اس کو یاد آیا کہ خالہ کو آج ان کے مکان پر آنا ہے چونکہ وہ کسی قدر اونچا سنتی تھی اس لیئے اسے کوئی بات سمجھانا یا کسی طرح خوش کرنا بھی سخت مشکل تھا۔ مگر اتنا غنیمت ہے کہ وہ اپنا قیام لمبا نہ کرتی تھی۔ اب بھی امید تھی وہ جلد اپنے گاؤں کو رخصت ہو جائے گی۔

اس طرح کے خیالات سوچتا سررج وسکی کا گلاس ختم کر کے اپنی جگہ سے اٹھا اور رات کے کھانے سے پہلے لباس تبدیل کرنے اپنے کمرہ میں چلا گیا۔

باب - ۳

روزمرہ کی زندگی

جارج سررج کے رہنے کا مکان اور اس کا دفتر چیڑیا گھر کے متصل پاس ہی پاس واقع تھے۔ دفتر میں ایک محرّر مسٹر ہارلے کام کرتا تھا اور ایک عورت مِسس ہیپ ود۔ تھ

ایک علیحدہ چھوٹے سے کمرہ میں سیکرٹری کے فرائض سرانجام
دینے کے لئے مقرر تھی روزمرہ کی ڈاک کے خطوں کا جواب
اسی عورت کے ذریعہ سے لکھوا کر بھیجا جاتا تھا۔
اس عورت مس ہیپ ورتھ کی شخصیت بھی ایک معمہ تھی
جسے کم از کم جارج کسی موقعہ پر پوری طرح حل نہ کر سکا بار ہا اسکو
خیال آتا کہ دفتر کا فرض ادا کرتے ہوئے وہ بہ باطن اسکی دشمن
ہے۔ نہ جانے کیوں؟ اس لئے کہ آج تک دونو میں کسی موقعہ پر کھلی
تکرار کی نوبت نہ آئی تھی۔ بہرحال وہ ہمیشہ اس کی طرف سے محتاط اور
خبردار رہنا ضروری سمجھتا تھا۔
صبح کی ڈاک میں بہت سی چٹھیاں آئی ہوئی رکھی تھیں۔ جارج
جب ان کے جوابات لکھوا چکا تو اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہنے
لگا "بس اتنا ہی کام تھا اب تم جا سکتی ہو"۔
"لیکن شاید آپ بھول گئے" مس ہیپ ورتھ نے یاددہانی کرتے
ہوئے کہا "جان کاتھ رین آپ سے ملنے کا انتظار کر رہا ہے"۔
جارج اپنے کام کے اس حصہ کو بھولا تو نہیں تھا تاہم وہ
اسے اتنا تکلیف دہ اور رنج افزا سمجھتا تھا کہ اگر بس کی بات ہوتی
تو وہ ضرور اس معاملہ کو ٹال دیتا لیکن مجبوری تھی اس نے مختصر طور
پر کہا "اچھا اس کو میرے پاس بھیج دو"۔
کاتھ رین عرصہ چھ سال سے چڑیا گھر میں چوکیداری کرتا تھا۔
اور اس کا کام ہمیشہ خاطر خواہ رہا لیکن ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ
جارج سمر رج جسے کسی کام کے سلسلہ میں لندن جانا پڑا تھا

پہلی ٹرین سے کر کے رات کے پچھلے پہرہ میں تین بجے کے قریب برمنگھم پہنچا - وہ پیدل ہی چلا آتا تھا کہ ایک بازار سے گزرتے ہوئے اس نے ایک پہچانی ہوئی صورت سامنے سے آتی دیکھی قریب آکر اس شخص نے جلدی سے اپنا منہ دوسری طرف پھیرنے کی کوشش کی لیکن جارج کھڑا ہو گیا اور سخت لہجہ میں کہنے لگا

"کاچ رین تم اس وقت یہاں کیا کرتے پھر رہے ہو؟ کیا میرے ابد اپنے کام سے چھٹی لے لی تھی؟"

کاچ رین کے چہرہ پر ہوائیاں چھٹنے لگیں گھبرائے ہوئے لہجہ میں بولا "سرکار چھٹی تو نہیں لی مگر ایک ضروری کام تھا جس کے لئے مجھے آنا پڑا" جارج نے اس کے عذر کو ناکافی اور ناتسلی بخش قرار دیکر وہیں کھڑے کھڑے اس کو معطل کر دیا اور کہا "مجھ سے دفتر میں ملنا" یہی وہ ملاقات تھی جس کی یاد مس ہیپ ورتھ نے تازہ کرائی تھی -

کاچ رین کا بیان مختصر تھا اور اس کے لہجہ سے اس کے بیان کی سچائی ظاہر ہوتی تھی - معلوم ہوا اس کی بیوی سخت بیمار تھی اور ڈاکٹر نے حکم دے رکھا تھا کہ دن اور رات میں ہر چار گھنٹے کے بعد اس کو دوا کی خوراک پلائی جائے چونکہ غریب آدمی نرس کا انتظام نہ کر سکتا تھا اس لئے خود ہی دوا پلانے چلا آیا اس کا گھر چڑیا خانہ سے قریباً دو میل کے فاصلہ پر تھا اور اس کا خیال تھا ایک گھنٹہ کے اندر اندر دوا دیکر واپس چلا جائے گا -

ہر چند جارج کے دل پر چوکیدار کے بیان کا گہرا اثر ہوا

تھا تاہم چونکہ وہ کوئی کام اپنی ذمہ داری پر نہ کر سکتا تھا اسلئے
معاملہ کا ذکر کمیٹی کے صدر سے کرنے کا وعدہ کیا بعد ازاں اس
نے اپنے طور پر اس ڈاکٹر سے بھی ملاقات کی جس کا ذکر کارچ رین
نے کیا تھا ڈاکٹر مار اس آدمی کا نام تھا اور جارج مرج سے اس
کے دوستانہ تعلقات تھے۔ اس نے بھی کارچ رین کے بیان کی تصدیق
کی اور اس کی مجبوری کو تسلیم کیا ساتھ ہی اس نے کہا "وہ اپنے خود
سر کیسا ہی آدمی کیوں نہ ہو اس کا سارا کنبہ نیک اور فرمانبردار ہے
اور اس کی بیٹی پروفیسر برنابی کے ہاں نوکرانی کا کام کرتی ہے"۔

برنابی لمب سمیات کا ایک ماہر کامل   اپنی بیٹی کے ساتھ چڑیا
گھر سے قریب ہی ایک کوٹھی میں رہتا تھا اس نے بھی کارچ رین کی لڑکی کی
وجہ سے جو اس کے ہاں ملازم تھی درگذر کی سفارش کی لیکن مشورتی کمیٹی
کا صدر کرنل گرک کسی حال میں اس کے لئے آمادہ نہ تھا کہنے لگا "اگر
ایک شخص اپنی ذمہ داری کو اس حد تک فراموش کر سکتا ہے جیسا کارچ
رین نے کیا تو وہ ہرگز اس قابل نہیں کہ اس کو ملازمت میں رکھا جائے"۔
غرض اس طریقہ پر بدنصیب چوکیدار کو اس کی ملازمت سے علیحدہ کر دینا
پڑا اور اس ناگوار فرض کو پورا کرنے کا کام بھی جارج مرج کے ذمہ ہی پڑا۔

سب کاموں سے فارغ ہو کر وہ دفتر سے باہر نکلا اور اپنے ایک
نائب رین شا کو ساتھ لیکر چڑیا گھر کا پھیرا کرنے گیا۔ سب جانور تندرست
تھے دونو جلدی ہی کام کے اس حصہ سے فارغ ہو کر واپس آگئے

اسی دن شام کو دفتر کا کام ختم کرنے کے بعد مارج اپنے بعض
دوستوں سے ملاقات کرنے کلب گھر گیا رستہ میں پھر اس کے خیالات کی

رہ خالہ کی دولت کی طرف گئی اور نے اندازہ کے مطابق پانچ ہزار پونڈ کی رقم ایسی تھی جو اس کے حصہ میں آ سکتی تھی لیکن یہ اسی صورت میں ممکن تھا کہ بڈھی عورت کا انتقال ہو جائے۔ پچھلی رات وہ جب مہمان کی حیثیت میں آئی تو خلاف معمول مضمحل اور کمزور دکھائی دیتی تھی اگر اس کے انتقال پہ یہ بڑی رقم ہاتھ آ جائے تو گھر کے بگڑے ہوئے حالات پھر سے درو یہ اصلاح ہو سکتے تھے۔

کلارب گھر پہنچنے کے بعد پھر ایک مرتبہ اس کو ڈاکٹر مارسے ملنے کا اتفاق ہوا اور چونکہ خالہ لوسی کا معالج بھی یہی آدمی تھا اس لئے اب اُسے اسکی صحت کے متعلق دریافت حال کا موقعہ مل گیا لیکن مار کا بیان بہت حوصلہ افزا نہ تھا اس نے یہی بتایا کہ "مس لوسی پینٹ لینڈ کی صحت رفتہ رفتہ خراب ہوتی جا رہی ہے کوئی دوا کارگر ہوتی نظر نہیں آتی لیکن پھر بھی جیئے چلی جاتی ہے"۔

اس اطلاع کو پا کر جارج کے دل کو بجائے اس کے کہ ایک عزیز رشتہ دار کی بیماری سے رنج ہوتا الٹا اس خیال سے خوشی ہوئی کہ اس کے مرتے ہی کم و بیش پانچ ہزار پونڈ فوراً ہاتھ آ جائیں گے۔

زر کی طلب آدمی کو کتنا خود غرض بنا دیتی ہے!

باب ۔ ۴

پہلی ملاقات

ایک دن سہ پہر کو جارج دفتر کے کام سے تھک کر سیر و تفریح کی غرض سے باہر نکلا اور بے مدعا چڑیا گھر کے میدان کا گشت کرنے لگا کئی بچے مرد اور عورتیں مختلف حیوانات کے پنجروں کے پاس کھڑے ہوئے ان کو دیکھ رہے تھے لیکن جارج کی نظر خصوصیت کے ساتھ ایک عورت کی طرف گئی جو ہر چند صحیح معنوں میں حسین یا خوبصورت نہ تھی کم سن بھی نہ تھی اور پوشاک بھی قیمتی یا تازہ ترین فیشن کے مطابق پہنے ہوئے نہ تھی تاہم اس کے چہرہ پر خوشنمائی اور امن و راحت کے ایسے آثار پیدا تھے جنہیں پیشتر کبھی دیکھنے کا اس کو اتفاق نہ ہوا تھا وہ پاس سے نکلا جا رہا تھا کہ دفعتاً ٹھہر کر اس خاتون سے سلسلہ گفتگو شروع کرنے کے خیال سے بولا۔

"آپ کو ان حیوانات سے غیر معمولی دلچسپی ہے میں اس جگہ کا ڈائریکٹر ہوں اور کچھ عرصہ سے دیکھ رہا ہوں کہ آپ انہیں محض رفع استعجاب کے لئے دیکھنے نہیں آتیں بلکہ ان سے ایک طرح کی گہری ہمدردی رکھتی ہیں۔"

"آپ کا فرمانا درست ہے" عورت نے اس طرح کی خوشگوار آواز میں تسلیم کیا جو کلارلیسہ اور اس کی اکثر سہیلیوں کی آواز سے بالکل ہی مختلف تھی "مجھ کو ہمیشہ جانوروں سے محبت رہی ہے اور بارہا سوچا کرتی ہوں کہ خدا نے ان کو محض عقل حیوانی ہی نہیں دی بلکہ سوچنے اور اپنے خیالات کے مطابق عمل کرنے کی قوت بھی عطا کی ہے۔"

"یہ بالکل صحیح ہے" جارج نے اس کے جواب میں کہا "میرا ان حیوانات سے اکثر واسطہ پڑتا ہے اور میں بڑی حد تک آپ کا ہمخیال ہوں شاید آپ کو اس قطبی ریچھ کا قصہ سننے کا موقعہ نہیں ملا جیسے ۔۔۔"

اور اس نے ایک بڑی دلچسپ کہانی اس سلسلہ میں بیان کی جس سے ایک وحشی حیوان کی فراست پر اچھی روشنی پڑتی تھی۔

عورت اس کہانی کو سن کر ہنسنے لگی اور سراج نے دیکھا کہ نہ صرف اس کے دانتوں کی لڑیاں ہمیشہ اور مکمل تھیں بلکہ ہنسی کی آواز بھی جان نواز تھی۔ رفتہ رفتہ اسے اس نہ جانی ہوئی عورت سے کشش ہونے لگی اور وہ اس کی ہر ادا میں نئی خوبیاں دیکھنے لگا۔

"آپ کی بیان کردہ حکایت خوب ہے" عورت نے قہقہہ مارتے ہوئے کہا "لیکن ایسا تو نہیں کہ آپ مجھ کو بنا رہے ہوں..."

"جی بالکل نہیں۔ کہانی واقعی اور سچی ہے۔ جس میں ذرا بھی مبالغہ شامل نہیں" سراج نے جواب دیا "اور سچ پوچھئے تو ایک ریچھ پر کیا موقوف ہے ہمارے اس چڑیا خانہ میں ایک بھیڑیا رہا کرتا تھا..."

اور اس نے ایک ویسی ہی دلچسپ کہانی نہ معلوم فرضی یا حقیقی پھر اس عورت کے روبرو بیان کی۔

اس طرح دونوں میں ایک حد تک بے تکلفی ہو گئی رفتہ رفتہ تبادلہ خیالات بڑھتا گیا سراج نے اس کی زبانی معلوم کیا کہ وہ موسیقی سے خاص شغف رکھتی ہے ادب کا شوق بھی جاری ہے اور دونوں کے مزاج کی کیفیتیں بڑی حد تک ملتی جلتی ہیں۔ دونوں کو کوہستانی سیاحت کا شوق تھا دونوں ایک ہی طرح کی تفریحات سے دلچسپی رکھتے تھے۔

اس نصف گھنٹہ کے عرصہ میں جو سراج کا اس عورت کی صحبت میں گذرا اس کے دل کو ایک نئی طرح کی راحت محسوس ہونے لگی لیکن ہر اچھی یا بری چیز کا خاتمہ چونکہ امر لازم ہے انجام کار انہیں بھی اس

گفتگو کو ختم کرنا پڑا

لیکن اس عورت کے چلے جانے کے بعد بھی عرصہ دراز تک اس کی یاد جارج کے دل میں احساس راحت پیدا کرتی رہی اور اس کو یہ سوچ کر بے حد افسوس ہُوا کہ کیوں نہ اس نے اس کے رہنے کا پتہ پوچھا تاکہ پھر بھی کسی موقعہ پر اس سے ملنے کا اتفاق ہوتا۔

اس دن شام کو اسے پروفیسر برنالی چڑیا خانہ کے اس حصہ کی طرف سے آتا ہُوا ملا جس میں سانپ رکھے جاتے تھے۔ برنالی ایک دراز قد۔ پتلا دبلا مسن آدمی تھا جس کے سکڑے ہوئے چہرے اور بلند پیشانی سے غور و فکر کے آثار ظاہر ہوتے تھے وہ سرجارج کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا اور بولا "آپکو دعوت نامہ بھیجا گیا تھا امید ہے مل ہوگا آج مسز سرجارج کو ساتھ لیکر ضرور وقتِ مقررہ پر تشریف لائیے گا"

پروفیسر برنالی چڑیا خانہ کے قریب ہی ایک کوٹھی میں سکونت رکھتا تھا۔ اس کو عمر بھر سمیات کی تحقیقات کا شوق رہا اور اب بھی جارج سرجارج کی اجازت سے وہ مختلف سانپوں کا زہر حاصل کرکے ان کی بنا پر تجربات کیا کرتا تھا۔ فی الحال اس کی تحقیقات ان زہروں کے ذریعہ سے مرض سرطان کے علاج سے متعلق تھی۔ اور اس کے وقت کا بیشتر حصہ اس کام میں صرف ہوتا تھا۔

جارج سرجارج نے اس سے آنے کا وعدہ کیا کیونکہ اس کو یاد تھا کہ برنالی کی اکلوتی بیٹی عبالس کی نسبت ایک آسودہ حال نوجوان سے قرار پائی ہے۔ اسی تقریب پر پروفیسر کی طرف سے چیدہ احباب کو دعوت دی گئی تھی۔

وہ جب شام کو پروفیسر کے مکان پر پہنچا تو بیشتر ایسے لوگ نظر آئے جن سے وہ اچھی طرح واقف تھا صرف ایک آدمی جس کا نام ڈیوڈ کیپر معلوم ہُوا ان میں نیا تھا جارج نے معلوم کیا وہ پروفیسر برنابی کا نہایت قریبی رشتہ دار یعنی اس کی بہن کی اولاد ہے۔ اور برنابی اپنی بیٹی جائس سے دوسرے درجہ پر اس سے پیار کرتا ہے۔

ڈیوڈ کیپر کا پیشہ وکالت تھا برنابی نے دونو کا تعارف کراتے ہوئے اپنے بھانجے سے کہا۔

"مسٹر سرج میرے کرم فرما ہیں انہی کی بدولت میں اپنے تجربات جاری رکھنے کے قابل ہُوا ہوں"۔

اس کے بعد کیپر اور سرج میں آزادانہ گفتگو ہونی شروع ہوگئی۔

باب ۔ ۵

دوسری ملاقات

ممکن ہے اس قصہ کے پڑھنے والوں میں سے بعض ان چھوٹی چھوٹی تفصیلات سے تنگ آنے لگے ہوں لیکن چونکہ ان کا اس داستان کے ضروری حصہ سے بہت گہرا تعلق ہے اس لئے ہم ان کو نظر انداز نہیں کر سکتے ۔ مختصر یہ کہ پروفیسر برنابی کی دعوت کے بعد دو ماہ کا عرصہ بغیر کسی واقعہ خاص کے گذر گیا اس اثنا میں جارج سرج اور کلاریسہ کے تعلقات بدستور رہے نہ ان میں بہتری کی صورت پیدا ہوتی اور نہ کوئی نمایاں خرابی ہی نظر آتی ۔ لیکن گو اس

پہلو سے جارج کا وقت اطمینان کے ساتھ بسر ہوتا تاہم ایک خیال ہر وقت اس کے لئے باعث پریشانی رہتا تھا یعنی روپے کی تنگی کا۔ خواہش نہ رکھنے کے باوجود وہ دوستوں کے اصرار سے کلب میں تھوڑا بہت داؤ لگانے پر مجبور ہو جاتا اور گو چند مرتبہ اس کی جیت بھی ہوئی لیکن جو بہت سے اخراجات اس کو درپیش تھے اور جن کے ذریعہ سے گھر میں قدرے قلیل اطمینان کی فضا پیدا کی جا سکتی تھی وہ پورے نہ ہو سکے۔ ان کے متعلق اس غریب کی آس صرف خالہ کی چھوڑی ہوئی دولت سے وابستہ تھی۔ بارہا خیال آتا کہ اگر یہ پانچ ہزار پونڈ وقت پر مل جائیں تو سب کام درست ہو سکتے ہیں لیکن موت، مانگے نہیں ملتی ہرچند مس پینٹ لینڈ اس کی خالہ کی صحت روز بروز رو بہ زوال تھی لیکن کس کو معلوم تھا کہ اجل کا فرشتہ کب اسے عالم بالا میں لے جانے آئے گا۔ اس طرح کے موقعوں پر جارج ہمیشہ اپنے آپ کو اس خیال سے ملامت بھی کرنے لگتا کہ وہ کیوں اس کی موت کا تمنائی ہے۔ لیکن ضرورتیں آدمی سے سب کچھ کرا لیتی ہیں ان کے تقاضائے شدید کے سامنے برائی بھی بھلائی کی صورت اختیار کرنے لگتی ہے۔

آخر ایک رات ایک بڑا بھیانک خیال اس کے دل میں پیدا ہوا یعنی اس نے سوچا کہ خالہ بڈھی اور بیمار ہے اور یہ بات سراسر ناممکن ہے۔ کہ صحت یاب ہو جائے۔ موت اس کے لئے برحق ہے لیکن چونکہ اس کا کوئی وقت مقرر نہیں اور اپنی ضرورتیں شدید ہیں اس لئے کیا کوئی ایسا طریقہ اختیار نہیں کیا جا سکتا جس سے اس کی موت جلد ظہور میں آ سکے...؟

لیکن خیال کے پیدا ہوتے ہی دہشت کی تیز تھرتھری بابا نصیب آدمی کے بدن میں پھر گئی کیونکہ اسے اپنے سینہ کے بطن میں کوئی آواز یہ کہتے سنائی دی کہ "ظالم جو تو سوچ رہا ہے اُسے قانون کی اصطلاح میں قتل عمد کہتے ہیں اور کیا تجھ کو معلوم ہے اسکی سزا کیا ہوتی ہے ۔۔۔؟"

اس نے جسقدر جلد ممکن ہو سکا خیال کو دل سے نکالنے کی کوشش کی۔

لیکن جس طرح آدمی کا سایہ ہر وقت اس کے ساتھ لگا رہتا ہے اسی طرح اس کے خیالات بھی خواہ ان کو خارج کرنے کی کتنی ہی کوشش کیوں نہ کی جائے ہر لمحہ دامنگیر رہتے ہیں۔ سعی عظیم کے باوجود وہ اس تجویز کو ذہن سے خارج نہ کرسکتا تھا لاکھ کوشش کرتا یہ خیال پھر بھی گاہ گاہ دماغ میں پیدا ہو جاتا۔

اس سے اگلی سہ پہر جارج کو ایک کام سے شہر کے دور افتادہ حصہ میں جانا پڑا اور وہ واپس آتے ہوئے بس پر سوار ہو گیا۔ بیٹھنے کے تھوڑی دیر بعد جب اس نے ایک گھومتی ہوئی نظر گاڑی کے اندر ڈالی تو اس کا دل بڑے زور سے دھڑکنا شروع ہو گیا۔ اس لئے کہ مقابل والی سیٹ پر تھوڑی دور پرے وہی عورت بیٹھی تھی جس سے ایک بار پینٹنز اس کی چڑیا گھر میں ملاقات ہوئی تھی۔

اس دلفریب صورت کو خلاف توقع دیکھ کر جارج پر ذراسی دیر کے لئے سکتہ کی سی حالت طاری ہو گئی اور وہ بالکل حرکت نہ کرسکا لیکن پھر سنبھل کر ذرا سا آگے جھکا اور کہنے لگا۔

"معاف کیجئے شاید آپ کو یاد نہ ہو لیکن کچھ عرصہ پیشتر ہماری ملاقات چڑیا گھر کے میدان میں ہوئی تھی ...."

"میں بھولی نہیں" عورت نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کہنے کے ساتھ ہی اس کے چہرہ پہ سرخی کی جھلک پیدا ہو گئی اس کے پہلو میں ایک خالی سیٹ تھی اس نے اشارہ سے جارج کو اس پر بیٹھنے کے لئے کہا اور اس نے دھڑکتے ہوئے دل سے تعمیل کی۔

"آج آپ سے اتفاقاً ملاقات ہو جانے پر دل کو بے حد مسرت ہوئی ہے" جارج نے جہاں تک ممکن تھا نرمی لہجہ اختیار کر کے کہا "اس دوران میں بارہا میرا خیال آپ کی طرف گیا تھا مگر آپ نے بھی کبھی اس خاکسار کو یاد کیا ....؟"

"ہاں کئی بار جی چاہا کہ پھر آپ سے ملوں لیکن وقت نہ مل سکا غالباً آپ کو معلوم ہوگا کہ میں شہر سے کچھ دور رہتی ہوں ...."۔

"تا ہم کسی موقعہ پر ضرور تشریف لائیے گا میں چند فوٹو کی تصویریں آپ کو دکھاؤں گا جن میں سے بعض غایت درجہ دلچسپ ہیں۔ ہمارے ہاں ٹامی نام کا ایک شیر ببر ہوا کرتا تھا جو اب مر چکا ہے اسے اپنے دیسی پنجرہ کے اندر ایک لمبی چھلانگ مارتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور اس کے علاوہ ...."

"اوہو مگر آپ نے کیونکر اس کی تصویر اس حالت میں لی؟" عورت نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

"اس کی بعض خاص ترکیبیں ہیں جن کا حال میں پھر کبھی فرصت میں بیان کرونگا میں کہتے تو جھجکتا ہوں لیکن اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو آیئے

مل کر چائے پئیں گے ...“

جتنا عرصہ عورت نے جواب نہ دیا جارج کی حالت اس آدمی کی سی رہی جس کے لئے زندگی اور موت یا ملازمت اور بے روزگاری کا سوال درپیش ہو۔ عورت نے ذرا سی دیر تامل کیا اس کے بعد کہنے لگی ”میں اس عنایت کا شکریہ ادا کرتی ہوں میرا منہ نہیں کہ انکار کرسکوں...“

اس کے تھوڑی دیر بعد دونوں سے انترکہ شہر کے ایک اچھے ریسٹوران میں داخل ہوئے اور ایک علیحدہ کونے میں چھوٹی سی میز کے پاس بیٹھ گئے۔ شروع میں دونوں کو کچھ جھجک رہی لیکن رفتہ رفتہ تکلف نے دوستانہ کو جگہ دی۔ باتیں شروع ہوگئیں اور ان کے ذریعہ سے آہستہ آہستہ عورت کا سب حال جارج کو معلوم ہوگیا۔

نینسی ڈسے مور اس کا نام تھا اور وہ بیوہ تھی اس کا شوہر وورسٹر شائر میں درجہ اوسط کا ڈاکٹر تھا لیکن ان کا گذارہ خاطر خواہ چلا جاتا تھا اتفاقاً ایک روز ہاتھ میں کسی چیز سے زخم آگیا جس نے خون میں زہر پیدا کردیا اور اس غریب نے بڑی تکلیف کی حالت میں جان دی۔ شوہر کے مرنے کے بعد عورت کو معلوم ہوا کہ وہ اپنے پیچھے کوئی بڑی رقم نہیں چھوڑ گیا چونکہ اس کے پاس اپنا ذاتی روپیہ بھی نہ تھا اس لئے ایک دوکان کی ملازمت پر مجبور ہوئی لیکن پھر کسی وجہ سے اس نوکری کو بھی چھوڑ دینا پڑا اب گذشتہ تین ماہ سے وہ برمنگھم سے قریباً بارہ میل دور نیورٹن نام کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں کسی بیمار عورت کے ہاں سہیلی کا فرض ادا کرتی تھی گذارہ لائق تنخواہ مل جاتی تھی اور وہ ہر طرح خوش تھی ...

چائے پیتے اور باتیں کرتے ہوئے ایک گھنٹہ جلدی ہی گذر گیا
اس کے بعد وہ دیوار میں لگی ہوئی گھڑی دیکھ کر بولی ۔
"میری بس کا وقت ہوا جاتا ہے اس لئے اجازت دیجئے ..."
"لیکن ہمیں ابھی بہت سی باتیں کرنی تھیں" جارج نے رکتے رکتے
جواب دیا "کیا پھر کسی وقت آپ سے ملاقات نہیں ہوسکتی ... ؟"
عورت متامل نظر آئی اس پر جارج ایک نئے خیال کے زیر اثر بولا
"کیا آپ کو کبھی اور لپ پہاڑی کی سیر کا اتفاق ہوا ہے ؟ بڑا پر فضا منظر
ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں کسی وقت آپ کو وہاں لے چلوں ..."
"آپ کی بیان کردہ تعریف سن کر جی تو بہت کرتا ہے مگر اس کا
انتظام کیونکر کیا جا سکے گا ؟" عورت نے شرماتے ہوئے پوچھا ۔
"اوہ یہ کیا بڑی بات ہے" جارج نے پر مسرت لہجہ میں کہا "میں
کار لے کر نیوٹن پہنچ جاؤں گا وہاں سے پہاڑی کچھ دور نہیں لیکن
دن چونکہ چھوٹے ہیں اس لئے ہمیں ذرا جلد چلنا پڑے گا ۔"
عورت کو پھر بھی کچھ تامل تھا لیکن جارج کے زیادہ زور دینے
پر وہ آخر کار مان گئی بدھ اور ہفتہ کے روز جارج گولف کھیلنے جاتا
تھا ۔ اس نے بدھ کا دن کھیل کی بجائے اس تفریح کیلئے مقرر کیا ۔
اور اس کے بعد دونوں جدا ہوئے ۔

لیکن اس رات بستر پر لیٹنے کے بعد جارج کے دل میں پہلی
مرتبہ یہ خیال پیدا ہوا کہ جو کچھ وہ کرنے لگا ہے کس حد تک جائز اور
درست ہے ؟ پہلا سوال یہ تھا کہ وہ اس عورت کے پیچھے کیوں لگا ؟
کیا اس عمر میں شادی شدہ ہونے کے باوجود وہ اس سے عشق کرنے لگا

تھا؟ بالفرض، اسے دوستی کہا جائے تو اس دوستی کا انجام کیا ہوگا؟ کیا اس کا اثر اس کی خانگی راحت کے حق میں تباہ کن ثابت نہ ہوگا...؟"

اخلاق اور مصلحت دونو باتیں اسکو آگے قدم بڑھانے سے روک رہی تھیں لیکن نینسی ویسے مور کی میٹھی یاد دامن کش تھی آخر کار وہ اس فیصلہ پہ پہنچا کہ خواہ کچھ ہو اس کے لئے حصول راحت و اطمینان کے اس موقعہ کو ہاتھ سے چھوڑنا غیر ممکن ہے!۔

زیادہ غور کرنے پر یہ بھی اس کو معلوم ہوا کہ ان کی سوچی ہوئی ملاقات کسی طرح کا فوری خطرہ پیدا کرنے کا ذریعہ ثابت نہیں ہو سکتی۔ بالفرض وہ بادل کے روز موٹر پہ سوار ہو کر نینسی ویسے مور سے ملنے جائے تو اس میں کوئی خاص قباحت نہ ہوگی ادھر گھر میں کسی کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ وہ کہاں گیا؟ دوسری طرف چونکہ ان کی ملاقات رسمی اور دوستانہ ہوگی اس لئے اس سے کوئی خاص خرابی پیدا نہیں ہوسکتی تھی۔ اس لئے...

لیکن سوچتے سوچتے اس کو ایک نئی مشکل نظر آنے لگی وہ جب گولف کھیلنے جاتا تو بس پر سوار ہو کر جاتا تھا کار کلاریسہ کے استعمال کے لئے چھوڑ دی جاتی تھی اب فکر یہ لاحق ہوئی کہ وہ کار کس بہانے لے جائے؟

آخری چارہ یہی نظر آیا کہ ایک موٹر کرائے کر لی جائے اس میں خرچ تو ضرور ہوگا لیکن مجبوری تھی اور لپ پہاڑی کی چوٹی پر کسی دوست آشنا سے ملنے کا اندیشہ یوں نہ تھا کہ سردی کے اس موسم میں بہت کم لوگ وہاں سیر کے لئے جاتے تھے۔ اور چونکہ ان ایام میں وہاں کوئی ریسٹوران بھی موجود نہ تھا اس لئے جارج کو خیال آیا کہ وہ چائے کا سامان اپنے ساتھ ہی لیتا جائے گا گھر کے برتن وہ یوں استعمال نہ کر سکتا تھا کہ اگر کلاریسہ کو علم ہو گیا تو جان

کو آجائے گی اس لئے بہتر یہی معلوم ہوا کہ کہیں سے کرایہ کا سٹ لیکر یا اپنا خرید کر استعمال کیا جائے اور اکل وشرب کی ضروری چیزیں کسی ہوٹل سے لے لی جائیں۔

دوسرے دن کلب میں لنچ کھانے کے بعد وہ ایک ایسے دفتر میں گیا جہاں سے موٹر کاریں کرایہ پر دی جاتی تھیں اور آئندہ بدھ کے لئے ایک موٹر تیار رکھنے کا حکم دے کر ضروری بیعانہ ادا کیا پھر اس نے بازار جاکر ایک نئی سٹ خریدا جس پر تین پونڈ صرف ہوگئے بعد ازاں یہ سامان ایک ہوٹل میں چھوڑا تاکہ رخصت ہونے کے وقت وہاں سے ضروری چیزیں ساتھ لیکر موٹر میں رکھ لی جائیں۔

یہ سارے انتظامات مکمل کرنے کے بعد جارج مرے جو پہلی مرتبہ راحت واطمینان کا گہرا احساس ہونے لگا۔

باب - ۶

پہاڑی کی سیر

بدھ کی صبح کو جب اس کی آنکھ کھلی تو ایسا معلوم ہوتا تھا گویا اس کی زندگی میں ایک بہت بڑی اہمیت رکھنے والا واقعہ پیش آنے والا ہے۔ آسمان پر نظر ڈالی تو مطلع صاف تھا اس سے اس کی راحت کا پیمانہ لبریز ہوگیا کیونکہ ایسے خوشگوار موسم میں سیر وتفریح سے خاص لطف حاصل ہونے کی امید تھی۔

اس روز صبح دفتر میں کام کرنے کے بعد وہ جیسا معمول تھا لنچ

تناول کرنے کلب میں گیا لیکن یہ بہانہ کرکے فوراً ہی وہاں سے چلا آیا کہ
اس کو دیہات میں ایک ضروری کام تھا کرایہ کی موٹر چار کے سامان سے
لدی ہوئی کھڑی تھی اس نے سامان پس پشت بندھوایا اور خود موٹر چلاتا
شمال مشرق کی سڑک پر ہو لیا لیکن جوں جوں منزل کے قریب پہنچتا گیا
اس کے اضطراب دلی میں اضافہ ہونے لگا نینسی نے اس کو بتایا تھا کہ وہ
سڑک کے پاس کھڑی رہ کر انتظار کرے گی اس کا مطلب جارج نے یہ سمجھا
کہ وہ نہیں چاہتی وہ یعنی جارج سرج اس کی مالکن کے مکان پر جائے
آخر جب نیوٹن کا گاؤں تھوڑی دور رہ گیا تو اس کو دور فاصلہ پر ایک
دھندلی سی صورت سڑک پر ٹہلتی نظر آئی جس کو دیکھ کر جارج کا دل پھڑپھڑانے
لگا قریب جا کر دیکھا تو معلوم ہُوا وہی تھی یعنی نینسی وے مور۔ گلے میں
ٹوئیڈ کوٹ سر پر فیلٹ کی بنی ہوئی ہیٹ اور پاؤں میں نئے جوتے اپنی موجودہ
حالت میں وہ پہلے سے بہت زیادہ حسین و دلفریب نظر آئی پاس جا کر موٹر
روکتے ہوئے جارج نے فکرمند لہجہ میں کہا

"دیر تو نہیں ہوگئی ؟ مجھے بہت سا فاصلہ طے کرکے آنا تھا . . "

"میں تو الٹا یہ سوچ کر حیران ہوں کہ آپ کتنے پابند وقت ہیں" عورت
نے مسکراتے ہوئے کہا اور کار پر سوار ہو کر جارج کے پہلو میں بیٹھ گئی
پھر تعریفی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہنے لگی "کیسی خوشنما کار ہے . . کیا
نئی خریدی ہے ؟"

"افسوس نہیں۔ کسی سے مانگ کر لی ہے" جارج نے جواب دیا "گھر
کی موٹر دوسرے کاموں کے لئے مطلوب تھی"

اس جگہ سے اور لسپ پہاڑی کی طرف جاتے ہوئے جارج نے موٹر

کی رفتار کافی تیز رکھی تاکہ وقت ضائع نہ ہو کچھ حصہ تک ایک پختہ سڑک پہاڑی کے گرد چکر کاٹتی ہوئی اوپر کی طرف جاتی تھی اس پر موٹر چلانا گو دقت طلب تھا تاہم وہ اس کو چلا لے گیا لیکن ایک خاص مقام پر پہنچ کر اسے اس کو روک لینا پڑا اور بولا۔

"چوٹی اس جگہ سے بہت دور نہیں کیا آپ پیدل چل سکیں گی؟"

"کیوں نہیں" عورت نے چہکتی ہوئی آواز سے جواب دیا "کتنا سہانا منظر ہے۔ مجھے آج تک معلوم نہ تھا کہ اس قرب وجوار میں ایسی اچھی جائے تفریح موجود ہے"۔

"ابھی چوٹی پر پہنچ کر دیکھنا۔ لیکن ... کیا چاء کا سامان اوپر لے چلیں یا واپس اس جگہ آکر پیو گی؟"

وہ دلربا انداز سے مسکرائی پھر بولی "اس ویرانے میں چاء ... آپ کوئی جادوگر تو نہیں ہیں؟"

جارج نے موٹر کی پشت پر بندھا ہوا سامان دکھایا اس کے بعد کہنے لگا "اس کے بغیر سیر کا لطف نہ آتا لیکن میرے خیال میں بہتر یہی ہے کہ واپس آکر پئیں"

وہ آمادہ ہوگئی اور دونو ایک کھردری ناہموار پگ ڈنڈی پر چلتے جھاڑیوں کے بیچ میں ہوتے اوپر کی طرف چلے رستے میں کئی چھوٹی چھوٹی پایاب ندیاں بہتی ہوئی ملیں کئی ایک مقامات پر ریت مرطوب تھی ہوا تیز اور سرد لیکن دھوپ روشن اور صاف تھی گو اتنے ہی میں دور فاصلے پر شب [illegible] کے انتظار میں تاریکی پھیلنی شروع ہوگئی تھی۔

آخرکار دونو چوٹی تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئے اس جگہ سے گردونواح کا پرفضا منظر دیکھ کر نینسی کے منہ سے میٹھی آواز میں بے اختیار نکلا "اوہ" اور اس ایک شیریں

لفظ کو سن کر جارج کو اپنی ساری تکلیفوں کا صلہ مل گیا۔

منظر واقعی دلربا تھا سمت شمال میں اونچی اونچی چوٹیاں اٹھی ہوئی جن کی درمیانی وادیوں میں اندھیرا پھیلا ہوا نظر آتا تھا اور جنوب کی طرف حدِ نگاہ تک کھلا میدان جس پر سفید مٹرک چمکتے پانی کی مانند دکھائی دیتی تھی جیسے کہ اس کا خاتمہ حدا فق کی تاریکی میں ہو جاتا تھا۔

چوٹی کی طرف جاتے ہوئے تیز حرکت کی وجہ سے دونوں کو راحت کا احساس ہوتا رہا لیکن اوپر پہنچ جانے کے بعد ہوا جو اس جگہ تیز دھار چاقو کی مانند سینوں کو برماتی ہوئی چلی رہی تھی۔ بدن ٹھٹھرانے لگی تھوڑی دیر پہلو بہ پہلو کھڑے ہر طرف کا منظر دیکھتے رہے اس کے بعد تیلیسی کانپتے ہوئے بولی

"سردی تیز ہے اب آئیے چلیں"

دونو پھر اسی رستہ سے اس مقام کی طرف ہو لیئے جہاں موٹر چھوڑ کر گئے تھے۔

باب - ۷

جوشِ عشق اور دانش

اس وقت تک سیر و تفریح کے دوران میں کوئی غیر معمولی واقعہ ان کو پیش نہ آیا تھا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسی کوئی بات نہ ہوئی تھی جو قابل گرفت سمجھی جاسکتی حتے کہ اگر خود کلاریسہ ان کے ساتھ ہوتی تو اس کو بھی کسی قسم کی حرف گیری کا موقع نہ ملتا لیکن جس وقت وہ پہاڑی کی ناہموار روش سے اتر رہے تھے تو ایک ایسی بات ناگہاں ظہور میں آئی جس نے حالات کا رخ بالکل ہی پلٹ دیا۔

وہ ایک چھوٹی سی پہاڑی ندی کو ان پتھروں کے اوپر سے گذر کر جو اس میں جا بجا سطح آب سے باہر ا ٹھے ہوئے تھے پار کر رہے تھے کہ دفعتاً نینسی کا پاؤں پھسلا اور پانی میں جا رہا اور وہ یقیناً گر جاتی اگر جارج سہارا دینے کے لئے پاس موجود نہ ہوتا۔

حق و انصاف ہمیں یہ کہنے پر مجبور کرتا ہے کہ اس سیر و تفریح کے متعلق کسی طرح کا برا خیال جارج کے دل میں اس وقت تک ہرگز ہرگز پیدا نہ ہوا تھا لیکن غیر معمولی واقعات آدمی کی سوچی ہوئی تجویزوں اور ترکیبوں کو آن واحد میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ دونو کا بدن مس ہوتے ہی بجلی کی سی لہر اسے اپنے جسم میں دوڑتی معلوم ہوئی۔ جس نے اسکی طاقت صبر کو بالکل مسلوب کر دیا ایک یا دو لمحوں کے عرصہ قلیل تک وہ عورت کو اسی طرح سہارا دئے کھڑا رہا اس کے بعد اس کے منہ سے گلو گرفتہ آواز میں بے اختیار عورت کا نام نکلا "نینسی" اس نے اس کو زور سے چھاتی کے ساتھ لپٹا لیا اور اس کے دہن و رخسار اور پیشانی کو پے در پے بوسے دینے لگا...

شروع میں عورت نے جد و جہد کی

"نہیں! نہیں! نہیں!" وہ ہانپتے ہوئے کہتی اور اسکی گرفت سے نکل جانے کی کوشش کرتی تھی لیکن اس کے بعد وہ بھی زیادہ سکون پذیر ہوگئی حتٰے کہ آخرکار اس نے بھی اپنی باہیں جارج کی گردن میں ڈال دیں!

اس کے تھوڑی دیر بعد جب وہ ندی کے پار پہنچے تو دونو پر ایک عجیب طرح کی سراسیمگی طاری تھی آخرکار عورت کے منہ سے کراہتی ہوئی آواز میں یہ چند الفاظ نکلے۔

"اوہ میرے خدا یہ کیا ہو گیا! اس وقت سے پہلے ہمارا تعلق کتنا خوشگوار

تھا لیکن ... اب ہم نے اپنی حماقت سے اس کو بالکل خراب کر لیا"

"کیا کہتی ہو نینسی"؟ جارج نے اس کے جواب میں کہا "ہم نے کوئی برا کام نہیں کیا یہ وقت آخر آنا تھا اس لئے کہ ہمیں ایک دوسرے سے بے انداز گہری محبت ہے"۔

عورت کا بدن تھرتھرانے لگا۔

"نہیں" اس نے زور دیکر کہا "ہم نے جو کچھ کیا سخت بیجا کیا اور اب دونوں کی بہتری کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس واقعہ کو بالکل فراموش کر دیں"

اتنے میں وہ پھر ایک بار اترنے لگے تھے۔ جارج کا دل اس وقت بڑے زور سے دھک دھک کر رہا تھا تاہم اس نے ضبط کی کوشش کرتے ہوئے پرسکون لہجہ میں کہا "ایسی باتیں فراموش نہیں کی جا سکتیں نینسی۔ یہ ہستی انسانی کی بنیاد ہیں"

"نہیں۔ خواہ کچھ ہو" عورت نے اس کے پہلو میں چلتے ہوئے جواب دیا۔ "ہمیں اس کو بھلا دینا ہی پڑے گا کیونکہ اس کا انجام ہمارے لئے فائدہ بخش نہیں ہو سکتا"

لیکن مرد کو اب بھی اصرار تھا وہ پرزور لہجہ میں کہتا چلا گیا "جو کچھ ہونا چاہئے وہی آخر ہوا ہے۔ اور کوئی بات اس کو تبدیل نہیں کر سکتی نہ ہم آج کے واقعات کو فراموش کر سکتے ہیں"۔

عورت کے چہرہ پر گہری پریشانی کے آثار نمودار تھے ملامت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی "شاید تم بھول گئے تمہاری بیوی کا حق مجھ سے افضل ہے ..."

لیکن جارج نے بے صبری سے سر ہلایا اور کہنے لگا "میری بیوی کی

موجودگی ہمارے تعلقات پر کوئی اثر نہیں رکھتی بات دراصل یہ ہے" وہ کہتے کہتے رک گیا اور اس کے بعد فقرہ پورا کرتے ہوئے بولا "میرے دل کو کبھی اسکے لئے وہ احساس نہیں ہوا جو تمہارے لئے ہے"۔

عورت نے کچھ بولنا چاہا لیکن الفاظ ادا نہ کر سکی صرف اشارہ سے اس کو روکنے کی کوشش کی اس کے بعد دونو گہری خاموشی میں اس مقام پر جا پہنچے جہاں کار چھوڑ کر گئے تھے۔

اسی طرح چپ چاپ وہ موٹر پر سوار ہوئی اور جب مرد نے چار پینے کا ذکر چھیڑا تو بولی

"نہیں نہیں جلد از جلد اس خطرناک مقام سے رخصت ہو جانا چاہئے اب سوچنا یہ ہے کہ ہمارا بہترین طریق عمل کیا ہو سکتا ہے"

جارج کا دل سخت پریشان تھا وہ نہیں جانتا تھا کیا کہے یا کیا نہ کہے کچھ تو انرائی کی وجہ سے اور کچھ سفر کو لمبا کرنے کے خیال سے اس نے اب کی مرتبہ کار کو بڑی آہستہ رفتار سے چلایا۔ دو باتیں اس پر اچھی طرح واضح ہو گئی تھیں ایک یہ کہ اس کو اس عورت سے وہ بے انداز محبت ہے جو پیشتر کسی سے نہ ہوئی تھی۔ دوسری یہ کہ اگر اس معاملہ کو آگے بڑھنے کا موقعہ دیا گیا تو نتیجہ لازمی طور پر تباہی بخش ہوگا کلاریسہ کی جدائی اور اس کے سلسلہ میں اپنی بدنامی وہ خوشی سے جھیل سکتا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی ڈر اس بات کا لگا تھا کہ جب اس کی خبر افسران بالا کے کانوں تک پہنچی تو نوکری بھی ہاتھ سے جاتی رہیگی اور وہ نہیں جانتا تھا کہ ملازمت کے بغیر گذر اوقات کی صورت کیا رہ جائیگی؟

وہ اپنے خیالات میں غرق بالکل خاموش موٹر چلاتا چلا گیا حتے کہ نیلسی کے منہ سے نکلے ہوئے لفظوں نے دفعتاً اس کو چونکا دیا جو کہہ رہی تھی

"بس روک لو۔ میں یہیں اتر جاؤنگی"

جارج نے موٹر کو سڑک کے کنارے جاکر کھڑا کرلیا مگر بولا" ہم نے فیصلہ تو کچھ بھی نہ کیا"

"بس فیصلہ ہو چکا" عورت نے اس کے جواب میں کہا "حالات نے اپنے آپ ساری بات طے کردی یہ سچ ہے کہ اگر ہم آئندہ ایک دوسرے سے نہ ملے تو دونو کے جی جلتے رہیں گے لیکن ان ملاقاتوں کو طول دینے کی صورت میں ہمارے خرمن راحت کے بالکل بھسم ہو جانے کا امکان ہے پس بہتر یہی ہے کہ ہم ایک دوسرے کو آخری الوداع کہہ لیں . . ."

جارج کو تسلیم کرنا پڑا کہ اصولاً اس کا کہنا صحیح ہے اور انکی علیحدگی میں ہی ان دونو کی بہتری ہے لیکن اس کے ساتھ ہی وہ اس میٹھے تعلق کو آن واحد میں توڑنا نہ چاہتا تھا کم از کم اس وقت نہیں!

کہنے لگا "بنیسی یہ محال و ناممکن ہے کہ ہم ایک دوسرے سے دو اجنبی شخصوں کی طرح یوں جدا ہو جائیں گویا کبھی ہمارا ایک دوسرے سے واسطہ ہی نہ پڑا تھا۔ سچ ہے کہ اچھی طرح غور و فکر کرنے کے بعد تمہارا ہی فیصلہ قابل تسلیم نظر آئے گا اور ہمیں ایک دوسرے سے جدا ہو جانا پڑیگا لیکن ایسا کرنے سے پہلے ہمیں سارے امکانات پر غور کرلینا چاہیئے ہمارے لئے یہ سوچنا ضروری ہے کیا قطع تعلق کے سوا ہمارے لئے اور کوئی راہ باقی نہیں؟" پھر عورت کو انکاری اشارہ کرتے دیکھ کر "نہیں پیاری بنیسی میں کچھ بے جا نہیں کہتا۔ میں دلیل سننے اور ماننے کو تیار ہوں لیکن فوری قطع تعلق مجھ کو منظور نہیں ضرور ہمیں ایک بار ملکر اس کا فیصلہ کرنا پڑے گا کہ ہمارے لئے بہترین طریقہ کیا ہے . . ."

یہ تجویز عورت کو منظور نہ تھی لیکن جارج نے اس حد تک زور دیا کہ آخرکار نینسی کو رضامند ہونا ہی پڑا آخر فیصلہ اس پر ہوا کہ ایک آخری ملاقات کا انتظام اور کیا جائے لیکن اس کے بعد پھر آپس کا میل جول بالکل نہ ہو اور نہ کسی قسم کی خط و کتابت جاری رکھی جائے۔ بہت کچھ غور کرنے کے بعد طے ہوا کہ اگلے ہفتے اسی روز وہ پھر ایک دوسرے سے ملیں اور اسی طرح اور لپ پہاڑی پر جائیں۔ اس کے بعد وہ ایک دوسرے سے جدا ہوئے لیکن جب وقت جارج اکیلا موٹر چلاتا برمنگھم کو چلا جا رہا تھا تو یہ خیال اس کو رہ رہ کر پریشان کرتا تھا کہ ایک ہفتہ کا یہ لمبا عرصہ اسکی دید کے بغیر جسے وہ جانِ راحت سمجھنے لگا تھا کیونکر بسر ہوگا... کیونکر ہوگا؟

اور واقعہ یہ ہے کہ ہفتہ کے سات دن اس کے لئے اتنے طویل ثابت ہوئے جتنے پیشتر کبھی نہ ہوئے تھے سچ سچ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ لمبا عرصہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ خوش قسمتی سے ان کی ملاقات کا راز ہر طرح پوشیدہ رہا جارج نے سوچ لیا تھا کہ اگر کسی طرح کی باز پرس ہوئی تو میں کہہ دونگا کاروبار کے سلسلہ میں باہر جانا پڑا تھا لیکن اس کی ضرورت پیش نہ آئی نہ کسی طرح کے سوالات اس سے پوچھے گئے نہ کسی کے دل میں کوئی شبہ پیدا ہوا۔

اگلے بدھ کو اس نے پھر تیاریاں مکمل کیں وہی کار کرایہ پر لی اور اسی ہوٹل سے ٹی بکس میں خورد و نوش کا سامان رکھوایا نبوورٹن پہنچکر اس نے نینسی کو ساتھ لیا اور دونو پہاڑی پر گئے اب کی مرتبہ انہوں نے وہاں بیٹھ کر چا بھی پی اور اس کے بعد واپس چلے آئے۔

جارج کے لئے یہ ایک شام دوگونہ کیفیت رکھتی تھی ایک طرح سے وہ اتنی راحت افزا ہوئی جتنی پیشتر کبھی نہ ہوئی تھی لیکن دوسرے پہلو سے اس کے

دل کی بے اطمینانی جوں کی توں رہی جتنا وقت نینسی کی صحبت میں گذرا جوش انگیز حیرت خیز اور راحت بیز تھا سچ مچ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اگر دونو اس ویرانے میں رہتے ہوئے عمریں گذار دیں تو بس ہوگا لیکن وقت کا قاعدہ ہے اگر آدمی چاہے کھڑا رہے تو اس کی رفتار تیز ہو جاتی ہے اور اگر وہ اسکو جلد گزارنے کا خواہشمند ہو تو گھڑیاں اور منٹ صدیوں کی طوالت اختیار کر لیتے ہیں ...

بہرحال وقت کو جس طرح گذرنا تھا گذرا لیکن جس سوال کو طے کرنے کے خیال سے وہ اس جگہ آئے تھے جوں کا توں رہا نہ اس پر بحث کا موقعہ ملا نہ کوئی بات طے ہوئی پھر ایک مرتبہ نینسی نے منت آمیز لہجہ میں کہا "کہ اب ہمیں آئندہ کے لئے کامل نہ یک ملاقات کا فیصلہ کر لینا چاہیئے" لیکن جارج کو نہ ماننا تھا نہ مانا اور نینسی کی طرف سے بھی اس شدت کا اصرار نہ ہوا جتنا پیشتر ہوا تھا مرد نے ایک اور ملاقات کی خواہش کی اور وعدہ کیا کہ اب کی مرتبہ ضرور ہم آپس میں کوئی فیصلہ کر لیں گے۔ انجام کار عورت کو بھی رضامند ہو جانا پڑا۔

اس طرح کے واقعات کا نتیجہ جو کچھ نکلا کرتا ہے وہی اس موقعہ پر بھی نکلا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ دونو صحیح الحواس ہو کر حالات پر غور کرتے تو خود ان کو بھی معلوم ہو جاتا کہ انجام کیا ہوگا چنانچہ تیسری ملاقات پہلی دو کی طرح بے نتیجہ رہی اور بات جو تھی پہ ملتوی کر دی گئی انتہا یہ کہ ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ان ملاقاتوں کا قائم ہو گیا۔ ہر بدھ کی سہ پہر کو لازمی طور پر اور اس کے درمیانی عرصہ میں کسی روز اگر ممکن ہو وہ ایک دوسرے سے ملنے کا انتظام کرتے اور جتنا یہ میل بڑھتا اتنا ہی آخری علیحدگی کا سوال پس پشت پڑتا چلا جاتا تھا اتنا ہی دونو کے عزم و ارادے کمزور ہوتے جا رہے تھے ...

عہد حال ہر طرح مسرت انگیز تھا اور مستقبل کے سوال کو وہ ہمیشہ اپنے

دلوں سے نکال دینے کی کوشش کرتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے دونو کے سینوں میں یہ خیال پوری طرح جاگزیں ہو چکا تھا کہ اگر ان کی تقدیریں میں کوئی مصیبت یا پریشانی لکھی ہے تو اس کا مقابلہ وقت آنے پر کر لیا جائے گا پہلے ہی کیوں اس کی وجہ سے جی کو ہلکان کیا جائے۔

کتاب اول ختم ہوئی

کتاب دوم

زہر عشق

یا مکن با پیل بانان دوستی
یا طلب کن خانهٔ در خور پیل
یا مرو با یار نیلی پیرهن
یا بکش بر خانمان انگشت نیل

سعدی

باب - ۱

بڑھتی ہوئی مشکلیں

رفتہ رفتہ جارج کو اپنی راہ میں ایک بڑی مشکل حائل نظر آنے لگی وہی مشکل جو اس سے پہلے ان بے شمار لوگوں کی راہ میں پیدا ہو چکی تھی جنہوں نے اس قسم کا تجربہ کرنا چاہا جیسا وہ کر رہا تھا یعنی دو رخی زندگی بسر کرنے کی دشواریاں۔

وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ نینسی وے مور سے اس کی خفیہ ملاقاتیں جتنی زیادہ بڑھیں گی اتنا ہی امکان انکشاف وسیع تر ہوگا اس وقت تک انکی قسمت یاور رہی تھی لیکن ایسی باتیں جلدی یا کچھ عرصہ کے بعد ضرور لوگوں کی نظروں میں آ جاتی ہیں سوال یہ تھا کہ جب ایسا ہوا تو پھر کیا کیا جائے ؟

خطرے کئی ایک تھے اولپ پہاڑی ایک اس طرح کی آماجگاہ تھی جہاں ان کے سوا کئی اور شوقین لوگ آ جا سکتے تھے سردیوں میں بے شک یہ مقام ویران پڑا رہتا تھا لیکن بہار آخر آئے گی اس وقت کیا ہوگا ؟ کیا کوئی دوسری جگہ تلاش کرنی پڑیگی ۔ لیکن کونسی ؟ یہ اسکی سمجھ میں نہ آتا تھا پھر دوسرا خطرہ اس بات کا لگا تھا کہ اگر کسی موقعہ پر کسی نے اسے نینسی کو اپنی موٹر پر سوار کرتے دیکھ لیا تو کیا جواب دیا جا سکے گا ؟ ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ رستہ میں موٹر کا کوئی کل پرزہ خراب ہو جائے ۔ یا کسی طرح کا حادثہ ہی پیش آئے اس صورت میں جب

پولیس انکو حاضر عدالت کرے گی تو . . . ؟

اس منزل پر پہنچکر جارج کے دماغ میں چکر آنے لگتا کبھی کبھی اسکو خیال آتا کہ اگر کوئی دوست پوچھ بیٹھا تم بدھ کے روز گولف کھیلنے نہ آئے تھے اور اس کا جواب تسلی بخش پیرایہ میں نہ دیا جا سکا تو خدا معلوم کیا خرابی پیدا ہو۔ اگر وہ لگاتار بدھ کا ناغہ کرتا رہے تو ضرور اس کے ساتھیوں کے دل کو یہ بات کھٹکے گی بالفرض وہ اس کے جواب میں یہ عذر پیش کرے کہ میں بدھ کے روز لندن کے چڑیا گھر کا انتظام دیکھنے جاتا ہوں تو اگر کوئی دوست کہہ بیٹھے کس گاڑی پر چلو گے میں بھی لندن جاؤں گا۔ تو کتنی بڑی مشکل کا سامنا ہوگا . . .

ان تمام خطروں پر مستزاد اور ان سب سے بڑھا ہوا خطرہ جارج کے دل کو بیوی کی طرف سے لگا تھا کیا تعجب کسی دوسرے کھلاڑی کی بیوی کلاریسہ سے کہہ بیٹھے کہ میرا گھر والا کہتا تھا آپ کا شوہر ہر بدھ کو گولف کا ناغہ کرتا ہے پھر اس سے کتنی بڑی خرابی پیدا ہو سکتی تھی غرض یہ اور ایسے ہی لاتعداد امکانات تھے جو ہر وقت بدنصیب جارج کے دل میں خطرہ عظیم کا احساس پیدا کرتے رہتے تھے۔

لیکن ان خارجی اندیشوں سے قطع نظر ایک نئی صورت تشویش اس طرح پیدا ہو رہی تھی کہ اس کا مزاج روز بروز چڑچڑا اور تلخ ہوتا جاتا تھا اور دماغ کی یہ کیفیت کہ بات تنٹوں میں بھول جاتا کئی بار اس نے دیکھا کہ مس ہیپ ورتھ جس کے عادات کو وہ ہمیشہ مشکوک سمجھتا رہا تھا دزدیدہ نظروں سے اسکی طرف گھورتی اور اس کا حال دل معلوم کرنے کی کوشش کرتی ہے واقعہ میں شاید اسکے فرشتوں کو بھی اصلیت کی خبر نہ ہوگی لیکن جارج کو اسکی طرف سے اتنی بدگمانی ہوئی کہ ہر وقت یہی سوچتا رہتا ضرور اسے کچھ حال معلوم ہو گیا ہے اس لئے

کوئی طریقہ ایسا نکالنا چاہیئے جس سے اس موذی کا پاپ کٹے لیکن اس کو ملازمت سے برطرف کرنے کی کوئی صورت ممکن نظر نہ آتی تھی وہ اپنا کام بڑی خوش اسلوبی سے کر رہی تھی اور اس کو بلا وجہ برطرف کرنے کی صورت میں جارج کو اس بات کا دھڑکا لگا تھا کہ اس کا اپنا راز ظاہر نہ ہو جائے۔

ان ساری مصیبتوں سے بالاتر بڑی مصیبت یہ تھی کہ ضروری اخراجات کس طرح پیدا کئے جائیں؟ نینسی کے اس کی زندگی میں آنے سے پہلے ہی وہ ضرورت سے زیادہ خرچ کر رہا تھا لیکن اب اس کے اخراجات اور بھی زیادہ کئی گنا بڑھ گئے کئی چھوٹے چھوٹے اخراجات جو بجائے خود کوئی خاص اہمیت نہ رکھتے تھے لیکن جنکی مجموعی رقم کافی بڑی ہو جاتی تھی جارج کی پریشانیاں حد انتہا کو پہنچنے لگیں نوبت یہاں تک آ گئی کہ اب بلوں کی ادائیگی بھی ملتوی کر دیتی پڑی کئی ضروری اخراجات روک لینے پڑے لیکن آدمی کی مالی تنگی ایسی ادنےٰ کیفیتوں سے رفع نہیں ہو سکتی وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ صورت حال بہت عرصہ قائم نہیں رہ سکتی۔

اس طرح کے موقعوں پر اس کے خیالات کی رو ہر بار اپنی خالہ لوسی پینٹ لینڈ کی طرف جاتی کاش کوئی صورت ایسی ممکن ہو کہ وہ روپیہ جو اُسے خالہ کی طرف سے ورثہ میں ملنا تھا کسی نامعلوم مستقبل کی بجائے ابھی حاصل ہو جائے اس سے نہ صرف مالی پریشانیاں دور ہو جائیں گی بلکہ اور بھی کئی طرح کے حفاظتی تدابیر اختیار کرنا ممکن ہو گا روپے میں بڑی طاقت ہے اس کی مدد سے وہ اور نینسی کوئی ایسی صورت پیدا کر سکتے تھے کہ کسی کے دل میں ان کے برخلاف شبہ پیدا نہ ہو روپیہ ہاتھ آ جانے سے وہ اس کی ملازمت چھڑا کر اس کے لئے کسی اچھے مقام پر سکونت کا انتظام کر سکتا تھا جہاں اوقات فرصت میں دونو بڑے اطمینان کے ساتھ ملکر عیش و آرام کی گھڑیاں گذار سکیں ایک چھوٹی سی کوٹھی اس کے رہنے کو لے دیجائے

جس کے گرد خانہ باغ ہو۔ دروازے پر ہری ہری بیلیں لہراتی ہوں ... جب اس طرح کے خیالات جارج کے دل میں آتے تو اس کا اضطراب حد انتہا کو پہنچ جاتا اور وہ جھونجل میں آکر کہتا "اے کاش کسی طریقہ پر لوسی پینٹ لینڈ کا قصہ جلد پاک ہو پھر میرے لئے کوئی دشواری باقی نہ رہے گی"۔

لیکن پھر سوال پیدا ہوتا کہ اسکی موت کی تدبیر کیا ہو۔ اپنی خراب ہوتی ہوئی صحت کی وجہ سے خالہ کا آخر کار لقمۂ اجل بننا گو یقینی تھا تاہم ضرورت اس بات کی تھی کہ اسکی موت جلد از جلد ظہور میں لائی جائے اسنے بعض موقعوں پر جاسوسی ناولوں میں پڑھا تھا کہ کسی نے بھک سے اڑ جانے والا مادہ پارسل میں باندھ کر کسی کے نام بھیجدیا اور وصول کنندہ نے جب پارسل کھولا تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے دوسری ترکیب اور جو اس کے ذہن میں آئی وہ بیمار کی دوا میں کسی طرح کا زہر یا اسکی گولیوں میں کوئی قاتل جزو شامل کرنے کی تھی اس کے علاوہ کئی طریقے اور بھی تھے ...

لیکن ایسی باتوں کو سوچنا سہل تھا اور ان پر عمل کرنا مشکل۔ اس کے علاوہ جارج کو رات کے اندھیرے میں ایسی کئی ترکیبیں سوجھتیں لیکن جب دن نکلتا تو وہ ان سب کو نظر انداز کرنے پر مجبور ہو جاتا آدمی فرشتہ سیرت بے شک نہ تھا لیکن قتل کے جرم کا مرتکب ہونا! ... نہیں نہیں یہ کسی حال میں اس کے لئے ممکن نہ تھا

مگر دوسری طرف لوسی پینٹ لینڈ کی دولت پائے بغیر مشکلیں آسان ہوتی بھی نظر نہ آتی تھیں پھر کیا کیا جائے؟ ایک بار جی میں آئی ڈاکٹر مارسے صاف لفظوں میں پوچھے کہ وہ کب تک زندہ رہ سکتی ہے

لیکن اسکی بھی جرأت نہ ہو سکی۔

باب - ۲

حادثہ

آخر ایک دن ایک ایسا واقعہ ظہور میں آیا جو بظاہر جارج پاسس کی مشکلات سے بے تعلق معلوم ہوتا تھا لیکن انجام کار اس نے اس کی زندگی کے واقعات مابعد پر بہت گہرا اثر ڈالا اس روز جب وہ دفتر سے نکل کر لنچ کھانے جا رہا تھا ڈاکٹر مارکی موٹر تیز چلتی اس کے پاس سے نکل گئی اس نے دیکھا کچھ لوگ کھڑے حسرت آلود نظروں سے تیز چلتی ہوئی کار کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اور ان میں دبی آواز سے باتیں ہو رہی تھیں

جارج دریافت حال کے لئے ان کے پاس گیا تو ایک کہنے لگا

"جی مس برنابی کی بات ہے۔ کوئی دس منٹ گذرے ایک تیز رفتار کار کی جھپیٹ میں آگئی اب اسکو اٹھا کر مکان پر لے گئے ہیں اسی کا حال دیکھنے کے لئے ڈاکٹر کو بلایا ہے"

"کیا سخت چوٹ آئی تھی؟" جارج نے پوچھا

"صاحب ہم نے تو یہاں تک سنا ہے کہ غریب اسی وقت مر گئی۔ موٹر کا پہیہ اسکی چھاتی کے اوپر سے گذر گیا بہرحال عنقریب معلوم ہو جائے گا"

ہرچند جارج کے لئے اس لڑکی کا مستقبل کوئی اہمیت نہ رکھتا تھا پھر بھی سارا حال سن کر اس کے جی کو بڑا قلق ہوا جاکس برنابی سے اس کو بارہا ملنے کا اتفاق ہوا تھا اور چونکہ اس کے باپ پروفیسر برنابی کی چڑیا گھر میں حشرات الارض کے سلسلہ میں اکثر آمد و رفت رہتی تھی اس لئے جارج کو اس سے گہری ہمدردی تھی بدنصیب بیچاری علیل اسوقت جب اسکی شادی کے دن قریب تھے موت

ناگہاں واقع ہوئی۔ اب اس کے بعد باپ کا حال کیا ہوگا؟ اسکی زندگی کا یہی ایک سہارا تھا اب دنیا میں کیپر کے سوا جو رشتہ میں اس کا بھانجا تھا اور کوئی عزیز باقی نہ رہا اور کیپر کسی حال میں اس کی بیٹی کی جگہ پر نہ کر سکتا تھا

جس وقت جارج پروفیسر کی کوٹھی کے دروازہ پر پہنچا تو دیکھا چند آدمی باہر کھڑے تھے اور پولیس کا ایک سپاہی پنسل اور نوٹ بک ہاتھ میں لئے ان کے بیانات لے رہا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر اپنا نام اور پتہ بتایا اور واقعات کی صحیح کیفیت دریافت کی معلوم ہوا بدنصیب جائس برنالی کو ویسا ہی افسوسناک واقعہ پیش آیا تھا جیسا اس سے پیشتر سینکڑوں مرتبہ پیش آچکا ہے وہ ایک بس کے پیچھے سے نکل کر سڑک کے اُس پار جانا چاہتی تھی مگر گھبراہٹ میں یہ نہ دیکھ سکی کہ دوسری طرف سے ایک کار نہایت تیز چلتی آرہی ہے ڈرائیور نے کار روکنے کی بے حد کوشش کی لیکن کچھ نہ کر سکا خیال کیا جاتا تھا کہ اسکی موت دفعتاً واقعہ ہوگئی ہوگی۔

سپاہی کی زبانی اس قدر حالات معلوم کرنے کے بعد جارج مکان کے اندر گیا پہلے تو کوئی آدمی اسکو نظر نہ آیا لیکن تھوڑے عرصہ میں گھر کی نوکرانی موقوف شدہ چوکیدار کاچ رین کی بیٹی ملی دہشت زدہ اور تھر تھر کانپتی کمرہ میں داخل ہوئی اس کے چہرہ کی رنگت چاک کی مانند سفید تھی۔

جارج نے اشارہ سے اسکو پاس بلا کر پوچھا "پروفیسر صاحب کہاں ہیں میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔"

لڑکی نے رکتے رکتے سہمی ہوئی آواز سے جواب دیا "صاحب ان کی حالت غیر ہے ایسا معلوم ہوتا ہے ان پر سکتہ طاری ہوگیا جب سے جائس کی حالت دیکھی ہے چپ چاپ بیٹھے ہیں۔ نہ بولتے ہیں نہ کسی طرح کی حرکت کرتے ہیں"

معلوم ہوتا ہے ان کے دل کو بھاری صدمہ پہنچا ہے ... لیکن ہیں کہاں ؟
"آپنے کمرہ نشست میں"

جارج جب اس جگہ پہنچا تو بڈھا برنابی کرسی پر بیٹھا بے مدعا کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا جارج کو آتے دیکھ کر اس نے ایک لفظ تک منہ سے نہ کہا

"میں اسلئے حاضر ہوا ہوں" جارج نے خود ہی کہنا شروع کیا کہ شاید کوئی خدمت میرے لائق ہو ابھی ابھی مجھ کو اس افسوسناک واقعہ کی اطلاع ملی ہے ..."

مگر پروفیسر نے پھر بھی کوئی جواب نہ دیا ایک بار مڑکر جارج کی طرف دیکھا پھر آہستہ سے سر ہلا دیا اور اس کے بعد سابق کی طرح ٹکٹکی باندھ کر کھڑکی کے باہر دیکھنے لگا۔

جارج باہر نکل آیا بے شک اس نے اتنا معلوم کر لیا تھا کہ برنابی کی حالت ایسی ہے کہ اسے تنہا چھوڑنا ہی بہتر ہوگا لیکن اسکی حالت اتنی زیادہ اور چہرہ کے آثار اتنے بھیانک تھے کہ ڈرتا تھا کوئی غیر معمولی واقعہ اسکو بھی پیش نہ آئے۔ یہی بہتر معلوم ہوا کہ ڈاکٹر مارسے درخواست کرے کہ وہ آکر پروفیسر کی حالت دیکھے کھڑا سوچ ہی رہا تھا کہ اتنے میں مار وہاں آنکلا

"کہئے کیا حال ہے لڑکی کا؟" جارج نے اس سے پوچھا

مار نے افسوسناک طریقہ پر سر کو انکاری حرکت دی اور کہا

"وہ تو ہو چکی۔ سر پھٹ گیا اور چھاتی کی ہڈیاں چور چور ہو گئیں موت ایک ثانیہ میں واقع ہوئی ہوگی میرے خیال کے مطابق اس غریب کو کسی طرح کی تکلیف نہیں پہنچی"

"لیکن پروفیسر برنابی کا حال تو دیکھئے"

"کیوں کیا بات ہے؟"

مار نے اندر جاکر پروفیسر کا حال دیکھا اور جارج دروازہ کے باہر ہی کھڑا

اسکی واپسی کا انتظار کرتا رہا اس کے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر نے واپس آکر اطلاع دی "خطرہ کی کوئی بات نہیں میں نے انکو لیٹنے پر لٹا دیا ہے مگر صدمہ بھاری ہے کچھ عرصہ کے لئے ضرور انکو آرام کرنا چاہیے میں جاکر ایک نرس بھجوائے دیتا ہوں"

"لیکن اس طرح کی حالت میں گھر کا انتظام کون کریگا؟" جارج نے سوچتے ہوئے پوچھا۔

"مسٹر برنابی کا ایک بھانجا مسٹر کیپر وکیل ہے میں نے اسے فون پر خبر کر دی ہے وہ آجائے گا۔ اور نرس مریض کی دیکھ بھال کرتی رہے گی"

اس طرح کی باتیں کرتے دونو مکان سے باہر نکل آئے اس وقت ڈاکٹر نے کہا "اگر آپ چاہیں تو میری موٹر پر سوار ہو جائیں جہاں کہیے اتار دونگا"

جارج آمادہ ہو گیا رستہ میں ان کی جو باتیں ہوئیں ان سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر کے خیال کے مطابق بدنصیب برنابی اس صدمہ کے بعد بہت عرصہ زندہ نہ رہ سکے گا کہنے لگا "ان کا دل پہلے ہی کمزور تھا اب وہ بالکل نڈھال ہیں... اور ہاں یاد آگیا آپ کی خالہ مس بینیٹ لینڈ کی حالت بھی تو خاطر خواہ نہیں..."

جارج کا دل دبے ہوئے جوش کی وجہ سے بزور دھڑکنے لگا واقعہ میں یہ اطلاع پاکر اس کے دل کو خوشی ہوئی تاہم اس نے دکھاوے کا افسوس ظاہر کیا اور کہنے لگا "میں خود آپ سے خالہ کے بارہ میں پوچھنے کو تھا کیا ایسی ہی شدید تکلیف ہے جس سے وہ جانبر نہ ہو سکیں گی؟"

"ان کو مرض سرطان ہے اور کبرسنی اور کمزوری کی وجہ سے عمل جراحی بھی نہیں کیا جا سکتا"۔

جارج دل ہی دل میں سوچنے لگا کہ بڑھیا کی موت گو افسوسناک ہو گی تاہم اس سے کم از کم میری منصوبوں کا خاتمہ ہو جائیگا فی الحال روپے کی تنگی نے جو

ناک میں دم کر رکھا ہے اس سے تو مخلصی ہوگی اس کے بعد نینسی کا معما بھی حل ہو جائے گا سردست اسکی بڑی ضرورت یہی تھی کہ کہیں سے روپے کی وافر مقدار ہاتھ آئے سو خدا کا شکر ہے اس نے خود ہی سامان پیدا کر دیا

"لیکن میں جو بات پوچھنا چاہتا تھا یہ ہے" جارج نے دکھاوے کی ہمدردی کرتے ہوئے کہا" کہ خالہ کے لئے کسی فوری خطرہ کا اندیشہ تو نہیں؟

مار نے جواب دینے سے پہلے تامل کیا پھر بولا "بس یوں سمجھ لیجئے کہ بات اگر مہینوں کی نہیں تو دنوں کی بھی نہیں ہے چند ہفتے شاید انکی زندگی اور بہر حال ان کا زندہ رہنا اب محال ہے"

جارج نے حساب لگانا شروع کیا وہ جانتا تھا کہ اس طرح کے معاملوں میں قانونی کاروائی اکثر لمبی ہوتی ہے روپیہ ملتے ملاتے تین چار مہینے ضرور لگ جائیں گے یا شاید چھ ہی لگ جائیں سوال یہ تھا کیا چھ ماہ تک اس روپے کے انتظار میں نباہ ممکن ہے؟

لیکن جیسی حالت اس وقت تھی اسکے مطابق چھ ماہ تو بڑا عرصہ ہے چھ ہفتے نکالنے بھی مشکل تھے۔ سوچنے لگا کاش اتنا ہی معلوم ہو جائے کہ صحیح رقم کیا ہوگی اس کا اپنا اندازہ پانچ ہزار کا تھا تاہم وہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اسے ٹھیک کتنے کی امید رکھنی چاہئے تاکہ اگر ضرورت پیش آئے تو اس روپے کی ضمانت پر کہیں سے کچھ قرضہ ہی لے لیا جائے۔

لیکن سوال کا مشکل پہلو یہی تھا کہ اصل حقیقت کیونکر جانی جائے۔

باب - ۳

زرہائے زر

مگر سامان ایسا بندھا کہ جارج کی یہ خواہش ایک دو روز کے اندر ہی اندر ایک ایسے طریقہ پر پوری ہوگئی جسکا اس کو خیال بھی نہ آسکتا تھا

ایک دن اسے مس پینٹ لینڈ کی طرف سے خط موصول ہؤا جس میں خالہ نے اسکو اپنے مکان پر بلایا تھا وہ دوڑا دوڑا آگیا اور گو اسکی دلی آرزو یہی تھی کہ بڑھی عورت جسقدر جلد ممکن ہو اس جہان سے کوچ کر جائے تاہم اس نے فکر وہمدردی کی خوب نمائش کی اور اس کا صلہ بھی اسکو مل گیا

چند غیر ضروری باتوں کے بعد خالہ نے اصل معاملہ کی طرف آتے ہوئے کہا "بیٹا میں نے اس لئے تم کو تکلیف دی ہے کہ میں اب کسی دن کی مہمان ہوں میرے بعد میری جائداد کے مالک تم ہو اور اگرچہ وہ جائداد کچھ بہت زیادہ نہیں پھر بھی میں یہ سوچ کر خوش ہوں کہ میں کچھ نہ کچھ تمہارے لئے چھوڑ جاؤں گی"

خالہ کی زبانی اس طرح کے میٹھے الفاظ سنکر جارج کو اپنی افسوسناک خود غرضی پر ندامت ہونے لگی اس نے دکھاوے کے لئے آنکھوں پر رومال رکھ لیا اور جیسا مناسب تھا چند الفاظ دعائے صحتیابی کے طور پر کہے بہر حال اسکو معلوم ہؤا کہ خالہ کی دولت مل ملاکر سب بارہ ہزار پونڈ کے قریب تھی اس میں سے ایک ایک ہزار پونڈ وہ تین نوکرانیوں کے نام چھوڑ جانا چاہتی تھی جو عمر بھر اس کی خدمتگذار رہیں باقی ماندہ نو ہزار پونڈ میں سے جو ٹیکس وغیرہ سرکار وصول کرتی ہے انکو وضع کرکے جو کچھ بچے اس کا مالک وہ تھا

اس قدر حال سننے کے بعد جارج نے گو چہرہ پر آثار سکون پیدا کرنے

کی کوشش کی لیکن اس کا دل فرطِ مسرت سے پھڑ پھڑا رہا تھا اس نے حساب لگا کر دیکھا سرکاری ٹیکس چھ سات سو پونڈ تک پہنچ جائیں گے انتہا یہ کہ ان کی رقم ایک ہزار پونڈ سمجھ لی جائے پھر بھی وہ آٹھ ہزار کا مالک تھا یہ اس صورت میں کہ وہ صرف پانچ ہزار کی آس لگائے بیٹھا تھا سچ ہے جب خدا دینے پر آتا ہے تو چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔

خالہ سے رخصت ہو کر اس نے پہلی فرصت میں اس کی اطلاع بذریعہ خط تینیی کو دینی چاہی لیکن پھر اس خیال سے رک گیا کہ ایسی اچھی خبر زبانی سنانی چاہئے اس کے علاوہ خط لکھنے میں انکشاف کے صدہا اندیشے تھے۔ پس وہ بدھ کے روز اس سے ملا اور کہنے لگا "میرا ہاتھ اس وقت تک بہت تنگ تھا اس لئے میں تمہاری اتنی مدد نہ کر سکا جتنی خواہش تھی لیکن شکر ہے کہ ہماری آزمائش کا زمانہ ختم ہوا اب ایک معقول رقم ہاتھ آ جائے گی اور ہماری مشکلیں باقی نہ رہیں گی"۔

ایک بار اس کے جی میں آئی تھی کہ یہ بھی اس سے کہہ دے میں تمہیں ایک خوشنما باغ سے آراستہ کوٹھی لے دوں گا اور ہم اس فردوس بریں میں زندگی کی بہاریں لوٹیں گے لیکن پھر کچھ سوچ کر رک گیا اس نے اس ضرب المثل کو یاد کیا کہ انڈوں کی بنا پر مرغی کے بچوں کا شمار کرنا غلطی ہے اس طرح کے انتظامات کرنے کو بہت وقت تھا اس دوران میں اتنی خوشخبری کیا کم تھی؟

اب صرف ایک بات فکر طلب باقی رہی یعنی کوئی ایسا طریقہ ہو جس سے کچھ زر نقد فوری ضرورتوں کے لئے حاصل کیا جا سکے بنک سے قرضہ لینا اس کو منظور نہ تھا اول تو بنکوں کے کارکن یونہی قرضہ دیتے ہچکچاتے ہیں پھر اس کے علاوہ جارج کی بڑی خواہش یہ تھی کہ اس کے حالات کا علم مقامی طور پر

کسی کو نہ ہو پس سوال باقی رہ جاتا تھا کہ روپیہ کہاں سے حاصل کیا جائے۔

دفعتاً اس کو یاد آیا کہ اخباروں میں اکثر اس قسم کے اشتہارات شائع ہوا کرتے ہیں کہ محض دستی تحریر پر روپیہ قرض دیا جا سکتا ہے بلا سے وہ لوگ زیادہ سود مانگیں گے یہ ادا کر دیا جائے گا۔ وقتی ضرورتیں تو پوری ہو جائیں گی پس اس نے اخباروں میں اس قسم کے اشتہار تلاش کرنے شروع کئے بہت غور و خوض کے بعد لندن کی تین فرموں کے پتے اس نے انتخاب کئے اور فیصلہ کر لیا کہ ضرور ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاں کامیابی حاصل ہو جائے گی۔

چنانچہ اگلی بار جب اسے سرکاری کام کے سلسلہ میں لندن جانا پڑا تو وہ حصہ شہر کی ان تنگ گلیوں میں بھی گیا جہاں اس طرح کا لین دین ہوتا ہے لیکن نتیجہ بہت حوصلہ فرسا ثابت ہوا۔ سب سے پہلے وہ میسرز سالومن اینڈ گولڈ سٹین کی چھوٹی سی دکان پر پہنچا ان سے ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ دستی تحریر ان کے نزدیک بڑے وسیع معنے رکھتی ہے کہنے لگے "جو روپیہ آپکو ورثہ میں ملنا ہے اور جسکی بنا پر آپ قرضہ لینا چاہتے ہیں اس کی پوری تفصیل معلوم ہونی چاہئیے" لیکن وہ کیا تفصیل پیش کرتا؟ کوئی تحریر تو اس کے پاس تھی نہیں صرف خالہ کے کہے ہوئے چند لفظوں کا بھروسہ تھا اس لئے یہ معاملہ تو یوں ختم ہوا۔

دو پتے اور تھے ایک ابراہام اینڈ کو دوسرا ڈیلنسکی برادرس۔ جارج باری باری دونو کے ہاں گیا لیکن نتیجہ نکلا۔ وہی ڈھاک کے تین پات!

بر منگھم واپس جاتے ہوئے جارج کو ظاہر کرنا پڑا کہ دوسروں کی گرہ سے روپیہ نکلوانا حقیقت میں اتنا سہل کام نہیں جتنا بادی النظر میں معلوم ہوتا ہے لیکن اب کرے تو کیا؟ اور جائے تو کس کے پاس؟ ان یہودی ساہوکاروں کا آخری سہارا تھا سو وہ بھی ہاتھ سے جاتا رہا۔

مگر قسمت کی دیوی عجیب متلون مزاج واقع ہوئی ہے۔ عین اس وقت جب جارج کی ساری امیدیں شکست و ریخت ہو چکی تھیں جب کہیں سے کوئی شعاعِ امید نظر نہ آتی تھی تاش کے کھیل نے اسکو ناگہانی مدد دی اس نے دو تین اچھی بازیاں جیتیں اس سے نہ صرف چھوٹے چھوٹے قرضے سب ادا ہو گئے بلکہ فوری ضرورت کے لئے بھی کچھ باقی رہ گیا۔

کم از کم اتنا ضرور ہوا کہ اسکی فوری مشکلات کا کچھ عرصہ کے لئے اطمینان بخش طریقہ پر خاتمہ ہو گیا۔

کتاب دوم ختم ہوئی

کتاب سوم

تیرِ قضا

چوں قضا بیروں کند از چرخ سر — عاقلاں گردند جملہ کور و کر

با قضا پنجہ مزن اے تند و تیز — تا نگیرد ہم قضا با تو ستیز

غیر آنکہ در گریزی در قضا
ہیچ حیلہ ندہدت از وے رہا
مثنوی

رضا بدادہ بدہ وز جبیں گرہ بکشا
کہ بر من و تو در اختیار نکشادست
حافظ

باب - ۱

سرائے کے دروازہ پر

اس دنیا میں سچا سکون اور کامل اطمینان قسمت ہی سے کسی کو نصیب ہوتا ہے ہر چند جارج اپنے خیال کے مطابق ہر طرح کی دشواریوں پر غالب آ چکا تھا تاہم اسکے جی کی بیتابیاں کم ہونے کی بجائے روز بروز بڑھتی ہی جاتی تھیں ان اوقات محدود کے سوا جب وہ نینسی کی صحبت میں ہوتا اس دورخی زندگی کا خیال جسکو وہ بسر کرنے پر مجبور تھا اپنے سینہ پر بھاری بوجھ ڈالے ہوئے نظر آتا یہ ڈر اس کو ہر وقت لگا رہتا تھا کہ ان کا راز نہ جانے کب ظاہر ہو جائے خود اس کو اور نینسی کو بھی انتہائی حزم و احتیاط سے کام لینا پڑتا تھا اس وقت تک قسمت یاور رہی تھی لیکن چوروں اور قاتلوں کو بھی تو وقتی طور پر بارہا یہی معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ان کے راز سے واقف نہیں حالانکہ انجام کار کوئی چھوٹی سی فروگذاشت ان کے سوچے ہوئے سارے انتظامات کو درہم برہم کر دیتی ہے خدا جانے اس کی زندگی میں وہ وقت کب آئے . . .

اس کو آنا ضرور تھا اور وہ ایک عجیب طریقہ پر آیا

زڈو سے تھوڑے فاصلہ پر ایک دراز قد سکڑی سمٹی مُسن عورت ہیریٹ کورن جس کا نام تھا رہتی تھی جتنی زبان کی میٹھی اتنی ہی باطن میں چُھری اور چونکہ آسودہ حال تھی اس لئے اکثر ڈنر پارٹیوں میں شریک ہوتی اور

لوگوں کے خیال کے مطابق ان کی رونق بڑھاتی تھی لیکن اس عورت کے طریقے از روئے اخلاق سخت قابلِ اعتراض تھے لوگوں کے پسِ پشت انکی عیب جوئی کرنا ان کے برخلاف کئی کئی باتیں کہنا یہ اس کا معمول تھا اور چونکہ آدمی کے کان دوسرے کی برائی سن کر ہمیشہ خوش ہوتے ہیں اس لئے لوگ اس کو ہر پارٹی میں محض اس خیال سے بلا لیا کرتے تھے کہ اس گفتگو سے مہمانوں کی دل لگی کا سامان پیدا ہوگا یہ عورت جارج سرج اور اسکی بیوی دونو سے اچھی طرح واقف تھی اور وہ بھی اس کے حالات سے ناآشنا نہ تھے۔

فروری کے آخری ایام تھے وہی بدھ کا روز تھا جب نینسی اور جارج ایک دوسرے سے ملا کرتے تھے مس کارن کسی کام سے موضع بریم فورڈ گئی جو برمنگھم کے مشرق میں قریباً چالیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے قریب ہی ایک چھوٹی سی ندی بہتی ہے اس پر زمانہ قدیم کا محراب دار پل بنا ہے ایک چھوٹی سی سرائے ہے جس میں مسافر چار پیتے کو ٹھہر جاتے ہیں اور نارمن بادشاہوں کی یادگار ایک اونچا برج شکستہ حالت میں چلا آتا ہے خوشگوار موسم میں جبکہ مطلع صاف ہو جگہ خاصی دلچسپ ہے لیکن جس دن کا ذکر ہے بارش موسلا دھار ہو رہی تھی اور سب لوگ اپنے گھروں میں چھپے بیٹھے تھے مس کارن بھی ایک نوکرانی کو تلاش کرنے برستے پانی میں یہاں آنے پر مجبور ہوئی تھی۔ ورنہ اس کی دلی خواہش یہ تھی کہ گھر پر ہی ٹھہرتی۔

اس یادگار بدھ کی سہ پہر کو جارج اور نینسی موٹر کا سفر کرتے بدقسمتی سے پہلی مرتبہ اس موضع میں اس خیال سے ٹھہر گئے کہ اپنے ٹھٹھرے ہوئے اعضا کو سرائے کی گرم چائے سے تقویت دے سکیں۔

اتفاق ایسا پیش آیا کہ جس وقت جارج اور نینسی کی کرایہ کی موٹر سرائے

کے دروازہ پر جاکر ٹھہری ہیریٹ کارن اسی نوکرانی کے مکان کی کھڑکی میں بیٹھی بازار کی سمت میں دیکھ رہی تھی تیز بارش کی وجہ سے کہیں آدم یا آدم زاد کا نشان نہ تھا صرف دو چنیا بطخیں پانی میں کلیلیں کرتی پھر رہی تھیں یہی وہ موقعہ تھا کہ ایک شاندار موٹر سرائے کے پاس آکر رکی اور دو مسافر اترے

مس کارن یونہی بے مدعا تک رہی تھی لیکن جب اس نے دیکھا کہ ڈرائیور کی سیٹ سے پہلے جارج سرج اترا اور پھر اس نے جاکر دوسری طرف کی کھڑکی کھولی تو اس کو یہ معلوم کر کے بڑی حیرت ہوئی کہ جارج اپنی بیوی سے جس سے اس کی بڑھتی ہوئی کشیدگی کا حال اوروں سے زیادہ خود اس کو معلوم تھا اب اس قدر حسنِ اخلاق سے پیش آنے لگا ہے لیکن جب دوسری طرف سے کلاریسہ کی پرانی ہوئی صورت کی بجا ایک دوسری ہی عورت اتری جس کے آراستہ سیاہ بالوں پر نئی طرز کی خوشنما ہیٹ تھی تو مس کارن کی حیرت اور اس کے ساتھ ہی ایک نئے راز سے واقف ہونے کی مسرت حدا نتہا کو پہنچ گئی۔

جارج اور نینسی ... موٹر سے اترنے والے یہی دو تھے۔ بڑھیا کی تیز بیں نظروں سے بے خبر وہ سرائے میں داخل ہو گئے۔ لیکن اس عجیب نظارہ کو دیکھ کر بڈھی عورت پر کچھ ایسی بدحواسی طاری ہوئی کہ اس نے نوکرانی کو اس سے ایک پونڈ زیادہ تنخواہ پر رکھنا منظور کر لیا جتنی واقعہ میں اسے دینی چاہیئے تھی۔

اس تماشے کی ہستیاں ایسے واقعات کی محویت میں جو کچھ کر گذریں تھوڑا ہے۔

باب - ۲

میٹھا زہر

اسکے دوسرے دن مس کورن نے طے کرلیا کہ اس نئے واقعہ کے بدلہ میں جو اس کے دیکھنے میں آیا تھا ضرور کوئی شگوفہ چھوڑنا چاہئے گھر میں اس کے نام کسی کا دعوتی رقعہ آیا ہوا رکھا تھا اور چونکہ وہ جانتی تھی کہ مہمانوں میں کلارلیبہ بھی ضرور شامل ہوگی اس لئے اگرچہ اس کو نہیں جانا تھا تو بھی آمادہ شرکت ہوگئی کلارلیبہ سے اس کو بہت دیر کی نفرت تھی صرف اس لئے کہ وہ اس سے اونچے طبقہ کی عورت تھی پس اس کے لئے پریشانی کا سامان پیدا کرکے ہیرئیٹ کے دل کو جو خوشی ہوسکتی تھی اس کا حال محتاج بیان نہیں۔

جلسہ دعوت میں کلارلیبہ اس کی امید کے عین مطابق وقت مقررہ پہ پہنچ گئی چھ سات عورتیں اور تھیں ہیرئیٹ بڑے خلیقانہ انداز سے ہر ایک کے ساتھ ملی اور اس سلسلہ میں موقعہ پاکر اصل مطلب کی طرف آتے ہوئے کلارلیبہ سے معصومانہ لہجہ میں کہنے لگی۔

"بیگم مجھ کو معلوم نہ تھا آپ نے ایک نئی کار خریدی ہے کل اسے دیکھا تو جی باغ باغ ہوگیا"

ان لفظوں کو سن کر کلارلیبہ کا دل کو بزور دھڑکنے لگا تھا تاہم اس نے اپنے آپ پہ قابو پاکر گہرے ضبط وسکون کے ساتھ جواب دیا "نئی کار؟ مجھ کو معلوم نہیں کونسی؟ لیکن اگر آپ نے اسے دیکھا ہے اور اسے دیکھ کر آپ کو خوشی ہوئی ہے تو میرا بھی خوش ہونا امر لازم ہے"

"مگر میں کچھ غلط نہیں کہتی" مس کارن نے چوٹ کا جواب دیتے ہوئے

کہا آپ لاکھ پراسرار بنیں میں نے اپنی ان آنکھوں سے دیکھا ایک بڑی خوشنما نیٹ کار تھی سچ کہتی ہوں اسے دیکھ کر آپ کی خوش نصیبی پہ رشک آنے لگا"
کلارلیسہ اس عورت کے عادات کو جانتے ہوئے سمجھ گئی کہ ضرور وہ کسی طرح کی شرانگیزی کیا چاہتی ہے۔ لیکن ایک زمانہ شناس عورت کی طرح اس نے اپنے آپکو بدحواس ہونے سے روکا اور پُراطمینان لہجہ میں کہا "آپ کی خوشی میں میری بھی خوشی ہے لیکن اگر غیر ممکن نہ ہو تو ذرا مفصل بیان کیجئے"

"دیکھئے عرض کرتی ہوں - یہاں سے کچھ دور ایک چھوٹا سا گاؤں ہے شاید برمیلے... یا برموک ... نہیں نہیں یاد آگیا - بریم فورڈ - اچھا پر فضا مقام ہے..."

"ہو گا - مجھے کبھی دیکھنے کا اتفاق نہیں ہُوا"

"لیکن مسٹر سررج نے تو ضرور اس کا ذکر کیا ہو گا" ہیریٹ نے اب دکھاوے کی پریشانی ظاہر کرتے ہوئے کہا اور اس کے بعد لہجہ اضطراب میں "لیکن اگر انہوں نے آپ سے اپنے سفر کا ذکر نہیں کیا تو معاف کیجئے میں اس حکایت کو یہیں ختم کرتی ہوں کیونکہ میں کسی کے نجی حالات میں دخل انداز ہونا پسند نہیں کرتی"

کلارلیسہ کو اپنا دل سینہ میں ڈوبتا معلوم ہونے لگا آخر یہ کونسے سفر کا ذکر تھا جو جارج نے اس کے لاعلمی میں کیا؟ اتنا وہ اچھی طرح جانتی تھی اور کچھ عرصے سے دیکھ بھی رہی تھی کہ جارج اس سے غفلت اور بے پروائی کا سلوک کرنے لگا تھا پھر یہ بھی اسکو معلوم تھا کہ حال میں اس کا مزاج بہت چڑ چڑا ہو گیا ہے گھنٹوں گہری سوچ میں پڑا رہتا کبھی خورم و مسرور نظر آتا اور کبھی مشوش و فکر مند - یہ کیفیت گذشتہ دو تین ماہ سے اس کے دیکھنے میں آ رہی تھی لیکن وہ آج تک صحیح وجہ جاننے سے قاصر رہی تھی اب اس عورت کی زبانی جو کچھ اسنے

سنا اس سے وہ بے اختیار یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوتی کہ ضرور اسے کسی دوسری عورت سے محبت ہو گئی ہے۔ وہ عورت کون ہے اور کب سے دونو کا تعلق چلا آتا ہے۔ اس کا صحیح اندازہ نہ کرتے ہوئے وہ حالات گذشتہ کی بنا پر اتنا بے شک سمجھ سکتی تھی کہ ایسا کوئی واقعہ ظہور میں آیا ضرور ہے خیر اس نے ضبط کامل سے اپنے آپ پر مزید قابو پاکر اصل حقیقت معلوم کرنے کا تہیہ کر لیا اس ناہنجار عورت کو اسے دکھ دیکر لاریب خوشی ہوتی تھی مگر اس کی بلا سے کسی نہ کسی طریقہ پر صحیح کیفیت معلوم ضرور کرنی چاہیئے پس مسکراتے ہوئے کہنے لگی

"میں پوچھتی ہوں وہ آپ ہی سے ملنے تو نہ گیا تھا؟"

کلاریسہ کی اس چوٹ نے بڈھی مس کارن کو تلملا دیا سننے والیوں میں سے دو تین قہقہہ مار کر ہنسنے لگیں تو ان کی آواز نے ہیریٹ کے زخم دل پر نمک کا کام دیا وہ جانتی تھی کہ وہ زمانہ گذر گیا جب کوئی اس سے کسی پوشیدہ مقام پر ملنا منظور کر سکتا۔ لیکن اسکی وجہ سے لوگوں کو اسے چھیڑنے کا کیا حق ؟ خیر وہ بھی مسکراتے ہوئے بولی

"عزیزہ خاتون - یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں بھلا مجھ سے کون ملنے جائے گا۔ میرے تو دن ہو لئے ..."

"ہاں سچ کہتی ہو اس شہر میں اب کون تم سے ملے گا" کلاریسہ نے بے رحمانہ چہکا دیا "لیکن آپ کی پراسرار داستان ظاہر کرتی ہے کوئی نہ کوئی نہ جانی ہوئی خاتون ضرور۔ اس کے ساتھ تھی پھر کیا آپ اس کا تھوڑا بہت حلیہ بیان کر سکتی ہیں ؟"

"دیکھیئے میں کسی کا بھرم کھونا نہیں چاہتی" مس کارن نے مسکنت سے

جواب دیا گو اسکی آنکھوں میں شیطانی مسرت کی چمک پیدا تھی
"اوہ اگر ایسا ہی خیال تھا تو پھر ذکر چھیڑنے کی کیا حاجت تھی ؟" کلاریسہ نے اس کے جواب میں پوچھا "اتنا تو میں بھی دیکھ سکتی ہوں کہ کسی کا گھر برباد کر کے اور میاں بیوی میں طلاق کی نوبت لا کر آپ کے دل کو بے حد خوشی ہوتی ہے لیکن اس کوشش میں پوری کامیابی تبھی حاصل ہو سکتی ہے کہ آپ ساری کیفیت بیان کریں اس کے بغیر میں کس طرح کسی کو جاسوس بنا کر ان دونو کے پیچھے لگا سکتی ہوں ؟ مجھے کم از کم اتنا معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ عورت کون تھی اور کیسی تھی ... ؟"

یہ کہہ کر اسنے مسکراتے ہوئے باقی عورتوں کی طرف دیکھا
کلاریسہ کے ضبط عظیم اور اس کی بے پرواہی کو دیکھتے ہوئے ہیریٹ کارن کے دل میں ایک لمحہ کے لئے یہ شک پیدا ہوا کہ شاید اس کو دھوکا ہوا ہے لیکن پھر جو اس نے دیکھے ہوئے واقعات کو یاد کیا تو اس نتیجہ پر پہنچی کہ اس کا اندازہ غلط نہیں ہو سکتا مگر ساتھ ہی اس نے فیصلہ کر دیا کہ اصلی مقصد پورا ہو چکا ہے اسنے نہ سمجھا ہوا ایک تیر چلایا تھا وہ ٹھیک نشانہ پر جا بیٹھا اس سے زخم بھی پیدا ہو گیا اب وہ رفتہ رفتہ ناسور کی صورت اختیار کرتا ہے اسکو کیا غرض کہ لمبی تفصیل بیان کرنے بیٹھے پس دکھاوے کی ہنسی ہنستے ہوئے کہنے لگی "میں تو کسی کو طلاق دلوانے یا کسی کا گھر برباد کرنے کا غلط ذریعہ بننا پسند نہیں کرتی اس لئے اگر آپ برا مانتی ہیں تو اس ذکر کو یہیں ختم کر دیتی ہوں"
لیکن کلاریسہ معاملہ کو ناتمام چھوڑنا پسند نہ کرتی تھی سب عورتوں کو سنا کر کہنے لگی "واقعہ جو کچھ تھا مجھ سے پوشیدہ نہیں مس کارن نے رائی کا پہاڑ

بنا لیا یہ دوسری بات ہے واقعہ میں جارج کے اس گاؤں کے جانے کا حال مجھ سے پوشیدہ نہیں اس کی دور کے رشتہ کی ایک بہن اسے ساتھ لے کر کوئی مکان تلاش کرتی پھر رہی ہے مس کارن نے کچھ اور سمجھا خیر وہ جانے..."

اتنا کہنے کے باوجود کلاریسہ کے لئے اس بات کا فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ اس نے دکھاوے کی جو بے تعلقی ظاہر کی اس میں اسکی کوشش کہاں تک کامیاب ہوئی ہے دوسری عورتوں کے متعلق تو خیر وہ کوئی بات یقین کے ساتھ نہ کہہ سکتی تھی مگر اتنا ضرور جانتی تھی کہ ہیریٹ کارن کا اطمینان نہ ہوا ہوگا۔

ہرچند اس نے اپنے چہرے پر آثار ملال پیدا نہ ہونے دئیے تھے تاہم واقعہ یہ ہے کہ بڈھی غیارہ کی زبانی یہ حکایت سن کر اس کا دل مسوس گیا تھا اس وقت کے لئے اس کے سینے میں ایک نیا سلگا پہ شروع ہو گیا ایک ایسی آگ اس کے سینے میں پیدا ہو گئی جو نہ جانے کس وقت شعلہ تیز کی صورت اختیار کر کے اس کی آبرو خاک میں ملانے یا اس کا گھر برباد کرنے کا ذریعہ بنے یہی وجہ تھی کہ وہ جسقدر جلد ممکن ہو سکے اپنے صحیح محسوسات چھپائے رکھنے کے لئے اس پارٹی سے رخصت ہو جانا چاہتی تھی۔

آخر وہ جب اپنے مکان پر واپس گئی تو اس کے مزاج کی کیفیت بالکل ہی بدلی ہوئی تھی گہرے غم و غصہ کے ساتھ ملی ہوئی یہ خواہش تیز اس کے سینہ میں تھی کہ جو اصل کیفیت ہے وہ کسی نہ کسی طریقہ پر ضرور معلوم کی جائے ہرچند دریافت حال کے بعد نتیجہ خراب نکلنے کا ڈر تھا لیکن موجودہ غیر یقینی حالت اس سے بھی زیادہ بدتر تھی!

باب - ۳

چھپی ہوئی چوٹ

حسن اتفاق سے اس رات ان کے مکان پر کلارلیبہ کی ایک سہیلی بھی آئی ہوئی تھی رات کے کھانے پر باتوں باتوں میں اس نے بھی اس نامراد مینہ کا ذکر چھیڑ دیا کہنے لگی "میں کہیں جانا چاہتی تھی لیکن بارش کی وجہ سے قدم نکالنے کی جرأت نہ ہوسکی بڑا ہی بھیانک دن تھا جیسا جوں پانی برستا اور گھر سے نکلنے کا حوصلہ نہ ہوتا تھا"

"سچ ہے" کلارلیبہ نے بھی تسلیم کیا "میں خود مسز فورٹسکیو سے ملنے کو جانا چاہتی تھی لیکن اسی وجہ سے رہ گئی" پھر گویا کسی فوری خیال کے زیر اثر وہ شوہر کی طرف مڑ کر کہنے لگی "جارج تم نے یہ سہ پہر کہاں گذاری ایسے میں گولف کھیلنے تو نہ جا سکے ہو گے؟"

الفاظ کہتے ہوئے کیا مجال بولنے والی کی پیشانی پر ذرا بل آیا ہو اس طرح سوال پوچھا گویا ایک بالکل ہی رسمی معاملہ تھا ناٹک کے سٹیج پر کوئی ماہر فن ایکٹرس بھی اپنا پارٹ اس خوش اسلوبی سے ادا نہ کرسکتی جس طریقہ پر مسز جارج نے کیا اور اس کے بعد وہ بڑے غور کے ساتھ یہ دیکھنے کی منتظر ہوئی کہ جارج پر اس کے سوال کا کیا اثر ہوتا ہے۔

وہ سنتے ہی بڑے زور سے چونکا قدرتی طور پر اس کے گنہگار ضمیر نے سینے میں چٹکی لی اور چہرہ پر سراسیمگی کے آثار پیدا ہو گئے۔ تھوڑی دیر کوئی لفظ اس کے منہ سے نہ نکلا مگر اس کے بعد دکھاوے کی خوش

گولی مگے لہجہ میں کہنے لگا

"گولف کے لئے کہتی ہو کلارلیسہ - بھلا میں برستے پانی میں گولف کھیلنے کہاں جاتا - وہیں کلب میں بیٹھ کر تاش کھیلتا رہا تھا"

مگر ادوا کا چہرہ اس کے قلب کا آئینہ سمجھا گیا ہے تو اس کی صورت دیکھ کر اور اس کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کا لہجہ سن کر کلارلیسہ کو یقین کامل ہو گیا کہ ضرور وہ جھوٹ بولتا ہے اس کے معنی یہ ہوئے کہ جو قصہ ہیریٹ کورن نے بیان کیا صحیح تھا شوہر ہاتھ سے نکلا جا رہا تھا اب نہ جانے کب اس گھر سے نکلنے کی نوبت آئے۔

کلارلیسہ کمزور دل کی عورت نہ تھی لیکن اس رات وہ ضبط کی انتہائی کوشش کے باوجود اپنے آپ پر قابو نہ پا سکی اور جب آخرکار اپنے کمرہ خواب میں گئی تو دلی پریشانی اور دبے ہوئے غصہ اور جوش کی وجہ سے بڑی دیر تک سسکیاں لے لے کر روتی رہی یہ رونا اس لئے نہ تھا کہ جارج سے اس کو محبت تھی - جہاں تک شوہر کی ذات کا تعلق تھا وہ اگر پھر کبھی اس کی صورت نہ دیکھے تو اسکو رتی بھر پروا نہ تھی لیکن چونکہ اس کے وقار کو ٹھیس لگتی تھی نیز اس کے فخر نسوانی کو صدمہ پہنچ رہا تھا اس لئے بے بس ہو گئی افسوس اس بات کا تھا کہ وہ تو ہر طرح کی کشیدگی کے باوجود وفادار رہی لیکن خاوند نے اس کو ہستیِ ناچیز سمجھ کر ٹھکرا دیا اب خدا کو ہی بہتر معلوم تھا اس گرد و نواح کی بدباطن بڈھی عورتیں کیا کیا حکایتیں کہتی پھریں گی

رفتہ رفتہ اس کا خیال مستقبل کی طرف گیا اس کے پاس اپنا بچایا ہوا روپیہ گذارے لائق کافی تھا سوچنے لگی اس کا پہلا فعل شوہر سے

طلاق حاصل کرنے کا ہونا چاہئے اس میں شک نہیں جارج بڑا عیار تھا اور ہو سکتا ہے اس نے ایسی کوئی شہادت باقی نہ رہنے دی ہو جس کی بنا پر طلاق لیا جا سکے لیکن یہ بھی ممکن تھا کہ اپنی جگہ وہ خود بھی علیحدگی کا خواہشمند ہو اس صورت میں جدائی کا عمل بالکل سہل ہو جائے گا اس کے بعد کوئی دوسرا گھر تلاش کرنا پڑیگا لیکن اب کی مرتبہ وہ آنکھیں بند کر کے شادی کرنا نہ چاہتی تھی ۔ وہ کوئی ایسا بر تلاش کرے گی جس سے اچھا نباہ ممکن ہو۔

بڑی دیر تک انہی پریشان کن خیالات میں مستغرق رہ کے وہ آخرکار تھک ہار کر سوگئی صبح کو آنکھ کھلی تو دل اتنا کمزور نہ تھا جتنا رات کو جتنا کہ وہ سوچنے لگی ممکن ہے قدرت نے خود ہی بہتری کے سامان کر دیئے ہوں جارج کے ساتھ رہ کر وہ اب بھی خوش نہ تھی اس لئے یہ آپس کی کشاکشی جسقدر جلد ختم ہو جائے اچھا ہوگا۔

باب ۔ ۴

دو واقعات

ادھر جارج کا حال سنیئے ۔ جس وقت کلارلیسہ نے بدھ کی سہ پہر کے واقعہ کا ذکر چھیڑا تو ایک پل کے لئے وہ سچ مچ تلملا گیا تھا ۔ پہلا خیال جو اس کے دل میں پیدا ہوا یہی تھا کہ کسی طرح اصل واقعہ کی خبر اس کو ہو گئی ہے لیکن جب یہ ذکر آگے نہ چلا تو نیز اس نے کلارلیسہ کے چہرہ

کو پُرسکون دیکھا تو مجبوراً اس نتیجہ پر پہنچنا پڑا کہ ایک سرسری اور رسمی سوال تھا جسکی باطنی اہمیت کچھ نہیں پھر بھی یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ اس چھوٹے سے واقعہ نے اس کے دل کو بھاری صدمہ پہنچایا تھا

ایک اور پریشان کن معاملہ جارج کے لئے پروفیسر برنابی کا تھا جسکی حالت بیٹی کی ناگہانی بھیانک موت کے بعد سخت ہی متغیر ہو چکی تھی اب اس کی صورت پہچانی نہ جاتی تھی کئی دنوں کے بعد جب وہ ایک دن پھرتا پھراتا زو کی طرف جا نکلا تو جارج یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا کہ اس کی عمر دنوں میں بیس سال بڑھی ہوئی نظر آنے لگی تھی پھر اس کی بے جوڑ گفتگو ظاہر کرتی تھی کہ اس کے حواس بجا نہیں رہے پیشتر وہ اپنے تجربات کے لئے سانپوں کا زہر خود نکال کر لے جایا کرتا تھا لیکن موجودہ حالت میں اسے اس قسم کی اجازت نہ دی جا سکتی تھی بالفرض سانپ کا زہر نکالتے ہوئے کوئی ایک پنجرہ سے باہر نکل گیا تو خود جارج کے لئے بڑی مشکل کا سامنا ہو گا۔

اس خیال کو مدنظر رکھ کر اس نے منتظم کمیٹی سے اپنے طور پر درخواست کی تھی کہ جو رعایت پیشتر پروفیسر برنابی کے لئے منظور تھی وہ آئندہ روک دی جائے اس کی خبر ایک چٹھی کے ذریعہ سے برنابی کو بھی پہنچا دی گئی تاہم اس خیال سے کہ بڈھے آدمی کے دل کو کوئی اور صدمہ نہ پہنچے یہ ایک چھوٹی سی رعایت ضرور اس کو دے دی گئی کہ اگر چاہے تو سانپوں کا محافظ زو سے اپنے طور پر زہر حاصل کر کے اس کو مہیا کر دیا کرے گا۔

یہی وہ ایام تھے جب دو واقعات خاص پیش آئے جن کا اثر نہ صرف جارج کی فوری مصروفیتوں پر پڑا بلکہ جن کی بدولت آخر کار اس کی ساری زندگی انقلاب پذیر ہوئی تھی۔ وہ کیا۔ سنئے

پہلا واقعہ۔ ایک دن کلب میں ڈاکٹر مار نے اطلاع دی کہ "مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے مس پینیٹ لینڈ کی حالت اب اچھی نہیں۔ یہ صحیح ہے کہ خطرہ فوری نہیں لیکن اب اس بیچاری کی حالت یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ چند دن کی مہمان سمجھی جا سکتی ہے"

جارج نے یہ سن کر رنج و پریشانی کی نمائش کی لیکن دل میں یہ جان کر بہت خوش ہوا کہ بڑھیا کا پاپ کٹتے ہی اس کی اپنی مصیبتوں کا خاتمہ ہو جائے گا بہت پریشانیاں جھیلی تھیں لیکن خدا کا شکر کہ اب اچھے دن قریب آ رہے تھے

دوسرا واقعہ یہ کہ اس کے قریباً دو دن بعد نینسی کی طرف سے اس کو فون پر اطلاع دی گئی کہ "ایک۔۔ غیر معمولی اہمیت رکھنے والا معاملہ پیش آیا ہے جس کا حال میں زبانی ہی بہتر بیان کر سکوں گی"

جارج نے پوچھنے کی کوشش تو بہت کی۔ مگر عورت نے کوئی خاص بات بیان نہ کی اور اس کا فیصلہ کر کے کہ دونوں کس روز۔ کس وقت اور کس جگہ ملیں۔ ٹیلیفون ہاتھ سے رکھ دی چونکہ جارج کو اب ہر قدم پر محتاط رہنا پڑتا تھا اور وہ مس ہیب ورتھ کی طرف سے ہمیشہ ڈرتا رہتا تھا اس لئے اس کو غلط راہ پر ڈالنے اور اصل حقیقت اس کے کانوں تک پہنچنے سے روکنے کے لئے اس نے اس

کو بلا کر کہا "ایک لیڈی شکایت کرتی ہیں کہ کل ان کی چھتری اس مقام کے پاس رہ گئی جہاں شیر رکھے جاتے ہیں ذرا چوکیدار سے پوچھنا شاید اس کو پڑی مل گئی ہو"!

یوم مقررہ کی شام کو وہ جب کمایہ کی کار لیکر نینسی سے ملنے گیا اور اس سے گفتگو کا اتفاق ہوا تو یہ جان کر ایک نئی پریشانی لاحق ہوئی کہ جس واقعہ کی خبر وہ دینا چاہتی تھی وہ اس کی اپنی زندگی میں انقلاب عظیم پیدا کرنے والا ہے بات یہ نکلی کہ جس خاتون کے ہاں نینسی بطور سہیلی یا رفیق کام کرتی تھی اس کی موت ناگہاں واقع ہو گئی نینسی کا بیان تھا کہ وہ جب صبح کی چار پہنچانے اس کے کمرہ میں گئی تو وہ مردہ اور بے جان پڑی تھی! اس سے جو صدمہ نینسی کے دل کو ہوا وہ تو خیر تھا ہی۔ لیکن اب ایک بڑا مشکل سوال یہ پیدا ہوا کہ اس خاتون کی موت کے ساتھ اس کی ملازمت کا بھی خاتمہ ہو گیا چونکہ اس عورت کا اور کوئی رشتہ دار نہ تھا اس لئے عنقریب اس کا سامان فروخت کر کے مکان بند کر دیا جائے گا۔ آخر میں نینسی نے کہا کہ "اب چونکہ میرے اس جگہ ٹھہرنے کی اور کوئی ممکن صورت نظر نہیں آتی اس لئے میں ہیمپشائر میں ایک سہیلی کے مکان پر جانے کا ارادہ کر رہی ہوں اس جگہ پہنچ کر نئی ملازمت تلاش کرونگی"

سارا حال سن کر جارج کو اس سے بھی زیادہ پریشانی لاحق ہوئی۔ جتنی نینسی کو تھی۔ وہ کسی حال میں اس سے قطع تعلق کرنا نہ چاہتا تھا لیکن دوسری طرف اس کو کہیں نہ کھینے کا سوال وقت طلب نظر آیا اس موقعہ پر اس کا خیال بے اختیار اس تجویز کی طرف گیا جو پیشتر

ایک موقعہ پر اس نے سوچا تھی یعنی یہ کہ نینسی کے رہنے کو ایک چھوٹی سی کوٹھی لے دی جائے جس کے گرد مختصر باغ ہو اور اس میں وہ دونو اوقات تنہائی بسر کیا کریں۔

حسنِ اتفاق سے ایک ایسی کوٹھی پچھلے دنوں جارج کے دیکھنے میں آ چکی تھی وہ برمنگھم سے قریباً پچیس میل کی دوری پر واقع تھی۔ خالی پڑی تھی اور اس کے باہر ایک بورڈ اس مضمون کا آویزاں تھا کہ "یہ عمارت قابلِ فروخت ہے" اس وقت تو اس نے کوٹھی کو سرسری دیکھنے پر ہی کفایت کی تھی لیکن اب جو نئے حالات پیش آئے ان کی وجہ سے اس کے جی میں یہ خیال تازہ ہو گیا کہ ضرور وہ کوٹھی نینسی کے رہنے کو خرید لینی چاہیئے اس میں دو ہی رکاوٹیں نظر آتی تھیں۔ ایک روپیہ کی۔ دوسری نینسی کی رضامندی کی۔ پہلی کے متعلق اس نے یہ کہہ کر اپنے جی کو تسلی دی کہ خالہ اب کسی دن کی مہمان ہے اس کے مرتے ہی بہت سا روپیہ ہاتھ آ جائے گا جس سے کوٹھی کی خرید کی دشواریاں دور ہو جائیں گی رہ گیا دوسرا سوال یعنی کیا نینسی اس تجویز کو قبول کرے گی؟ تو اس کے متعلق وہ بڑی دبدھا میں تھا کہتے ہوئے بھی ہچکچاتا تھا اور کہے بنا رہا بھی نہ جاتا تھا!

باب - ۵

کوٹھی

جس وقت وہ ان ساری باتوں پر غور کر رہا تھا مؤثر

کسی غیبی تحریک کے زیر اثر اس کے چلانے سے خود بخود اس سڑک کی طرف ہو لی جہاں وہ کوٹھی واقع تھی اس کے پاس پہنچکر جارج نے موٹر روک لی اور ٹینسی سے کہنے لگا "آؤ میں یہ عمارت تم کو دکھاتا ہوں تجویز یہ ہے کہ ہم اسے خرید لیں یہ میری نظروں میں ایک نہایت اچھی جائے پناہ ہے جہاں ہم دنیا وی مخصوں سے دور بڑے اطمینان کے ساتھ ایک دوسرے کی صحبت میں وقت گذار سکیں گے"۔

ٹینسی اس کے ساتھ موٹر سے اتر تو آئی مگر اپنے خوشنما سر کو صورت انکار ہلاتے ہوئے کہنے لگی "خدا کے لئے ایسی تجویزیں پیش نہ کرو اس میں شک نہیں ایسے پر فضا مقام پر تمہارے پاس رہتے ہوئے میں جنت ارضی کے مزے لے سکوں گی تاہم میں نہیں چاہتی کسی طرح کا بوجھ بلا ضرورت تم پر ڈالوں اسی لئے کہتی ہوں میری راہ میں تخریبی کا سامان پیدا نہ کرو"۔

"ٹینسی" جارج نے گلوگرفتہ آواز سے کہا کیونکہ اپنے بڑھے ہوئے اضطرابی شوق میں اس کے لئے پر سکون رہنا دشوار تھا میں اس لئے تم کو یہاں لایا ہوں کہ تم یہ کوٹھی پسند کرلو اگر تم اس میں رہنا قبول کر سکو تو یہ آئے دن کی دشواریاں جو مجھ کو اوقات فرصت تلاش کرکے صرف سیر کے بہانے تم سے ملنے کے معاملہ میں پیش آتی ہیں دور ہو جائیں گی اس کے علاوہ اگر تمہارا اس میں رہتے ہوئے جی نہ لگے تو پھر تم آرام واطمینان سے اپنے لئے کوئی اور اچھی سی نوکری تلاش کر سکتی ہو"

عورت نے پھر بھی انکار کیا لیکن جارج زور دیکر کہنے لگا

"دیکھو نینسی میں کوئی کام تم سے مجبوراً کرانا نہیں چاہتا مگر تم ایک نظر اس عمارت کو دیکھ تو لو دیکھنے میں کیا حرج ہے؟"

ہر چند عورت کی دور اندیشی کا تقاضا یہی تھا کہ برملا انکار کر دے لیکن اپنے چاہنے والے کے اصرار پر مجبور ہوگئی وہ اس کو وہیں چھوڑ کر ایجنٹ سے جو کچھ فاصلہ پر رہتا تھا کنجی لینے چلا گیا۔ واپس آکر جب کوٹھی کے دروازے کھولے اور اس کے مختلف کمروں کی دیکھ بھال کی تو معلوم ہوا کہ جگہ نہایت پُر آسائش اور انکی محدود ضرورتوں کے لئے ہر لحاظ سے موزوں ہے پانی کا انتظام موجود تھا البتہ گیس یا بجلی کی کمی تھی مگر جارج نے سمجھایا کہ روشنی کے لئے لیمپ اور کھانے پکانے کے لئے سٹوو استعمال کئے جا سکتے ہیں "میں تو بار بار کہتا ہوں کہ ایسی اچھی جگہ پھر کبھی ڈھونڈے سے نہ ملے گی اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ دینا چاہئے"

عورت چپ چاپ ایک کھڑکی کے پاس کھڑی ہو کر باہر دیکھنے لگی جارج نے پاس جا کر دیکھا تو معلوم ہوا رو رہی ہے اس نے اس کو آغوش محبت میں لیا اور وہ اس کے شانہ پر سر رکھ کر سسکیاں لیتے ہوئے کہنے لگی "پیارے جارج تم مجھ پر اتنے زیادہ احسانات کر رہے ہو جن کا صلہ میں نہیں جانتی کس طرح دے سکوں گی بہت چاہتی ہوں کہ انکار کر دوں لیکن تم نے اپنی عنایتوں سے یہاں تک مجبور کیا ہے کہ سمجھ میں نہیں آتا اپنی قوت فیصلہ سے کیونکر کام لوں بس میں اتنا ہی اور کہنا چاہتی ہوں کہ اے پیارے اگر میری وجہ سے کوئی مصیبت تم پر نازل ہو تو کیا مجھ کو معاف کر سکو گے؟"

عورت کی بڑھی ہوئی محبت کے اس ثبوت اور اس کے اظہار اعتماد کو دیکھ کر جارج کا دل بڑ زور دھڑکنے لگا - یہ دھڑکن ناقابل بیان راحت اور مسرت کی تھی

آہ! غافل انسان - قدرت نے جس سے مستقبل کے حالات پردہ تاریک میں چھپا کر رکھے ہوئے ہیں کاش وہ معلوم کر سکے کہ اس کی زندگی میں آگے چل کر کیا ہونے والا ہے درحقیقت نینسی کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ ندائے غیب کی حیثیت رکھتے تھے کیونکہ اس دن کے بعد جارج کی زندگی میں ایک بھاری انقلاب واقع ہونے لگا اور اس انقلاب کے سلسلہ میں ہی اس سانحہ عظیم کا پیش آنا اٹل ہو گیا جو اس وقت تک اس کی زندگی کے افق پر کف دست کے برابر بادل سے زیادہ حیثیت نہ رکھتا تھا . . .

باب - ۶

خالہ کی موت

کوٹھی کی قیمت سات سو پونڈ تھی اور گو جارج کے پاس سر دست اس کا ایک چوتھائی بھی موجود نہ تھا تاہم مستقبل کی امید پر اس نے ایجنٹ سے اس کی خرید کا وعدہ کر لیا -

ایجنٹ نے بیان کیا کہ "اس وقت اگر آپ پچاس پونڈ بطور بیعانہ ادا کر دیں تو عمارت آپ کی سمجھ لی جائے گی باقی ماندہ رقم قبضہ حاصل کرنے سے پہلے ادا کی جا سکتی ہے" سرکاری لکھا پڑھی کے متعلق اس

نے یہ کہا کہ اگرچہ یہ عمل اکثر لمبا ہوتا ہے تاہم وہ رفتہ رفتہ ہوتا رہے گا آپ قیمت ادا کرنے کے فوراً بعد اس میں سکونت کر سکتے ہیں"

لیکن کوٹھی پر قبضہ کرنے کے لئے صرف سات سو پونڈ کی رقم ہی درکار نہ تھی جارج اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر بہت نہیں تو ایک سو پونڈ نیا فرنیچر سجانے کے لئے درکار ہوں گے اور کچھ چھوٹی چھوٹی رقمیں سرکاری فیسیں ادا کرنے۔ ایک دو تبدیلیاں عمل میں لانے اور چند چھوٹی چھوٹی مرمتوں کے لئے بھی چاہئیں

اب سوال یہ تھا کہ اس روپے کا انتظام کیونکر کیا جائے بنک سے قرضہ لینے کا خیال کرنا ہی فضول تھا اسی طرح دوستوں سے ادھار مانگنے کا بھی۔ بیعانہ کے پچاس پونڈ وہ آسانی سے ادا کر سکتا تھا مگر اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اس کے معنی یہ سمجھے جا سکتے تھے کہ کوٹھی کی خرید خالہ کے انتقال کے بعد ہی ممکن ہو سکتی ہے خدا اس کو جلد لے!

احتیاط مزید کے طور پر اس نے یہ بھی طے کر لیا کہ اس سلسلہ میں جتنا لین دین ہو وہ ایجنسی کے ذریعہ سے ہی ہوتا رہے چنانچہ وہی ایجنٹ کو پچاس پونڈ ادا کرنے گئی اور اسی نے سرکاری لکھا پڑھی کے لئے ایک مقامی وکیل کی خدمات حاصل کیں چونکہ فی الحال اس کے قیام کی اور کوئی جگہ نظر نہ آتی تھی اس لئے جارج نے اسی قرب و جوار میں ایک اچھی سرائے دیکھ کر وہاں اس کے رہنے کا بندوبست کر دیا جس سے لازمی طور پر خرچ کی ایک نئی مد پیدا ہو گئی۔

لیکن گو اتنا کرنے کے بعد جارج کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کا خواب راحت آخر کار حقیقی صورت اختیار کرنے لگا ہے تاہم

اس کے جی کو سچی خوشی اب بھی حاصل نہ تھی کبھی کبھی یہ سوچ کر کہ نینسی ہمیشہ کے لئے اس کی ہو گئی اور دونو جب چاہیں تنہائی میں ایک دوسرے کی محبت کے مزے لے سکیں گے وہ بہت مسرور ہوتا لیکن پھر یہ خیال فوراً ہی سوہان روح ہونے لگتا کہ اس وقت سے لیکر اس کی زندگی ایک جیتا جاگتا دروغ ہو گئی ہے ہر موقعہ پر محتاط و خبردار رہنا پڑیگا ذرا کوتاہی ہوتی تو اسکی بدنامی اور تباہی یقینی تھی بعض اوقات وہ اپنے آپ سے یہ سوال پوچھنے پر مجبور ہوتا "کیا اس کی خریدی ہوئی راحت اس رنج کے مقابلہ میں جو ہر وقت اس کے سینہ میں جاگزیں رہتا تھا قابلِ قدر ہے؟" مگر اس کا جواب وہ اکثر ہاں کی صورت میں نہ دے سکتا تھا غرض تین ہفتے اسی طرح کے حالات میں گذرے اور اس کے بعد آخرکار ایک دن وہ واقعہ ظہور میں آیا جس کا اس کو انتظار تھا

وہ صبح کے وقت کپڑے بدل رہا تھا کہ ڈاکٹر مار نے ٹیلیفون پر خالہ کے انتقال کی خبر دی اور اپنے خیال کے مطابق جارج کا رنج و غم گھٹانے کے لئے کہا "اس کی موت دفعتاً بغیر کسی تکلیف کے واقع ہوئی تھی" بیچارے مار کو کیا معلوم کہ جارج کو رنج و غم تو کیا الٹا اس خبر سے مسرت عظیم حاصل ہوئی تھی کیونکہ اب اس کی زندگی کا مقصد صحیح معنوں میں پورا ہونے کے قریب تھا۔

رفتہ رفتہ اس کو معلوم ہؤا کہ خالہ کا وکیل بڈھے برنابی کا بھانجا وہی کیپر نام کا آدمی ہے جس سے ایک بار جائس کی نسبت قرار پانے کی تقریبی پارٹی میں اس کی ملاقات ہوئی تھی ۔ پہلے اس کے جی میں آئی کہ ایک نہ جانے ہوئے شخص کی بجائے کسی اپنے پسند کے دوسرے وکیل کی

خدمات حاصل کرلے لیکن پھر اس نے سوچا کہ بات بالکل معمولی ہے کیپر کو اس سے زیادہ اور کیا کرنا ہے کہ خالہ کی چھوڑی ہوئی وصیت پر عمل کرے ۔

آخر کار وہ دن آگیا جب متوفیہ کی آخری رسوم کی ادائیگی سے فارغ ہونے کے بعد اس کا وصیت نامہ پڑھا جانا تھا لیکن اس کی امید کے خلاف یہ کام کیپر نے نہیں بلکہ اس کے ایک نہ جانے ہوئے نوجوان ساتھی پیٹرک لوگن نے کیا اسکی زبانی معلوم ہُوا کہ کیپر کسی کام سے امریکہ گیا ہے اور اسکی غیر حاضری میں وہی سارے فرائض پورے کرے گا

لوگن وصیت نامہ پڑھنے لگا لیکن اس کی حالت کسی نو آموز سے ملتی جلتی تھی بہت اٹک اٹک کر پڑھتا اور بیچ میں کہیں کہیں رک جاتا تھا ۔ جارج دل ہی دل میں اسے کوستا اور کہتا تھا کمبخت اس لمبے عمل کو ختم کر اور اصل مطلب کی طرف آ

یارے شکر کر کے وصیت نامہ پڑھا جانا ختم ہُوا اور لوگن نے یہ الفاظ سنائے کہ "جو کچھ نوکروں کو دیا جانا ہے اس کو نکال کر باقی سب میں اپنے عزیز بھتیجے جارج ہمفری سرجارج کے نام چھوڑتی ہوں ..."

یہ سب ہو چکا تو باقی ماندہ عمل پورا کرنے کا سوال رہ گیا اس کے متعلق لوگن نے کہا "آپ جب چاہیں مجھ سے مل کر اس کا انتظام کر سکتے ہیں" جارج نے اگلی ہی صبح ملاقات کے لئے مقرر کی اس لئے کہ وہ اس معاملہ میں کسی قسم کی تاخیر گوارا نہ کر سکتا تھا

اس سے اگلے روز وہ قریباً چالیس میل کا فاصلہ طے کر کے قصبہ سہم پہنچا جس میں کیپر اینڈ لوگن کی فرم کام کرتی تھی جارج نے شروع

میں ادھر اُدھر کی چند باتیں کیں اس کے بعد آہستہ آہستہ اصل مطلب کی طرف جیسے دل میں لیکر یہاں آیا تھا قدم بڑھایا۔

"چونکہ میں قانونی معاملات کی پوری واقفیت نہیں رکھتا" اس نے کہنا شروع کیا" اس لئے خالہ کے چھوڑے ہوئے ورثہ کے متعلق چند سوالات آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ امید ہے آپ کو جواب دینے میں اعتراض نہ ہوگا"

لوگن آمادہ ہوگیا جس کے بعد جارج نے اپنے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر وہ چند کاغذ تلاش کرنا شروع کیا جس پر اس نے تین خاص سوالات جن کے جواب پر ایک طرح اس کے سارے مستقبل کا دارومدار تھا درج کئے تھے۔ ان میں سے پہلا سوال رقم کی صحیح تعداد کے متعلق تھا دوسرا اس بارہ میں کہ خالہ کی چھوڑی ہوئی دولت کیا بصورت نقد کہیں جمع ہے یا جائداد کی خرید میں لگا دی گئی تھی یا اس کی بنا پر کسی طرح کے تمسکات خرید کر لئے گئے تھے ان دو سوالوں کا جواب لوگن نے بلا تامل دیدیا رقم کی تعداد آٹھ نو ہزار پونڈ کے قریب تھی اور وہ اس قسم کے تمسکات میں محفوظ تھی جن کو بوقت ضرورت بڑی آسانی سے فروخت کر کے روپیہ فراہم کیا جا سکتا تھا لیکن تیسرا سوال جو ان دو کے بعد جارج نے پوچھا وہ بہت نازک اور زیادہ پر اہمیت تھا کہنے لگا" یہ سب تو ہوا لیکن امر دریافت طلب یہ بھی ہے کہ میرے حصے کا روپیہ کب تک مجھ کو مل سکے گا غالباً تین یا چار مہینے کا عرصہ ضرور اس کام میں لگ جائے گا"

"نہیں اس سے کم عرصہ میں کام ختم ہو جائے گا" لوگن نے جواب دیا "تقریباً دو مہینے کم سمجھ لیجئے۔ لیکن میں جو بات کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اس وقت سے جبکہ سرکاری کارروائی مکمل ہو میں اپنے حصہ کی

دولت میں سے کچھ رقم دستگرداں وصول کر سکتا ہوں؟"

لوگن اس سوال کو سن کر گھبرا سا گیا کہنے لگا "میں اس کا یقینی جواب نہیں دے سکتا جہاں تک ہماری فرم کا تعلق ہے ہم لوگ اس طرح کا کاروبار نہیں کرتے دوسرے لوگ شاید کرتے ہوں"

"بہت اچھا کسی دوسری جگہ کوشش کر لی جائے گی تاہم اتنا تو معلوم ہونا چاہیئے کیا اس ورثہ کی ضمانت پر جو میرے حصہ آنا ہے میں کسی سے کچھ روپیہ بطور قرض حاصل کر سکتا ہوں؟"

لوگن پھر شش و پنج میں پڑ گیا آخر سوچ سوچ کر بولا "جہاں تک میری معلومات کام دیتی ہیں کوئی بنک اس وقت تک آپ کو روپیہ دینے کے لئے تیار نہ ہوگا جب تک کہ آپ اس سے زیادہ قیمت کے کاغذات جمع نہ کرا سکیں لیکن کچھ ساہوکار ایسے ہیں جو ممکن ہے آپ کو زیادہ سود لیکر روپیہ دینے پر آمادہ ہو جائیں"

"مگر ان کو اس بات کا یقین کیسے آئے گا کہ مجھے آگے چل کر اپنی دولت وصول ہونی ہے؟"

لوگن نے اپنے شانوں کو حرکت دی پھر بولا "آپ اس کی فکر نہ کریں صرف واقعات ان سے بیان کر دیں پھر وہ لوگ اپنے آپ تحقیقات کر لیں گے"

جارج اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور بولا "بہت اچھا میں کوشش کر کے دیکھوں گا لیکن اب یہ فرمایئے مسٹر کیپر کی واپسی کی کب تک امید ہے؟"

اس کا جواب لوگن نے تسلی بخش پیرایہ میں دیا جس کے بعد جارج حالات کی تبدیلی سے خوش خوش اس کے دفتر سے رخصت ہوا اب

اسے اپنا مستقبل روشن اور شاندار نظر آتا تھا اور سب سے زیادہ خوشی اس بات کی تھی کہ اس نے کسی موقعہ پر کوئی فعل ایسا نہ کیا تھا جس کی بنا پر کسی کے دل میں اس کے بر خلاف کوئی شبہ پیدا ہو سکتا

باب - ۷

تلاشِ زر

اسکے چند دن بعد جارج کو پھر لندن جانے کا اتفاق ہوا وہ پہلے بھی میسرز ابراہام اینڈ کمپنی کے دفتر میں جا چکا تھا اب کی مرتبہ وہ نئی امیدیں دل میں لئے پھر ان سے ملنے گیا۔

فرم کے پروپرائیٹر مسٹر ابراہام نے سارا حال سن کر جواب دیا "عام طور پر ہم کسی کو اس وقت تک روپیہ قرض نہیں دیتے جب تک کہ ہمارے پاس ضمانت کے طور پر کوئی چیز نہ رکھی جائے لیکن آپ کی حالت میں چونکہ یہ ایک یقینی بات ہے کہ روپیہ ضرور آپ کو ملے گا اس لئے ہم ایک حد تک آپ کی مدد کر سکتے ہیں گو وہ رقم جو ہم آپ کو پیش کر سکیں گے بہت زیادہ نہ ہو گی تاہم فرمائیے مسٹر کیپر وکیل کے ڈیڑھ دو ہفتہ کے واپس آنے کے بعد آپ اپنے حصہ کے تمسکات ان سے لے سکیں گے؟"

"افسوس، نہیں" جارج نے اس کے جواب میں کہا "تمسکات تو اس وقت مل سکتے ہیں جب قانونی کارروائی مکمل ہو چکے اور اس کے لئے وقت درکار ہو گا اس کے علاوہ اگر تمسکات ہی میرے پاس ہوں تو پھر مجھے

کسی سے قرضہ لینے کی کیا حاجت ہے میں بڑی آسانی سے انہیں فروخت بھی کر سکتا ہوں"

مسٹر ابراہام گہری سوچ میں پڑ گیا آخر تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگا "اگر معاملہ میری ذات واحد سے تعلق رکھتا تو میں غالباً آپ کو پچہتر فیصدی کی حد تک قرضہ دے دیتا لیکن مجھے اپنے باقی حصہ داروں کا بھی خیال کرنا ہے فی الحال میرے خیال میں بہت سے بہت ہماری فرم آپ کو اڑھائی سو پونڈ پیش کر سکے گی لیکن یہ آپ نے ابتک نہیں بتایا کہ جو روپیہ آپ قرض لینا چاہتے ہیں وہ کس کام کے لئے درکار ہے؟"

جارج نے جواب دینے سے پہلے تامل کیا پھر مجبوری کے لہجہ میں کہنے لگا "دیکھئے بات آپ ہی تک رہے میں اس روپے سے ایک کوٹھی خریدنا چاہتا ہوں"

"اور اس کوٹھی کی قیمت کم و بیش کیا ہو گی؟"

"کل سات سو پونڈ جس میں سے پچاس میں نے بطور بیعانہ ادا کر دیئے ہیں اب صرف ساڑھے چھ سو کی ضرورت باقی ہے اس کے علاوہ سو دو سو پونڈ سامان فرنیچر اور ضروری مرمت کے لئے درکار ہوں گے۔"

"گویا آپ کے خیال کے مطابق ساڑھے آٹھ سو پونڈ کی ضرورت ہے" ساہوکار نے سوچتے ہوئے کہا "اچھا آپ تھوڑی دیر آرام کریں میں اپنے دوسرے حصہ داروں سے مشورہ کر کے عرض کرتا ہوں"

اتنا کہہ کر وہ دوسرے کمرہ میں چلا گیا اور جارج شوق مجسم بنا اس کی واپسی کا انتظار کرنے لگا

آخر چند منٹ کے بعد ابراہام نے واپس آکر بتایا کہ میرے حصہ دار

ورنہ تو کسی طرح نہیں مانتے البتہ یوں ہو سکتا ہے کہ ہم اس کوٹھی کو دیکھ کر اگر تسلی بخش ہو تو آپ کے لئے خرید لیں ساڑھے چھ سو پونڈ کوٹھی کی قیمت ادا کرنے کے علاوہ ہم ڈیڑھ سو کی رقم نقد آپ کو دے سکیں گے اس طرح سب ملا کر آٹھ سو پونڈ کے قریب ہو جائیں گے کیا یہ طریقہ آپ کو منظور ہے؟"

جارج کو یہ پیچیدہ کاروائی پسند تو نہ تھی کیونکہ اس میں جلد یا بدیر افشائے راز کا خطرہ شامل تھا لیکن کوئی چارہ کار نہ دیکھ کر وہ ہاں کہنے پہ مجبور ہو گیا اس وقت اس نے بتایا کہ اس کوٹھی کے متعلق چونکہ اب تک سارا لین دین ایک خاتون مسز نینسی دے مور کے نام پر ہوتا رہا ہے اس لئے آئندہ بھی جو کچھ ہو وہ اسی کے نام پہ ہونا چاہئے لیکن جب اس نے دیکھا کہ عورت کا ذکر آنے پہ ابراہام کے دہانے کے گرد آثار تبسم پیدا ہو گئے تو وہ پریشان نظر آنے لگا

مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا ابراہام نے جو معاملہ طے کرنے کو بیتاب نظر آتا تھا کہا "اچھا تو فرمائیے میں آپ کو ڈیڑھ سو پونڈ کا چیک لکھ دوں یا آپ نوٹ لینا پسند کریں گے؟"

جارج متحیر نظر آنے لگا بولا "کیا سودے کو مکمل کرنے سے پہلے آپ کسی طرح کی تحقیقات نہ کریں گے؟"

یہودی ساہوکار پھر ایک بار مسکرایا اس کے بعد کہنے لگا "آپ کی پہلی آمد کے بعد ہی ہم نے ضروری تحقیقات کر لی تھی ہمیں آپ کے بارہ میں سب حالات معلوم ہیں اور ہم آپ پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔۔۔ اور اب کہئے نوٹ دوں۔۔۔؟

اس رات جارج اپنے مکان پر پہنچا تو بہت خورم و مسرور تھا پہلے اس کا ارادہ تھا کہ کار کرایہ کر کے نینسی کو خوشخبری سنانے اس کے پاس جائے لیکن پھر سوچا کیوں نہ اس کی اطلاع کل صبح ٹیلیفون پر دے دی جائے

آخر یہی ترکیب بہتر نظر آئی اور وہ مستقبل کے شیریں خواب دیکھنے کو آرام کی نیند سو گیا

باب - ۸

دو متوالے

یہودی ابراہام اپنے وعدہ کا پکا ثابت ہوا دوسرے ہی دن اسکا ایک نوجوان کارکن دیدہ زیب لباس پہنے حسن اخلاق کی مجسم تصویر بنا نینسی سے ملنے گیا۔ اس کو ساتھ لیکر پہلے اس نے کوٹھی کا معائنہ کیا پھر ایجنٹ سے ملاقات کی بعد ازاں عورت کی طرف سے ہر طرح کی ضروری کارروائی کرنے کا اختیار حاصل کر کے وہ مؤدبانہ آداب بجا لاکر رخصت ہوا اور اتنا کہہ گیا کہ کوٹھی کی خرید دو دن کے اندر اندر مکمل ہو جائے گی

جارج کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ آخر کار وہ وقت آگیا جس کی مدت دراز سے اس کو آرزو تھی نینسی سے مشورہ کر کے اس نے ایک کاریگر معمار کو کوٹھی کی عمارت کی چند ضروری تبدیلیوں اور مرمتوں کا کام سپرد کیا اور کاریگر نے عرصہ قلیل میں سب کا کام مکمل کرنے کا وعدہ کر لیا جارج کی

خواہش تو یہ تھی کہ سامنے کھڑا ہو کر سب کام کرائے لیکن چونکہ راز کی سلامتی کے خیال سے وہ کوٹھی کے آس پاس نظر آنا پسند نہ کرتا تھا اس لئے جس طرح ممکن ہوا اُسے اپنا شوق ضبط کرنا پڑا

انتہا یہ کہ سامان کی خرید کا کام بھی اس نے نینسی ہی کے ذمہ ڈالا اور اس دوران میں اپنی ملاقاتوں کو جہاں تک ممکن ہو سکا کم کرنے کی کوشش کی دونوں ایک گہرے اشتیاق سے اس یوم زریں کا انتظار کرنے لگے جب نینسی اس مکان میں باقاعدہ سکونت اختیار کرے گی سب سامان ضرورت آ چکے گا اور جارج کے لئے کسی کی نظروں میں آئے بغیر اس جگہ آنا ممکن ہو گا

ایک خاص تبدیلی جو کوٹھی کی عمارت میں ضروری سمجھی گئی یہ تھی کہ اس میں موٹر رکھنے کے لئے ایک گیراج بھی ہو کیونکہ جارج کا پختہ ارادہ تھا روپیہ ہاتھ آتے ہی وہ نینسی کے لئے ماہس ماتیر یا بیبی آسٹن یا آٹھ طاقت کی فورڈ موٹر ضرور خرید لے گا اور وہ اس خاتون کی محدود ضرورتوں اور کوٹھی کی عام حالت کے عین مطابق ہو گی اس طرح جارج کو کرایے کی موٹر لیکر خود اس کے پاس جانے کی ضرورت بھی باقی نہ رہے گی کیونکہ نینسی خود اسے موٹر پر بٹھا کر کبھی کسی ریلوے سٹیشن یا کسی بس کے اڈہ سے اپنے ہمراہ لے جایا لے آیا کرے گی

تعمیر اور تبدیلی کا کام ہر قسم کی تعجیل کے باوجود رفتہ رفتہ ہی مکمل ہوا سامان فرنیچر بھی آ گیا اور آخر ایک مبارک جمعہ کی صبح کو نینسی نے اس کوٹھی کی سکونت اختیار کر لی گھر کی ضرورتیں محدود تھیں پھر بھی ایک نو دولت یافتہ امیر کی حیثیت میں جارج اپنی معشوقہ کے لئے ہر ممکن آسائش

مہیا کرنے پر تلا ہُوا تھا چنانچہ اس نے اس بات پر زور دیا کہ ایک نوکرانی کا انتظام ضرور کیا جائے جو ہر روز صبح کو دو گھنٹے آکر گھر کا کام دھندا کر جایا کرے اس میں ایک بڑی مصلحت یہ تھی کہ نوکرانی کی آمد و رفت سے کوٹھی کے رہنے والوں کے متعلق کسی طرح کے اسرار کا گمان ہمسایوں کو نہ ہوگا پھر دوسری بات یہ کہ اگر خدا نخواستہ کسی موقعہ پر نینسی کی طبیعت ناساز ہو تو ضرور کسی آدمی کی مدد درکار ہوگی تیسری مصلحت ایک اور تھی یعنی جب گھر کا کام دھندہ کرنے کو خادمہ آجائے گی تو ان کی باہمی ملاقات اور خلوت و تنہائی کی گھڑیاں زیادہ لمبی ہو سکیں گی ...

خوشی پر خوشی اس بات کی تھی کہ اس وقت تک انکے تعلقات باہمی کے متعلق کسی کے دل میں شبہ تک پیدا نہ ہُوا تھا۔ بارہا جارج اپنے دل کو یہ کہہ کر تسلی دے لیا کرتا کہ ان کا راز ہمیشہ اسی طرح محفوظ رہے گا۔ علاوہ بریں خطرہ کا زمانہ اب گذر چکا تھا نینسی کی موجودگی کسی کے دل میں شک انگیز نہ ہو سکتی تھی اور گو یہ سچ ہے کہ جارج کا کسی لمبے عرصہ کے لئے اس کے پاس رہنا غیر ممکن تھا لیکن بلا سے وہ برمنگھم سے کوٹھی تک جانے آنے کی زحمت گوارا کرتا رہے گا کیونکہ راز کی پوشیدگی کے مقابلہ میں یہ تکلیف کوئی خاص اہمیت نہ رکھتی تھی

اچھا ہُوا عشق کے یہ دو متوالے واقعات کی اصل حقیقت سے لاعلم تھے ورنہ کسی طرح انکو معلوم ہو جاتا کہ نیشن زن ہیریٹ کارن نے جارج کے شناساؤں میں سے نصف کے قریب عورتوں کے دلوں میں شک کے بیج بو دئیے ہیں تو ان کی تشویش نہ جانے کہاں تک بڑھ جاتی یا اگر کسی طریقہ پر انہیں شک ہو جاتا کہ کلارلیسہ اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ

کسی جاسوس کی خدمات حاصل کرکے یہ معلوم کرے کہ جارج بدھ کی سہ پہر کو کہاں جاتا ہے تو پھر یقیناً انکی طمانیت ومسرت کی رو اس طرح بجھ جاتی جیسے بجلی کی روشنی تار کے فیوز ہونے سے۔ آپ جو اس داستان کو پڑھ رہے ہیں اسے ان بدنصیبوں کی خوش قسمتی کہیں یا بدقسمتی۔ بہرحال وہ اپنی وقتی راحتوں سے خوش تھے اور آنے والے واقعات کی نسبت کسی طرح کی تشویش مطلق ان کے دلوں کو نہ تھی!

باب ۹

قدرت کے کھیل

نئی کوٹھی کا نام جارج نے روز کاٹیج رکھا تھا اس جگہ نینسی کی سکونت منتقل ہونے کے بعد دونوں کی ایک لمبی راحت انگیز ملاقات ہو چکی تھی کہ دو دن بعد وہ جب دفتر میں بیٹھا کام کر رہا تھا ٹیلیفون کی گھنٹی بجی

"ہیلو۔ کون بولتا ہے؟"

"آپ کیا مسٹر جارج مرے ہیں؟"

"جی فرمائیے میں ہوں آپ کون ہیں؟"

"کیپر میرا نام ہے اور میں کیپر اینڈ لوگن کے دفتر سے بول رہا ہوں کہیئے مسٹر مرے آپ کا مزاج تو ہر طرح بخیریت ہے؟"

جارج کا پیمانہ مسرت چھلکنے کے قریب ہو گیا کیپر کے واپس آتے ہی اس کی سب آرزوئیں پوری ہونے والی تھیں اور وہ اس کی واپسی کا بڑی بے صبری سے انتظار کر رہا تھا بولا

"مسٹر کیپر اس عنایت کا شکریہ کہیے کب تشریف لائیے؟"

رسمی گفتگو کے بعد کیپر نے اطلاع دی کہ "آپ کسی روز مجھ سے ملیں تاکہ مس پیٹ لینڈ کے چھوٹے ہوئے ورثہ کے متعلق بات چیت کی جا سکے ایک دو دن مجھے خاص مصروفیت رہے گی لیکن رات کو میں ہمیشہ اپنے دفتر کے اوپر والے چوبارے میں ہی رہا کرتا ہوں آپ جب چاہیں تشریف لا سکتے ہیں میں خود حاضر ہوتا لیکن کاغذات چونکہ اس جگہ رکھے ہیں اس لئے آپ ہی تکلیف کر سکیں تو بہتر ہوگا"

تکلیف!... یہ تو صرف چالیس میل کے فاصلہ کا سوال تھا جارج کو اگر ایک سو کوس چل کر جانا پڑتا تو پھر بھی اسے تکلیف کا احساس نہ ہوتا۔ کیونکہ یہی تو وہ مبارک گھڑی تھی جس کا وہ بڑی بے صبری سے انتظار کر رہا تھا چونکہ وہ اس ملاقات کو ملتوی کرنا نہ چاہتا تھا پس اس نے پوچھا کیا میں آج ہی رات آپ سے ملنے آ سکتا ہوں؟ کیپر نے رضامندی ظاہر کی جس کے بعد جارج شام کا کھانا کھاتے ہی موٹر کرایہ کر کے برہم کی سمت میں روانہ ہو گیا

سوئے اتفاق سے ایک ایسے خوشگوار کام کے لئے موسم بڑا ہی ناخوشگوار تھا دن بھر کالے بادل آسمان پر چھائے رہے۔ بعد از اں سر شام ہوا کے تیز جھکڑ گلیوں بازاروں اور سڑکوں پر خس و خاشاک اڑاتے درختوں کی ٹہنیوں کو سرنگوں کرتے چلنے لگے تھے لیکن جارج کو جو مقصد درپیش تھا اس کے لئے وہ طوفان نوح کا بھی خوشی سے مقابلہ کر سکتا۔

تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ بارش آ گئی اور اتنی تیز بارش کہ اسفالٹ کی سڑکیں پانی سے دھلی ہوئی برقی لمپوں کی روشنی میں شیشہ کی طرح چمکتی

نظر آتی تھیں تیز و تند ہوا کی وجہ سے موٹر کی رفتار کم رکھنی پڑی اس لئے
وہ ایک کی بجائے قریباً دو گھنٹہ کے عرصہ میں کیپر کے مکان پر پہنچا

آخر اللہ کیپر گھر پر موجود تھا اس نے خود جاکر دروازہ کھولا اور عذر خواہی
کرتے ہوئے کہنے لگا "معاف کیجئے آپکو ایسے طوفانی موسم میں زحمت اٹھانی
پڑی ... غالباً آپ اکیلے ہی آئے ہیں ۔ کوئی دوسرا تو ساتھ نہیں؟"

"بس میں اکیلا ہی حاضر ہوا ہوں" جارج نے جواب دیا "بارش اس میں
شک نہیں تیز تھی ۔ لیکن کام آخر کام ہے ۔ کرنا ہی پڑتا ہے"

"ٹھیک ہے" کیپر نے تسلیم کیا ۔ "لیکن آ جائیے ۔ اوپر چل کر آگ کے پاس بیٹھیں
گے ۔ میں بھی گھر پر اکیلا ہوں ۔ نوکرانی چھٹی لے کر گئی ہے ۔ اس لئے بے تکلف
ہو کر آئیے"

وہ اسے زینہ کی راہ سے اوپر کی منزل پر کمرہ نشست میں لے گیا ۔
اس میں بہت ہی کم سامان رکھا تھا اور جو کچھ تھا ۔ وہ بھی پرانا اور سال خوردہ
آگ بھی یونہی برائے نام مدھم سی تھی کیپر نے دو کرسیاں ایک چھوٹی سی
میز کے دونو جانب آگ کے پاس رکھ لیں اور الماری سے ایک بوتل اور
دو گلاس نکال لایا ۔

دونو گلاسوں میں تھوڑی تھوڑی وسکی ڈال کر سادہ گرم پانی ملاتے
ہوئے اس نے کہا "آپ سردی میں چل کر آئے ہیں لیجئے ذرا گرم ہو جایئے"

شراب کے چند گھونٹ پینے سے جارج کے بدن میں نئی توانائی
آگئی ۔ مگر ایک بات اس نے کیپر کی صحبت میں بیٹھتے ہی فوراً دیکھ لی یعنی
یہ کہ وہ اپنے ساتھی لوگوں سے بالکل ہی مختلف مزاج کا آدمی تھا اس کے
روبرو جارج کو انتہائی حزم و احتیاط سے کام لینا پڑیگا ورنہ عین

ممکن تھا وہ اس کے دل کی بات سمجھ جائے پس جہاں تک ممکن ہو سکا اس نے اپنی بے تابی پر قابو پاتے ہوئے رسمی لہجہ میں کہا
"یاد ہوگا آپ سے پہلی ملاقات پروفیسر برنابی کی بدنصیب بیٹی جانس کی نسبت کی تقریب پر ہوئی تھی مجھے بالکل معلوم نہ تھا آپ خالہ کے وکیل ہیں۔"
مگر کیپر گم صم رہا۔ چپ چاپ اس نے اپنے حصہ کی شراب پی اور اس کے بعد دونو گلاسوں میں دوبارہ ڈالتے ہوئے سوچ سوچکر کہنے لگا "آپ کی خالہ قصبہ سٹیم ورتھ رہا کرتی تھیں جو اس جگہ سے بہت دور واقع نہیں میرے والد ان کے والد کے عہد حیات میں فرض وکالت ادا کرتے تھے جب دونو مر گئے تو ان کا فرض نسل آئندہ نے اپنے اوپر لے لیا"
جارج نے سر کے اشارہ سے ہاں کہی پھر بولا "مجھ کو مسٹر بینیٹ لینڈ کی صورت کچھ کچھ یاد ہے" اور اس نے ایک دو کہانیاں عہد گذشتہ کی جو اس کو یاد تھیں بیان کیں۔
اس طرح قریباً آدھ گھنٹہ بے تعلق معاملات پر باتیں ہوتی رہیں جارج اپنی جگہ افشائے راز کے ڈر سے اصل معاملہ کی طرف آتے ہوئے جھجکتا تھا اور کیپر نہ جانے کس لئے بجائے خود اس ذکر کو پس انداز کر رہا تھا۔
"افسوس ہے میں آپ کی خالہ کے انتقال کے وقت اس جگہ نہ تھا" اس نے آخر کار کہا "میرا ساتھی لوگن کارکن تو اچھا ہے تاہم نا تجربہ کار ہے امید ہے اس نے سب کام حسب خواہ کیا ہوگا"
"جی ہاں مجھے اس کی طرف سے کوئی شکایت نہیں۔"

"میرے لئے یہ جاننا ہر طرح باعث مسرت ہے" کیپر نے اس کے جواب میں کہا "بہر حال چونکہ مجھے آپ سے زرہ وردشہ کے متعلق دو ایک باتیں کہنی تھیں اس لئے تکلیف دینی پڑی۔"

جارج کا خیال تھا کہ اب وہ اصل مطلب کی طرف آنے لگا ہے لیکن اس کی بجائے کیپر اٹھ کر کھڑا ہو گیا پھر آگے بڑھ کر آتشدان کی آگ ذرا تیز کی مینٹل پیس پر جو چیزیں بطور سجاوٹ رکھی تھیں ان کو ادھر ادھر ہٹانا اور تبدیل کرنا شروع کر دیا اور اس کے بعد کوئی شے جو ایک تصویر کی پشت پر پوشیدہ پڑی تھی نکال کر ہاتھ میں لے لی

جارج کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ یہ ایک آٹومیٹک پستول تھا!

کیپر کے ہاتھ میں بلا ضرورت پستول دیکھ کر اس کے دل میں دھڑکن تو پیدا ہوئی تاہم اس نے اس کے متعلق کوئی سوال نہ پوچھا سوچا شاید ایک جگہ سے اٹھا کر دوسرے مقام پر رکھنا چاہتا ہے۔

اس اثنا میں کیپر نے پستول یوں ہتھیلی پر رکھ لیا گویا اس کا وزن تول رہا ہو پھر کہنے لگا "کبھی آپ کو پستول چلانے کا موقعہ ملا ہے؟ ... نہیں! بہر حال میں اس کا عادی ہوں اگرچہ اس وقت تک کامل نشانہ باز ہونے کا دعوے نہیں کر سکا۔" پھر پستول ہاتھ سے رکھ کر "واقعہ یہ ہے پستول کے مقابلہ میں میں بندوق بہتر چلا سکتا ہوں لیکن آس پاس کہیں اس کی مشق کرنے کا میدان نہیں ... مگر۔ آہ میں کیا ذکر لے بیٹھا۔ آپ زرہ وردشہ کے متعلق گفتگو کرنے آئے ہیں ..."

"جی بے شک" جارج نے جو اس ساری کاروائی سے بے حد متعجب تھا دکھاوے کی مسکراہٹ پیدا کر کے کہا "آپ ہی نے مجھے آنے کو کہا تھا

اس لئے چلا آیا ورنہ جو باتیں دریافت طلب تھیں وہ تو اس سے پہلے لیٹن کی زبانی معلوم ہو چکی تھیں اس نے مجھ کو بتایا تھا کہ رقم آٹھ نو ہزار پونڈ کے قریب ہے اور اس کے ادا ہونے میں اڑھائی تین ماہ کا عرصہ لگ جائے گا ... کیا یہ ٹھیک ہے؟"

لیکن کیپر کے خیالات کی رو نہ جانے کہاں پہنچی ہوئی تھی، وہ چپ رہا اور جارج نے دیکھا اس کا چہرہ غیر معمولی طور پر زرد اور ستا ہوا نظر آتا تھا کچھ تو یہ کیفیت دیکھ کر اور کچھ اسکی بے مدعا حرکات اور بےجوڑ گفتگو کو مد نظر رکھتے ہوئے جارج کے دل میں کئی طرح کے شکوک پیدا ہونے شروع ہو گئے ایک بار تو یہاں تک خیال آیا کہیں یہ شخص دیوانہ تو نہیں ہو گیا! رات کا وقت - بارش کا دن اور گردو نواح کے سب لوگ اپنے اپنے گھروں میں چھپے بیٹھے تھے - اگر بہ سچ اس کا واسطہ ایک علیحدہ مقام پر کسی پاگل سے پڑ گیا ہے جو پستولوں سے مسلح تھا تو ... خدا ہی بہتر معلوم ہے کس نئی مشکل کا سامنا ہو گا!

پھر ایک بار کیپر نے پستول اٹھا کر ہاتھ میں لے لیا اور اسکو بے مدعا ہلانے لگا اب اس کی عام حالت ظاہر کرتی تھی اپنے جوش کو کسی نہ کسی طریقہ پر دبانے کی کوشش کر رہا ہے انجام کار اس نے پستول ہاتھ میں لے کر اس کی نالی جارج کی طرف پھیر دی یہ دیکھ کر آخر الذکر کے اوسان جواب دینے لگے اس نے بے بسی کے عالم میں کرسی کے دونو بازو تھام لئے مگر اس سے پہلے کہ کچھ کہتا کیپر خود ہی گلوگرفتہ آواز سے بولا

"مسٹر سریج بات کئی بار نوک زبان پر آتی اور رہ جاتی ہے لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ مجھے آخر کار اسے کہہ دینا ہی پڑیگا اور وہ بات

صرف یہ ہے کہ... آپ کے زر ورثہ کے حساب میں ایک پائی بھی میرے پاس نہیں!"

جارج کا دل اس طرح زور سے اچھلا گویا اس کا وقت آخر قریب ہو اس نے بولنے کو منہ کھولا لیکن کچھ نہ کہہ سکا آنکھیں تاراین کر کیپر کو دیکھ رہی تھیں لیکن بدن حرکت کے ناقابل تھا۔

"آپ کے حصہ کا جتنا روپیہ میرے پاس تھا" کیپر نے اس عجیب لہجہ میں پھر ایک بار کہا "وہ سب ضائع ہو گیا... میں اسے خرچ کر بیٹھا اب آپ کے لئے کچھ بھی باقی نہیں ہے!"

باب ۱۰

جوشِ عظیم اور اس کے بعد

دیو پری کی سالخوردہ کہانیوں میں اکثر پڑھا کرتے تھے کسی نے منتر پھونکا اور دوسرے کو پتھر بنا دیا۔ خدا جانے ایسا ہوتا تھا یا نہیں تاہم یہ امر واقعہ ہے کہ کیپر کے منہ سے نکلے ہوئے لفظوں نے جارج پر کچھ ایسا ہی سحر کیا۔ تھوڑی دیر کے لئے اس کی حالت بالکل ایسی ہو گئی کہ سنگی بت معلوم ہوتا تھا۔ عقل یاور نہ کرتی تھی کہ جو کچھ اس نے سنا صحیح ہے یا صحیح ہو سکتا ہے۔ کیا یہ ممکن تھا کہ اسکی خالہ کا چھوڑا ہوا ورثہ۔ وہ جس کے پانے کے لئے اتنا بے قرار تھا۔ وہ جس کی دستیابی پر وہ اپنی ساری مشکلوں کے حل کی آس لگائے بیٹھا تھا وہ جس کی مدد سے اس نے نینسی کے لئے کوٹھی خریدنے اور ہر طرح کی آسائش مہیا کرنے کا ارادہ کیا تھا...

اس کا وہ سب روپیہ ہمیشہ کو ہاتھ سے جاتا رہا!

لیکن گو بظاہر اس کا بدن سنگی تصویر کی مانند بے حرکت تھا تاہم دماغ حالات کے ہر پہلو پر بڑی تیزی سے غور کر رہا تھا ایک طرف روپے کی تنگی۔ اس پر مستزاد قرضہ اور اس پر بھی مستزاد قرضہ ادا کرنے کی کوئی صورت ممکن نہ ہونا... یہ اگر تباہی اور بربادی نہیں تو اور کیا تھا؟

اور نینسی!... اس واقعہ کے پیش آنے کے بعد اب اس کی نینسی کا کیا حال ہوگا؟ یقینی طور پر اسے کوٹھی کی سکونت چھوڑ دینی پڑے گی۔ پھر وہ کہاں جائے اور کیسے گذر اوقات کرے گی؟ کیا اس کو پھر سے نوکری تلاش کرنی پڑے گی؟ افسوس صد افسوس۔ کہاں تو اس کی پیدا کی ہوئی شاندار امیدیں اور کہاں یہ نادیدہ مصیبت۔ لازمی طور پر وہ دل شکستہ ہو کر مر جائے گی کونسا ذریعہ اس کے لئے حوصلہ یا استقلال برقرار رکھنے کا باقی تھا؟ ملازمت کے دروازے اس پر بند تھے۔ جتنا بچا ہوا روپیہ پاس تھا وہ سب کوٹھی کی سکونت کی تیاری میں خرچ کر بیٹھی اب کون تھا جو اس کا مددگار ہوگا۔ اور وہ خود یعنی جارج بالکل بے بس تھا!

بڑی دیر کے بعد اس نے پرہراس نظروں سے کیپر کی طرف دیکھا اور اس طرح کی آواز میں جسے خود وہ پہچان نہ سکتا تھا رکتے رکتے کہا "کیا... کچھ بھی... نہیں بچا؟"

کیپر نے صورت انکار سر ہلایا ایک بار اس نے بولنے کی کوشش بھی کی مگر صرف لب ہل کر رہ گئے اس کے بعد بڑی مشکل سے مری ہوئی آواز میں صرف اتنا کہا "نہ صرف تمہارا بلکہ میرا اپنا روپیہ بھی جتنا تھا سب کا سب برباد ہو گیا..."

جارج کے سینے میں غصہ جوش اور نفرت کی تیز آگ بھڑک اٹھی۔ یہ آدمی جو اس کے سامنے بیٹھا تھا وکیل نہیں چور ہے!... موذی چور جس نے اس کا سب روپیہ چرا لیا جس نے اس پر راحت کے سب دروازے بند کر دیئے جس نے اپنے فعل سے گویا اس کی تقدیر پر مہر لگا دی۔ اور ایک اس کی تقدیر پر ہی نہیں۔ اس کے ساتھ ناکردہ گناہ نینسی کی قسمت پر بھی۔ دنیا سچ مچ جارج کی نظروں میں اندھیر ہونے لگی ایک دو بار بے بسی کی حالت میں اس کے ہاتھوں کی مٹھیاں بند ہوئیں اور کھلیں یہی جی چاہتا تھا اٹھ کر اس کی گردن دبوچ لے اور اپنی گرفت کو زنبور آہنی کی طرح اتنا مضبوط کرے... اتنا کرے کہ ظالم کا چہرہ سیاہ پڑ جائے آنکھیں حلقوں سے باہر نکل آئیں اور وہ تڑپ تڑپ کر جان دے۔ وہ کیپر کو زندہ چھوڑنا نہ چاہتا تھا... کسی حال میں نہیں! اس کا اپنا انجام خواہ کچھ ہو ایک بار تو وہ اس موذی کو اس کے فعل بد کا مزا چکھا دینا چاہتا تھا!

بے اختیاری کی سی حالت میں وہ اپنی جگہ سے اٹھنے لگا تھا کہ کیا دیکھتا ہے کیپر کے پستول کی نالی اس کے سر کی طرف اٹھی ہوئی تھی!

"ٹھہرو ہوش کی دوا کرو۔" کیپر کی آواز سنائی دی "تم اگر مجھ سے انتقام لینا چاہتے ہو تو یہ کام سہل ثابت نہ ہو گا میرے ہاتھ میں بھرا ہوا پستول ہے اور اگر ہم میں سے کسی ایک کی جان ضائع ہونی ہے تو یقین کرو وہ میری جان نہ ہو گی بس بہتر یہی ہے اپنے آپ پر قابو پانے کی کوشش کرو کیونکہ اس کے بعد ہی ہم اس سوال

پر مدلل گفتگو کر سکتے ہیں"

"او ظالم کیا بکتا ہے! جارج نے گرجتے ہوئے کہا۔ گو پستولوں کی نالی دیکھ کر اُسے پھر اپنی کرسی پر بیٹھ جانا پڑا تھا "شاید تو نہیں جانتا کیا کہہ رہا ہے۔ تو چور ہے رہزن ہے۔ تو نے میری زندگی پر چھاپہ مارا۔ تو نے مجھے بالکل برباد کر دیا اور اب کہتا ہے ہم اس سوال پر مدلل گفتگو کریں"

پھر ایک بار اس کے خیالات کی رو نینسی کی طرف گئی اور جو کچھ اور کہنا چاہتا تھا اس کے لئے اسکو موزوں الفاظ نہ مل سکے

اسنے میں کیپر بولا "میں جانتا ہوں تمہیں اس واقعہ سے بھاری صدمہ پہنچا ہے اور اس وقت اگر میں کسی طرح کی ہمدردی کے الفاظ کہوں بھی تو میرا وہ عمل نمک بر جراحت کے برابر ہوگا لیکن پھر بھی تم کو چاہئے غصہ، جوش اور عداوت چھوڑ کر جہاں تک ممکن ہو سکون قلب کے ساتھ سارے حالات پر غور کرو۔ ایمان کی پوچھتے ہو تو مجھے اپنی زندگی میں کبھی کسی واقعہ پر اتنا افسوس نہیں ہوا جتنا اس پر ہوا ہے۔ میں اپنے آپ سے نفرت کرنے لگا ہوں۔ میرے بس کی بات ہوتی تو خدا شاہد ہے میں اس صدمہ کی شدت کم کرنے یا تمہارے لئے ذرایع امداد پیدا کرنے سے کبھی دریغ نہ کرتا۔ مسٹر جارج یہ میں تمہیں چھیڑنے یا تمہارا مذاق اڑانے کے لئے نہیں بلکہ سچے دل سے کہتا ہوں یہ دوسری بات ہے کہ تم کو یقین آئے یا نہ آئے"

جارج کی حالت پھر پہلے کی سی ہو گئی یعنی وہ بے حس نظر آتا تھا کیپر کے اظہار رنج و غم سے اس کو کیا فائدہ پہنچ سکتا تھا؟ اس کی

ندامت کیونکہ اس کی فوری ضرورتوں کا تدارک کر سکتی تھی؟ اس نے کچھ جواب نہ دیا اور کیپر تقریر جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا

"میں صرف ایک بات تم سے پوچھا چاہتا ہوں۔ یعنی اس واقعہ سے تمہیں کس طریقہ پر فوری نقصان پہنچا ہے؟ میرے اس سوال کو رفع استعجاب کی خواہش یا گستاخانہ دخل اندازی پر محمول نہ کرو۔ اگر کوئی طریقہ ممکن ہو تو میں اب بھی تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں ممکن ہے بگڑے ہوئے حالات درست ہو جائیں...."

آخرکار جارج نے بولنے کے لئے منہ کھولا اور نہایت تلخ لہجہ اختیار کر کے کہنے لگا "سنگدل بے رحم۔ تو نے مجھے کہیں کا نہ رکھا۔ میں کیا بتاؤں مجھ پر یہ صدمہ کہاں کہاں پڑتا ہے۔ مگر ہاں اتنا جانتا ہوں کہ تو اس کا بعید تر اندازہ نہیں کر سکتا خیر جو ہونا تھا ہوا لیکن ایک بات یاد رکھ اگر میں تجھے اپنے ہاتھوں سے ہلاک نہیں کر سکا تو قیدیوں کے کٹہرہ میں ضرور کھڑا دیکھوں گا۔ خدا چاہے تو تیری عمر اب کالے پانی میں ہی گذرے گی بس یہی ایک ذریعہ اب میرے لئے اپنے زخمی دل کو اطمینان دینے کا ہے"

ان لفظوں کو سن کر کیپر نے اس طرح سر کو حرکت دی گویا جارج کی طرف سے اس قدر جوش کا اظہار دیکھ کر اس کو خوشی ہوئی ہے کہنے لگا "شکر ہے تم نے ایسا کہا کیونکہ اب امید ہے ہم اس معاملہ کو بہتر طے کر سکیں گے آپس کی لپاڈگی سے سے لاکھ درجے بہتر ہوگا کہ ہم تبادلہ خیالات کریں" یہ کہتے ہوئے پستول کو دوبارہ آتشدان کے چھجے پر رکھ دیا گویا جانتا

تھا کہ اب اس کی ضرورت پیش نہ آئے گی اس کے بعد دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہنے لگا "تم مجھے سزا دلانا اور کالے پانی بھجوانا چاہتے ہو۔ خوشی سے ایسا کرو۔ میں نے ایک فعل بد کیا ہے اور اس کا خمیازہ بھگتنے کو تیار ہوں تم جا کر پولیس سے کہہ دو۔ وہ مجھ کو فوراً زیر حراست کر لے گی مقدمہ چلے گا میرے پاس صفائی کا ایسا کوئی بیان نہیں جو تسلی بخش سمجھا جا سکے میں بے شک جعلساز ہوں میں نے تمہاری خالہ کے دستخط کی نقل کی اور میں بھری کچہری میں اپنی خطا ماننے کو تیار ہوں ..."

"شرم کر۔ تو یہ باتیں اس طرح کہتا ہے گویا جو کچھ تو نے کیا کوئی بڑا قابل فخر کارنامہ تھا" جارج نے طعن آمیز لہجہ میں کہا "مگر اطمینان رکھ میں بھی تجھ کو حبس دوام کی سزا دلائے بغیر چین نہ لوں گا"

"سچ کہتے ہو اور میں واقعی اس کا مستوجب ہوں" کیپر نے تسلیم کیا "مگر یہ بھی مجھ کو معلوم ہے کہ اس سے وقتی طور پر گو تمہارا اطمینان ہو جائے گا لیکن اس سے تمہارے ہاتھ کیا آئے گا؟ دولت تو واپس ملنے سے رہی!"

جارج ان لفظوں کو سن کر چونکا اور انداز حیرت سے اپنی کرسی پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اس کا منہ خشک تھا بدحواسی کے عالم میں اس نے پوچھا "میرے لئے دولت ملنے کی صورت ہے ہی کیا؟"

"لیکن یہ تبھی جانا جا سکتا ہے کہ ہم بخش خاطر سے بیٹھ کر دو دو باتیں کر لیں میں اگر چاہتا یہی اطلاع تمہارے دفتر میں پہنچ کر بھی دے سکتا تھا لیکن صرف اس لئے تم کو آنے کی تکلیف دی کہ تنہائی اور علیحدگی

میں بہتر گفتگو ہو سکے گی"۔

کیپر کے لفظوں سے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا وہ کسی قسم کی نئی تجویز پیش کیا چاہتا ہے اس سے جارج کو اپنے دماغ کی تاریکی میں امید کی ہلکی سی شعاع پیدا ہوتی معلوم ہوتی نیز لہجہ میں بولا

"آخر کیا کہنا چاہتے ہو ہم کیا مجھے اس معاملہ میں بالکل ناامید نہ ہونا چاہیئے" اور اس کے بعد زیادہ پرزور لہجہ میں "ظالم میرے سیدھے سوال کا سیدھا جواب کیوں نہیں دیتا اس لفظی الٹ پھیر سے کیا حاصل؟"

کیپر نے چار آنکھیں کیں اس کے بعد آہستہ بولتے ہوئے کہنے لگا "روپیہ تو جتنا تھا سب میرے ہاتھ سے جاتا رہا لیکن" وہ کہتا کہتا رک گیا اور اس کے بعد حوصلہ مند لہجہ میں بولا "لیکن اس کو دوبارہ حاصل کیا جا سکتا ہے"

جارج کا صبر بالکل جواب دینے لگا تھا گرجتے ہوئے بولا "میں تمہارے لفظوں کا مطلب خاک نہیں سمجھا۔ ایک طرف کہتے ہو روپیہ سب ضائع ہو گیا دوسری طرف امید بھی دلاتے ہو۔ آخر اس کا مطلب کیا ہے؟ میں صاف گو آدمی ہوں اس لئے جو کچھ کہنا چاہتے ہو صاف لفظوں میں کہو"

باب - ۱۱

تھوڑی سی آپ بیتی

کیپر نے جواب دینے سے پہلے تھوڑی تھوڑی شراب دونوں گلاسوں میں ڈالی اس کے بعد متین نظروں سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا "مجھے ایک طریقہ یاد ہے جس سے تمہارا کھویا ہوا روپیہ پھر سے حاصل ہو سکتا ہے بشرطیکہ میرا دشمن بننے کی بجائے میرے مددگار اور رفیق کار بننا منظور کرو۔ میں ساری حقیقت اول سے آخر تک بیان کئے دیتا ہوں لیکن اپنے بیان کو شروع کرنے سے پہلے مجھے چند الفاظ اپنے بارہ میں بطور تمہید کہنے پڑیں گے۔ تم اپنے صبر کی باگ ہاتھ سے نہ دو۔ اسے پی لو اور اطمینان کے ساتھ بیٹھ کر میرا حال سنو"

اور اس کے بعد مثال قائم کرنے کے لئے اس نے خود اپنا گلاس ہاتھ میں لیکر ایک ہی سانس میں ختم کر دیا پھر [illegible] ہوئے بولا

"سنو میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو غلطی کرنے کے بعد اپنے آپ کو بے قصور ٹھہرانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ مجھ سے ایک بھاری غلطی ہوئی جس کا میرے دل کو بے حد افسوس ہے۔ ان حالات کا تمہاری ذات سے براہ راست کوئی تعلق نہیں لیکن جو تجویز میں پیش کرنا چاہتا ہوں اس کا ثمرہ ہے۔ پہلی بات یہ کہ مجھ کو ہمیشہ سٹہ کھیلنے کا شوق رہا ہے میں ایک عورت سے پیار کرتا اور اس سے شادی کرنا چاہتا تھا تاہم میرا کاروبار اتنا وسیع نہ تھا کہ شادی کر کے اچھی طرح گذران کر سکتا" پھر جارج کو منہ بناتے دیکھ کر "سنو مسٹر جارج میں تم سے کسی طرح کی ہمدردی کا طلبگار نہیں تاہم اتنا ضرور کہوں گا کہ اگر تمہیں اپنی عمر میں کسی عورت سے سچی محبت

ہوئی ہے تو میرے حال دل کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہو

"اس طرح کے حالات میں میں نے روپے کی تلاش شروع کی لیکن روپیہ درختوں کے ساتھ نہیں لگتا۔ مجھے اپنی ضرورتیں کسی طرح پوری ہوتی نظر نہ آتی تھیں اس وقت خیال آیا کہ مجھے حصوں کی خرید و فروخت میں نرخ کے اتار چڑھاؤ کا حال اسی باقاعدگی سے معلوم ہوتا رہتا ہے جیسے ساہوکار سے کے کسی دلال کو۔ میں لوگوں کو حصے خریدنے اور نفع پر فروخت کرنے کے مشورے دیا کرتا تھا۔ کیوں نہ اپنے محدود سرمایہ سے خود اس کام کو کر کے دیکھوں؟ قیمتیں گھٹتی بڑھتی رہتی تھیں میں نے تجربہ کے طور پر کچھ حصے خریدے اور ان میں اچھا نفع ہوا۔ لیکن چونکہ میرا سرمایہ محدود تھا اس لئے فائدہ بھی محدود رہا مگر اس ایک کامیابی نے جو تحریص میرے دل میں پیدا کی اس کا حال تم بہتر سمجھ سکتے ہو ہر چند میرا ذاتی روپیہ بہت زیادہ نہ تھا تاہم زر امانت کافی جمع تھا اس وقت یہ منحوس خیال دل میں پیدا ہوا کیوں نہ میں اس روپے کو لگا کر اس سے فائدہ اٹھاؤں؟ نفع میرا ہوگا روپیہ جن کا ہے ان کے لئے محفوظ رکھ لیا جائے گا

"میں پھر کہتا ہوں یہ ہولناک تجربہ میں نے صرف اس عورت سے شادی کرنے کے لئے کیا تھا جس سے مجھ کو محبت تھی اتنا میں ضرور جانتا تھا کہ جو کچھ کرنے لگا ہوں دیانت اور ایمانداری کے اصولوں کے برخلاف ہے لیکن خدا شاہد ہے میں کسی کے روپیہ پر ناجائز تصرف کرنا نہ چاہتا تھا۔ مقصد یہی تھا کہ اس روپے کو بطور قرضہ کام میں لا کر اس سے فائدہ اٹھاؤں۔ تنا میں اچھی طرح

جانتا تھا کہ میرے موکلوں کے روپے کو کسی قسم کا خطرہ نہیں۔ میں وہی حصے خریدونگا جن میں فائدہ کی صورت نظر آئے گی اس لئے نقصان کا کوئی امکان نہ تھا"

کیپر کی داستان اس حد تک سننے کے بعد جارج کے دل کو رفتہ رفتہ اس کیلئے ہمدردی کا احساس ہونے لگا یہ حکایت کم وبیش اس کی اپنی سرگذشت سے ملتی جلتی تھی سوچنے لگا اگر میرے ہاتھ میں روپے کی کوئی بڑی رقم ہوتی تو کیا میں بھی کیپر کی مانند اس کے استعمال پر آمادہ نہ ہو جاتا ...؟

اتنے میں کیپر پھر بولا "کچھ عرصہ کامیابی ہوتی رہی اس سے میں زیادہ دلیر ہو گیا۔ مگر اس کے بعد وہی ہوا جو ان کاموں میں اکثر ہوا کرتا ہے یعنی حالات دفعتاً تبدیل ہوئے سٹاک کا نرخ گر گیا سیکڑوں کا گھاٹا نظر آنے لگا اب اس دبدھا میں پڑ گیا کہ سٹاک روکے رکھوں یا بیچ دوں؟ بیچتا ہوں تو جتنا نفع آیا تھا سب نقصان میں اڑا جاتا ہے اور میں جہاں سے چلا تھا پھر وہیں پہنچ جاؤنگا روکنے کی صورت میں عین ممکن تھا نفع حاصل ہونے کا کوئی طریقہ نکل آئے

"لیکن یا بدقسمتی۔ سوچا تھا کیا۔ اور ہو گیا کیا۔ سٹاک کی قیمت آگے سے بھی گرنی شروع ہو گئی اس وقت تباہی کے خوف سے ڈر کر میں نے سب حصے فروخت کر دئیے تقریباً ایک ہزار کا گھاٹا پڑا پھر ایک مرتبہ میں نے قسمت آزمائی کی لیکن یا تو تقدیر کی دیوی بے رخ ہو گئی تھی یا پہلی ناکامی نے میرے حوصلے پست

کر دتے تھے کیونکہ اس دن کے بعد گھاٹا ہی پڑتا چلا گیا تب ایک آخری کوشش کے طور پر میں نے جتنا روپیہ ہاتھ آ سکا ایک سودے پر لگا دیا سوچا یہ کہ نقصان جیسے سو کا ویسے ہزار کا۔ کامیابی حاصل ہونے سے سارے گناہوں کی تلافی ہو جائے گی لیکن مقدر نے ہار دی سب کچھ پانی میں بہہ گیا ..."

تھوڑی دیر خاموشی رہی پھر ایک مرتبہ کیپر نے گلاسوں میں شراب ڈالی اور جب دونوں اسے پی چکے تو کہنے لگا

"بس ایک سودے نے مجھے کہیں کا نہ رکھا اپنا تو سب کچھ گیا تھا آپ کی خالہ کا بھی گیا"

جارج کو اپنا نقصان یاد آنے سے دوبارہ طیش آ گیا وحشیانہ لہجہ میں بولا "کمبخت کیوں میرے دل کے زخموں کو ہرا کرتا ہے تیرا روپیہ اگر جہنم میں گیا تھا تو میرا کس لئے ضائع کیا؟"

کیپر نے ہاتھ کے اشارہ سے روکا اس کے بعد کہنے لگا "جو تم کہتے ہو صحیح ہے میں جب اپنی خطا خود تسلیم کرتا ہوں تو پھر زیادہ کہنے کی کیا حاجت؟ اس لمبی داستان کے بیان کا مطلب یہی تھا کہ تم سمجھ لو ہم دونوں ایک ہی کشتی پہ سوار ہیں"

"کیوں نہ ہو تم ایسا ہی کہو گے۔ لیکن چور اور مالک مکان کا کیا مقابلہ؟"

"مانو یا نہ مانو اصل حقیقت وہی ہے جو میں نے بیان کی" کیپر نے پر زور لہجہ میں اصرار کیا "اور وہ اس طرح کہ ہم دونو تنگ دست ہیں اور دونو کو روپے کی فوری ضرورت درپیش ہے اب

تمہارے لئے دو ہی راستے کھلے ہیں یا مجھ کو حوالہ پولیس کر کے اپنی دولت سے ہمیشہ کو ہاتھ دھو لو یا میرے ساتھ بطور مددگار کام کر کے ماضی کی تلافی کی کوشش کرو"

"مگر کوشش کیسی؟ ... اور کس چیز کے لئے؟" جارج نے کیپر کے منہ کو تکتے ہوئے پوچھا "تم نے کوئی ترکیب تو اب تک بیان ہی نہیں کی"

"جب تم رضامند ہو گے تو میں ترکیب بتا دوں گا" کیپر نے جواب دیا "بہر حال پہلی بات جو میں تمہارے ذہن نشین کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ ہمارے نفع نقصان کی حالتیں یکساں ہیں"

جارج کے لئے اب زیادہ عرصہ تک صبر کرنا محال ہو گیا تھا پرجوش لہجہ میں بولا "تم ایک ہی بات کی رٹ لگائے جاتے ہو کچھ آگے بھی کہو گے یا نہیں؟ جب تک اصل حقیقت معلوم نہ ہو میں اس کے بارہ میں کیا رائے دے سکتا ہوں؟"

"نہیں" کیپر نے اس پہ کہا "جو ترکیب مجھ کو بیان کرنی ہے تبھی بیان کی جا سکتی ہے کہ تم رضامندی ظاہر کرو۔ اس لئے پہلے اس سوال کا فیصلہ ہونا چاہئے کیا تم میرے برخلاف قانونی چارہ جوئی کرنا چاہتے ہو یا میرے ساتھ مل کر کام کرنا؟"

"کتنے عجیب آدمی ہو" جارج نے پیچ و تاب کھاتے ہوئے کہا "جب مجھ کو سرے سے تمہارے دل کے حالات معلوم ہی نہیں تو میں کوئی رائے کیسے ظاہر کر سکتا ہوں۔ کیا تم مجھے غیب دان تصور کرتے ہو؟"

اس کے بعد کیپر قریباً ایک منٹ چپ رہا مگر جارج نے دیکھا اب اس کی آنکھوں میں ایک نئی طرح کی چمک پائی جاتی تھی پھر ایک مرتبہ اس نے دونو گلاس پر کئے اور جارج سے کہنے لگا

"اسے پی لو۔ یہ گرے ہوئے حوصلوں کو استوار کرنے والی اکسیر ہے" پھر جب جارج نے نیم بے خبری کی سی حالت میں اس کی تعمیل کی اور کیپر اپنا گلاس بھی ختم کر چکا تو آہستہ سے رازدارانہ لہجہ میں کہنے لگا "عنقریب بائیس ہزار پونڈ کی رقم میرے ہاتھ آنی ہے بس اس کے ملنے کی دیر ہے پھر ہم دونو کی مشکلات کا خاتمہ ہو جائے گا"

باب ۱۲۔

ترکیب

جارج کی آنکھیں فرطِ حیرت سے کشادہ ہو گئیں رکتے ہوئے بولا

"کیا کہتے ہو! بائیس ہزار پونڈ؟"

"ہاں یہی میں نے کہا تھا"

"پھر ان کے پانے میں دقت کیا ہے؟"

"وہی جو تمہیں درپیش تھی" کیپر نے جواب دیا "یہ ورثہ کی رقم ہے ایک بہت بڈھا اور ضعیف آدمی قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے ادھر اس کی زندگی کا چراغ گل ہوا ادھر یہ دولت ہمارے ہاتھ آئی۔ اور اگر تم اس پر بھی مطمئن نہیں ہو تو میں اس معاملہ کو اور زیادہ صاف کئے دیتا ہوں میرا اشارہ اپنے ماموں بیتھیو بربابی

کی طرف ہے"

"میرے خدا! ... کیا کہتے ہو؟ کیا اس کی دولت کے وارث تم ہو!"

"ہاں میرے سوا اب اس خاندان میں اور کوئی نہیں جب تک جائس زندہ تھی ورثہ اس کے نام تھا۔ لیکن اس کی مرگ ناگہانی کے بعد ماموں نے نیا وصیت نامہ لکھ کر سب کچھ میرے نام کر دیا"

"اور وہ وصیت نامہ کس نے لکھا تھا... تم نے؟"

"احمق پن کی باتیں نہ کرو میں کیوں لکھنے بیٹھتا؟ بہرحال میں نے وہ دستاویزات آنکھوں سے دیکھی ہے اور تم کو یقین دلاتا ہوں کہ سرکاری ٹیکس وغیرہ ادا کرنے کے بعد بائیس ہزار پونڈ کی خالص رقم میرے قبضہ میں آئے گی جیسے ہی وہ ہاتھ آئی میں نصف تمہیں دے دونگا جس کے معنی یہ ہوئے کہ تمہارے آٹھ ہزار پونڈ پر تین ہزار اور بطور سود ادا کر دوں گا"

جارج اس بیان کو سن کر گہری سوچ میں پڑ گیا لیکن اس کے بعد یکایک کہنے لگا "یہ تم کس طرح کی باتیں کرتے ہو۔ بائیس ہزار پونڈ خدا جانے کب تم کو ملیں۔ برنابی اس میں شک نہیں بڈھا اور کمزور ہے لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ ابھی اس کی زندگی کب تک باقی ہے۔ مجھ کو ضرورت آج ہے اور تم برسوں کے وعدے کرتے ہو"

کیمپر نے اور بھی زیادہ عجیب نظروں سے اس کی طرف دیکھا

پھر معنی خیز لہجہ میں بولا "یہ سچ ہے۔ نہیں کہہ سکتے وہ کب تک جیتا رہے لیکن" ذرا رک کر "یہ بھی عین ممکن ہے کہ وہ چند روز کے عرصہ میں انتقال کر جائے"

"کیا مطلب ...؟"

"میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں اسکی صحت اچھی نہیں۔ بڈھا اور کمزور تھا ہی غم نے اور زیادہ نڈھال کر دیا اس لئے جب کبھی اس کی موت واقع ہو کسی کو تعجب نہ ہوگا"

جارج کو اپنے دماغ کے اندھیرے میں ایک نئی چمک پیدا ہوتی معلوم ہوئی۔ کرسی پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھ کر بولا "کیا کہتے ہو تم ؟ ... کیا کہنا چاہتے ہو تم! میں اس کا مطلب کچھ اور سمجھنے لگا ہوں"

"حالانکہ مطلب اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ اس کی موت اتفاقیہ کسی وقت واقعہ ہو سکتی ہے"

"پھر کہنا اتفاقیہ!" جارج نے پرجوش لہجہ میں کہا "میں تو اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ تم کسی طرح اس کو ہلاک کر کے پیش از وقت اس کی دولت پر قبضہ کرنا اور مجھے اس جرم قتل کا شریک بنانا چاہتے ہو"

مکہ کیبر نے صورت انکار سر ہلایا اور بولا "تم کیا بچوں کی سی باتیں کہتے ہو اگر اسے قتل کیا جائے تو ظاہر ہے اس کا روپیہ نہ مجھے مل سکتا ہے نہ تم کو۔ مگر جیسا میں نے پیشتر کہا تھا ایسے آدمی کی حالت میں موت کسی وقت بھی اتفاقیہ واقع ہو سکتی ہے

اور وہ اس قدر فوری ہوگی کہ سب لوگ یہی سمجھیں گے کوئی حادثہ پیش آیا تھا"

جارج کے سینے میں دبی ہوئی آتش انتقام پھر بھڑک اٹھی تھی غصہ میں بھر کر بولا "او سنگدل بے رحم۔ تو اس مردِ ضعیف کو ہلاک کیا چاہتا ہے اور تیری نیت یہ ہے کہ میں اس جرم میں تیرا ساتھ دوں"؟ وہ گھبرا کر کرسی سے اٹھا "ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!" پھر دروازہ کے پاس پہنچکر اس نے پیچھے کی طرف منہ کیا اور کہا "میں نے تمہاری باتیں ضرورت سے زیادہ سنیں۔ لیکن اب جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں اس کو بھی کان کھول کر سن لو اگر بڈھے برنابی کو کسی طرح کا حادثہ پیش آیا تو میں فوراً جاکر پولیس میں خبر کردوں گا بے شک میں نیکی کا فرشتہ نہیں لیکن تجھ سا شقی القلب شیطان بھی نہیں ہوں"

ادھر کیپر بھی اٹھ کر کھڑا ہوگیا تھا "بہت اچھا" اس نے جواب میں کہا "اب جس طرح تمہاری مرضی ہو کرنا۔ میں انتظار کروں گا۔ ماموں کی زندگی ایک دو سال کی بات ہے میں تب تک انتظار کر لوں گا"

"خیر یہ تو تمہارا کام ہے انتظار کرنا یا نہ کرنا" جارج نے جواب دیا "برنابی کے انتقال پر میں اپنے حصے کا روپیہ ضرور تم سے وصول کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے تمہیں جیل کی ہوا بھی کھانی پڑے گی"

کیپر نے ایک زوردار استہزائی قہقہہ لگایا پھر کہنے لگا "جیسا تمہاری عقل رہبری کرتی ہے کرو لیکن اگر بعد میں ہاتھ ملتے رہ گئے تو مجھ کو الزام نہ دینا"

مگر جارج زیادہ سننے کے لئے نہ ٹھہرا زور سے دروازہ بند کر کے دوڑتا ہوا سیڑھیوں سے اترا اور اپنی کار پر سوار ہو کر اس تیزی رفتار سے گھر کی طرف روانہ ہوا گویا شیطان اس کے پیچھے لگا تھا اس حبو ٹے بد باطن ناہنجار شخص کی باتوں سے اس کو بے حد طیش آرہا تھا اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ سب سے پہلا کام جو میں کروں گا اس موذی کو جیل بھجوانے کا ہو گا رات گزر جانے دو صبح میرا سب سے پہلا کام اس کے جرم کی اطلاع پولیس کو دینا ہو گا بلکہ اس کمبخت نے جو منصوبہ غریب بربنابلی کے برخلاف سوچا ہے میں اس کا ذکر بھی ضرور اپنے دوست افسر پولیس سے کر دوں گا ...“

کتاب سوم ختم ہوئی

کتاب چہارم

طالب زر

کون دنیا میں پرستارِ ہوس ۔ ہے نہیں کہئے بھلا ؟
یاں تو مومن بھی ہے پہنے ہوئے زنارِ ہوس ۔ ذکر کافر کا ہو کیا ! خونی عاشق (ناٹک)

خلق مست آرزو و بند و ہوا
زاں پذیرا اند کذب و حیلہ را
ہر کہ خود را از ہوا خود باز کرد
جان خود را آشنائے راز کرد ۔ مثنوی

ظفر جہاں میں نہ ہو کوئی مفسدہ پیدا
نہ ہو زمین و زن و زر اگر فساد کی جڑ ظفر

باب ۱۰

دبدھا

وقت میں خدا نے عجب تاثیر رکھی ہے اس کے زیر اثر آدمی کے خیالات حیرت انگیز تبدیلیاں اختیار کر لیتے ہیں چنانچہ ایک رات کے عرصہ نے جارج کے جوش کو بڑی حد تک ٹھنڈا کر دیا صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو سوچنے لگا بالفرض میں پولیس کے پاس جاکر کیپر کے برخلاف رپٹ دے دوں تو اس سے اس کی سزا یابی کے سوا میرے لئے فائدہ کی صورت کیا ہوگی؟ کچھ بھی نہیں! اس کے بعد دن بھر وہ سوال کے اس پہلو پر غور کرتا رہا کہ اسے کیپر کے متعلق کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے مگر جتنا زیادہ اس نے اس پر غور کیا اتنا ہی اس نتیجے پر پہنچا کہ معاملہ کو پولیس کے ہاتھوں تک پہنچانا بے سود اور لاحاصل ہے

کیپر کے برخلاف اس کو بے شک غم وغصہ تھا اور وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اس رہزن عیش و راحت کے ساتھ جتنی سختی کی جائے تھوڑی ہے لیکن اس سے بہت زیادہ اہمیت رکھنے والا معاملہ خود اس کی ذات کا تھا۔ روپیہ ہاتھ نہ آنے سے اسکی زندگی بہر حال تباہ و برباد ہو جائے گی

اس نے اپنے قرضوں کا شمار کیا ڈیڑھ سو پونڈ کے قریب

چھوٹی چھوٹی رقمیں قابل ادا باقی تھیں اتنا ہی روپیہ یہودی ابراہام کا اس پر آتا تھا جسے وہ خالہ کی چھوڑی ہوئی دولت کی دستیابی کی امید پر کوٹھی کی آرائش اور مرمت پر صرف کر چکا تھا اور اب چونکہ حالات اس کی اجازت نہ دیتے تھے کہ وہ ابراہام والوں سے کوٹھی خرید سکے اس لئے وہ لوگ اس کو دوبارہ فروخت کرنے پر مجبور ہوں گے اس میں بہت نہ سہی ایک سو پونڈ کے قریب گھاٹا پڑنا ہر طرح قرین قیاس تھا ان کو کیا پڑی تھی اپنا روپیہ لمبے عرصہ کے لئے کوٹھی میں اٹھائے رکھیں اور کسی اچھے گاہک کا انتظار کریں غرض سب ملا کر چار سو پونڈ کے قریب یوں اس کے ذمہ آتے تھے اور ابھی تینسی کے گذارہ کا سوال باقی تھا اس کے اخراجات کہاں سے پورے کئے جائینگے؟

اب جو اوقات فرصت میں جارج کو اپنے حال و مستقبل پر غور کرنے کا موقعہ ملا تو کیپر کو سزا دلانے کے سوال کی اہمیت رفتہ رفتہ گھٹنی شروع ہوگئی بڑی ضرورت تو کہیں سے روپیہ حاصل کرنے کی تھی۔ انتقام کا مسئلہ بعد کو طے ہو سکتا تھا

اس دن سہ پہر کو وہ جب چڑیا گھر کا گشت کر رہا تھا اس نے پروفیسر برنالی کو اس مقام کے آس پاس پھرتے دیکھا جہاں سانپ رکھے رہتے تھے اور وہ اس کی بدلی ہوئی صورت دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا۔ کچھ شک نہیں بیٹی کی سانحی موت نے اس کی زندگی کی بنیادوں کو بالکل ہی متزلزل کر دیا تھا اب وہ یقینی طور پر وادی انحطاط پر قدم اٹھاتا چلا جاتا تھا جارج

یہ سوچ کر حیران ہُوا کہ جس صورت میں کمیٹی نے وہ اجازت جو اس شخص کو سانپوں کا زہر حاصل کرنے کے بارہ میں دے رکھی تھی واپس لے لی ہے تو پھر یہ اس جگہ کیا کرتا پھر رہا ہے بالفرض وہ کبھی غلطی سے کسی سانپ پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت کر بیٹھا تو کوئی نہ کوئی خطرناک حادثہ لازمی طور پر پیش آئے گا

خیال کے آتے ہی کیپر کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ اس کو یاد آ گئے۔ اس نے بھی پروفیسر برنالی کے متعلق کسی حادثے کا ہی ذکر کیا تھا۔ کچھ شک نہیں اپنی موجودہ حالت میں جبکہ بدنصیب پروفیسر پادہ رکاب بیٹھا تھا اس کی حالت غائت درجہ قابل رحم تھی اب وہ زندگی کی خوشیوں سے بہرہ اندوز نہ ہو سکتا تھا البتہ اپنی موجودہ حالت میں دوسروں کے لئے خطرات پیدا کرنے کا ذریعہ بے شک تھا بالفرض ایسے آدمی کو کسی طرح کا حادثہ پیش آئے اور اس کی موت بلا تکلیف واقع ہو...

خیال کے آتے ہی جارج نے اپنے آپ کو ملامت کرنی شروع کی سوچنے لگا میرے خدا یہ میں کن خیالات کو دل میں جگہ دینے لگا ہوں۔ اس کا نام قانون کی اصطلاح میں حادثہ نہیں قتل ہے بشکریہ ہے میں جرم قتل کا مرتکب یا اس کی سازش کا شریک نہیں ہوں...

پھر اس کو خیال آیا آخر وہ کونسی تجویز ہے جو کیپر نے اپنے دل میں سوچ رکھی ہے اور وہ کس طرح کا حادثہ ہوگا جو اس سالخوردہ بڈھے کو پیش آ سکتا ہے اپنی موجودہ حالت میں نہ جانے وہ کتنی لمبی اور تکلیف دہ بیماری بھگتنے پر مجبور رہو۔

اس کے مقابلہ میں اگر اس کی موت دفعتاً اور بالکلیت واقع ہو جائے تو اس میں برائی کیا ہے۔۔۔؟

اور بیونالی کے مرنے سے خود اس کو کتنا عظیم فائدہ حاصل ہو سکتا تھا اس تباہی اور بربادی سے بچنے کا یہ اس کی آنکھوں کے سامنے پھر رہی تھی اب یہی ایک ذریعہ باقی تھا۔ اسی طریقہ پر نیتھی کے لئے آرام و آسائش کے سامان پیدا کئے جا سکتے تھے اسی طریقہ پر اس کی اپنی زندگی قابل بسر ہو سکتی تھی۔

ان دو صورتوں کو دیکھ کر جو اس وقت اس کی نظروں کے سامنے پھر رہی تھیں جارج کی پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ نکل آیا بہت سوچنے پر بھی اس کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کونسی راہ اختیار کرے؟ اس حق و باطل کی جنگ میں وہ اول الذکر کو ہی اپنا مددگار بنانا چاہتا تھا لیکن اگر دونوں صورتیں خرابی پیدا کرنے کا ذریعہ ہوں تو پھر حق کی پیروی کی صورت کہاں رہی؟ اب سوچنے کی بات یہ تھی کہ ان دو خرابیوں میں کمتر کونسی ہے؟ جو کمتر نظر آئے وہ اس پر عمل کرنا چاہتا تھا

دوسری رات اسی دبدھا میں گذری کہ اس کا طریق کار کیا ہونا چاہئے اتنا وہ بہرحال طے کر چکا تھا کہ وہ کسی واردات قتل کا شریک بننا منظور نہ کرے گا لیکن کیپر تو یہی کہتا تھا کہ ایک حادثہ اتفاقیہ پیش آئے گا اس صورت میں وہ جانے اور اس کی ذمہ داریاں ہم کا یعنی جارج کا کیا بگڑ سکتا تھا۔ لیکن اتنا بہرحال معلوم ہونا چاہئے کہ کیپر کی سوچی ہوئی تجویز کیا ہے اگر اس کی اپنی ذات کا پیش آنے والے

حادثہ سے کوئی تعلق نہ ہو تو اس کی بلا سے کیپر خواہ کچھ کرے اسے فقط اپنے مطلب سے سروکار تھا

اگلے دن وہ ایک سرکاری ٹیلیفون بوتھ میں جو کسی علیحدہ مقام پر واقع تھا اس خیال سے گیا کہ کیپر سے دوسری ملاقات کا انتظام کرے لیکن جس وقت اس نے چونگا ہاتھ میں لیا تو دہشت کی تھرتھری بے اختیار بدن میں پھر گئی اس کی نظروں کے سامنے جرم اور اس کے عواقب کا بھیانک نظارہ پھر گیا اس نے اپنے آپ کو یہ کہہ کر تسلی دینی چاہی کہ میں کچھ کہتا تو نہیں چاہتا صرف دریافت حال کی خواہش ہے کیپر سے اس کی تجویز پوچھ لی جائے تو اس میں حرج ہی کیا ہے ؟ لیکن دل نہ جانتا تھا ضمیر یہی کہتا تھا کہ یہ دریافت حال کا سوال نہیں تیری زندگانی کے انقلاب کا سوال ہے جو فیصلہ تو کرنے لگا ہے وہ تیری زیست پر اثر ڈالے گا یاد رکھ جو کچھ تو اب کہنے لگا ہے تیرے لئے بعد کو اس سے پیچھے ہٹنا غیر ممکن ہو جائے گا ۔۔

بچپن ہی سے اس نے پختہ مذہبی تربیت حاصل کی تھی اس لئے چھوٹی عمر میں جو خیالات ذہن نشین ہو چکے تھے وہ اب بھی اس کے ارادوں پر اثر انداز ہوتے تھے وہ اپنے آپ کو بہت سمجھاتا کہ مذہبی ڈھکوسلے سب فضول ہیں لیکن برسوں کے اثرات منٹوں میں زائل نہیں ہو سکتے بہرحال جس طرح ممکن ہوا اس نے اپنے آپ پر قابو پانے کی کوشش کی اور کیپر کو فون پر مخاطب کر کے اگلی رات کے لئے ملاقات کا وقت مقرر کیا

باب - ۴

صرف چار باتیں

وہ دن جارج نے گہرے اضطراب میں گزارا بارہا اس کے ارادے کمزور ہونے لگتے تاہم وہ سعی عظیم سے کام لیکر ان کمزوریوں پر آخر کار غالب آ گیا چنانچہ شام کے کھانے سے فارغ ہو کر وہ پھر ایک بار کرایہ کی موٹر پر قصبہ پر سہم گیا مگر دل میں یہ بات طے کر کے گیا کہ کیپر کی پیش کردہ تجویز سننے میں کچھ ہرج نہیں۔ اسے معلوم کرنے کے بعد ہی اس بات کا بہتر فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ اس کا صحیح طریق عمل کیا ہونا چاہیے اگر کوئی بھی قابل اعتراض پہلو اس کو نظر آیا تو وہ لازمی طور پر نہ کر دے گا

کیپر نے رسمی طور پر اس کی تقدیم کی اور دروازہ کھولتے ہوئے کہا "اچھا ہوا تم آ گئے میری تجویز شاید تم کو پسند ہو یا نہ ہو بہر حال اس کو سننے اور اس پر غور کرنے میں کچھ حرج نہیں۔ ہماری موجودہ حالتیں اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ ہم اپنے بچاؤ کا کوئی پہلو نظر انداز نہ کریں"

اس کے بعد وہ اسے سابق کی طرح بالاخانہ پر لے گیا اور سابق ہی کی طرح وسکی اور سوڈا پاس رکھ لیا پھر دونوں گلاس پر کر کے اس نے کہنا شروع کیا "دیکھو میں یہ نہیں کہتا کہ ہمیں نیکی یا بدی میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہے ہرگز نہیں۔ مجھ کو دونوں طرف برائی ہی برائی نظر آتی ہے۔ دیکھو ناصر

یہ ہے کہ ان دو میں کمتر کونسی ہے تاکہ ہم اس پر عمل کر سکیں"
چونکہ جارج کے اپنے دل میں ایسے ہی خیالات گذر چکے تھے
اس لیئے کیپر کی بات اسے بہت پسند آئی اور یہ امر واقعہ ہے کہ
اس کی گفتگو سن کر اس کے سابقہ معاندانہ رویہ میں بھاری تبدیلی
ہو گئی
کہنے لگا "خیر اس تمہید سے کیا حاصل۔ جو بات ہے کہہ ڈالو"
"میں ایسا کرنے کو تیار ہوں" کیپر نے جواب دیا "اپنی سوچی
ہوئی تجویز تم پر ظاہر کر کے میں تمہاری ذات پر پورا بھروسہ کرتا
ہوں اور اس بات سے نہیں ڈرتا کہ تم اس کا ذکر کسی اور سے
کر کے مجھ کو مبتلا ئے مصیبت کرنے کی کوشش کروگے اتنا اور
میں تمکو بتا سکتا ہوں کہ میری سوچی ہوئی اس تجویز میں ننانویں
فیصدی خطرہ میری اپنی ذات کے لئے ہے اب اس میں سب
کچھ آ گیا"
"کہتے چلو میں سنتا ہوں"
"اچھا تو میری اس تجویز کے سلسلہ میں فقط چار کام ایسے
ہیں جو تمہیں کرنے پڑیں گے" کیپر نے تقریر کرتے ہوئے کہا
"بس چار سے زیادہ کچھ نہیں"
"یعنی کیا کیا؟"
"ایک یہ کہ جس طریقہ پر میں بتاؤں گا تمہیں ظاہر کرنا ہوگا کہ
تمہاری کنجیوں کا گچھا کھو یا گیا اور بعد ازاں مل گیا تھا دوسری
بات یہ کہ تمہیں کسی سانپ کا زہر حاصل کر کے میرے پاس بھیجنا

ہوگا اگر بچھو نے سانپ کا ہو تو زیادہ بہتر ہے تیسرا کام یہ کہ جس سانپ کا زہر بھیجو گے اسی قسم کا ایک سانپ خواہ وہ پاکوٹی اور چڑیا گھر کے پنجرہ سے نکال کر اسے پانی میں ڈبو دینا اور چوتھی یعنی آخری بات یہ کہ نکالے ہوئے زہر کے ساتھ وہ مردہ سانپ بھی میرے پاس بھیج دینا بس ختم!

جارج حیرت آمیز نظروں سے اس کے منہ کو تکنے لگا پھر بولا "اس سے فائدہ کیا ہوا؟"

"جو کچھ ہوگا وہ تم اپنے آپ دیکھ لوگے۔ لیکن تمہاری بہتر اور سلامتی اس میں ہے کہ ان چھپی باتوں کو کریدنے کی کوشش نہ کرو جس دن تم میری ان ہدایتوں پر عمل کرو گے اس سے اگلی رات سن لینا کہ ماموں کو سانپ نے ڈس لیا اور ان کی موت واقع ہوگئی"

جارج نے بے صبری کا اشارہ کیا اور بولا "تم بھیا احمق آدمی ہو ایک طرف کہتے ہو میں سانپ کو پانی میں ڈبو کر اسے مردہ حالت میں تمہارے پاس بھیجوں پھر وہ ڈسے گا کیسے؟"

"یہ سوال پوچھنے کا نہیں اور نہ میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ بے خبری کی حالت میں آدمی اپنے آپکو ہمیشہ زیادہ معصوم تصور کر سکتا ہے"

لیکن جارج کا اطمینان نہ ہوا کیپر کی بیان کردہ تجویز گو بظاہر اس کے اپنے حق میں خطرناک نہ تھی تاہم بھیانک ضرور تھی اس کو معلوم تھا کہ سانپ کا زہر جس کے بدن میں سرایت

کہ سے ہر چند وہ آناً فاناً مرجاتا ہے لیکن بعض اوقات اسکی موت نہایت تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے پس وہ کسی حال میں کیپر کی اس تجویز پر رضامند نہ ہو سکتا تھا

"بس رہنے دو" اس نے پریشانی کے لہجہ میں کہا "میں تمہاری اس تجویز کو نہ صرف ناپسند کرتا بلکہ سخت قابل نفرت قرار دیتا ہوں اور اس سے کسی طرح کا واسطہ رکھنا منظور نہیں کر سکتا"

"تم جانو" کیپر نے بے پرواہی کے لہجہ میں کہا "تاہم اتنا سوچ لو کہ تمہارے برخلاف کسی طرح کا شبہ کسی حال میں نہ ہوگا فی الحقیقت ہر شخص یہی سمجھے گا کہ ماموں پر جو نئی پابندیاں حصول زہر کے معاملہ میں لگائی گئی تھیں ان سے تنگ آکر انہوں نے تجربہ کے لئے ایک سانپ پنجرہ سے نکالا اور اس کو مکان پر لے گئے مگر اپنی کمزوری کی وجہ سے قابو میں نہ رکھ سکے اس سانپ نے ان کو ڈس لیا اور وہ مر گئے"

مگر جارج نے پھر بھی صورت انکار سر ہلایا اور کہنے لگا "کچھ ہو ہمارے ملک کی بڑی کائیاں پولیس ہے ذرا سا شک بھی ہو گیا تو سارا کھوج لگا لے گی"

"چلو اچھا مان لیا تمہارا اندیشہ صحیح ہے لیکن اگر پولیس کو شک ہو بھی جائے تو تمہارا کیا بگڑے گا؟ اول تو میں ایسا انتظام کر دوں گا کہ تم اس بارہ میں اپنی بے گناہی ثابت کرنے کو موقعہ پر عدم موجودگی ثابت کر سکو دوسری بات یہ کہ برنابی کی موت سے چونکہ تمہیں کسی طرح کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا اس

لئے پولیس یوں بھی تم پر شک نہ کرے گی رہ گیا تمہاری خالہ کے چھوڑے ہوئے ورثہ کا روپیہ تو اس کے متعلق کسی راز کو ظاہر کرنے کی حاجت ہی پیش نہ آئے گی کیونکہ ماموں کے مرنے کے کچھ عرصہ بعد ان کی چھوڑی ہوئی دولت مجھ کو مل جائے گی جو میں اس بہانے تمہارے حوالے کر دوں گا کہ تمہاری خالہ کی چھوڑی ہوئی دولت ہے"

"لیکن اس کے لئے نہ جانے کب تک انتظار کرنا پڑے حالانکہ میری ضرورتیں فوری ہیں"

"اس کے لئے بھی فکر مند ہونے کی حاجت نہیں۔ ماموں کے مرتے ہی میں اپنے ورثہ کی بنا پر تین چار ہزار کی رقم قرض لے لوں گا اور اس کا نصف تمہیں دے دوں گا"

"لیکن بالفرض تم پر شک کیا جائے اور پولیس اس بات کا کھوج لگا لے کہ ہم نے مل کر سازش کی تھی..."

"مجھ پر شبہ یوں نہیں ہو گا کہ گو میں ورثہ کا مالک ہوں لیکن میرے لئے سانپ یا اس کا زہر حاصل کرنا ممکن نہیں"

"مسٹر صاحب یہ بات اس طرح طے نہ ہو گی" جارج نے آخر کار کہا "میں تمہاری سوچی ہوئی تجویز کی پوری تفصیل سننا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد ہی کوئی رائے ظاہر کر سکوں گا"

مگر کیپر نے یہ کہہ کر انکار کیا کہ "بے خبری اگر حقیقی ہو تو زیادہ پر یقین ہوتی ہے میں نے جو کچھ بیان کرنا تھا کر چکا اس سے زیادہ کچھ نہ کہوں گا"

جارج گہری فکر میں پڑ گیا کیپر کی بتائی ہوئی ترکیب کم از کم اس کی اپنی ذات کے لئے کسی پہلو سے خطرناک نہ تھی اگر یہ راز ظاہر نہ ہو کہ کیپر نے اس کے ورثہ کو اپنے طور پر صرف کر لیا تھا اور ایلما پر اس راز کے انکشاف کی کوئی صورت بھی ممکن نہ تھی تو پھر پولیس کسی حال میں اس پر شک نہ کر سکتی تھی پھر ایک بڑی بات یہ کہ برنابی کی موت میں اس کا دخل مطلق نہ ہوگا بلکہ اس کو معلوم تک نہ ہوگا کہ اس کی موت کس طرح واقع ہوئی اگر وہی چار باتیں جو کیپر نے اس کو بتائی تھیں اس کے ذمہ آتی ہیں تو پھر اس کے لیے خطرہ کا کوئی امکان ہی نہ تھا۔

لیکن بالفرض وہ اس تجویز پر عمل کرنے سے انکار کر دے... تو نتیجہ کیا نکلے گا؟ تباہی۔ بربادی۔ اور عمر بھر کی بدنامی! نینسی الگ ہاتھ سے جاتی رہے گی اور جو مصیبتیں اس غریب کو پیش آئیں گی ان سب کی ذمہ داری اس کے اپنے سر پر ہوگی آخری بات یہ کہ ملازمت بھی جاتی رہے گی اور گزارہ کی کوئی صورت ہی باقی نہ رہے گی۔

بے شک دو برائیاں اس کی نظر کے سامنے تھیں دونوں قابل نفرت اور تاثت درجہ بھیانک۔ لیکن ان دو میں کم تر کونسی تھی؟...

جارج نے کچھ کہنے کی غرض سے بولنا شروع کیا "دیکھو تم اپنی حفاظت کے لئے تو مجھ کو ایک الجھن میں پھنسانے کی کوشش کرتے ہو لیکن میں پوچھتا ہوں میری اپنی حفاظت کا انتظام کیا

ہوگا؟ بالفرض تمہارے سر پہ مصیبت آئے تو کیا عین ممکن نہیں کہ تمہیں میرے برخلاف شہادت دینے کو تیار ہو جاؤ۔۔۔ دیکھو یہ سوال میں صرف کاروباری نقطۂ خیال سے پوچھتا ہوں اس میں برا ماننے کی کوئی بات نہیں"

کیپر مسکرایا صاف نظر آنے لگا تھا کہ آخر فتح اس کی ہو گئی پہلے کی نسبت زیادہ خوشگوار لہجہ میں کہنے لگا "اس کا جواب بہت مشکل نہیں چار پہلو قابل غور ہیں اول یہ کہ تم میرے برخلاف کچھ نہ کہہ سکو گے کیونکہ زہر اور سانپ کی بہم رسانی تم نے کی ہوگی دوم یہ کہ میں تمہارے برخلاف کچھ نہ کر سکوں گا کیونکہ تمہاری بھیجی ہوئی چیزوں سے کام لیکر خود میں نے ہی برنالی کو ہلاک کرنا ہے پس اگر ہم میں سے کسی نے زبان کھولی تو خود اپنے آپ کو مبتلائے مصیبت کرنے کا سامان پیدا ہوگا دو باتیں تو یہ ہوئیں تیسری یہ کہ میں تمہارا قرضہ ادا کرنے سے انکار نہیں کر سکتا کیونکہ اس صورت میں تم جس وقت بھی چاہو میرے برخلاف خیانت مجرمانہ کی کاروائی عمل میں لا سکتے ہو اور چوتھا یعنی آخری پہلو یہ ہے کہ تم مجھ سے زیادہ مانگ بھی نہیں سکتے کیونکہ صحیح رقم کاغذات میں درج ہے اس کے معنی یہ ہوئے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے فائدہ کی خاطر دوسرے کی حفاظت کرتا رہے گا یہ سچ ہے کہ میں نے جو اڑھائی ہزار پونڈ فالتو دینے کا وعدہ کیا ہے اس کے متعلق تمہارے پاس کوئی ضمانت نہیں تاہم میں پھر اقرار کرتا ہوں کہ یہ رقم

ضرور تمہیں دونگا"

"خیر اس کے متعلق تو مجھے کوئی تشویش بھی نہیں ہے" جارج نے اقرار کیا

کیپر نے تھوڑی سی وسکی اور ڈالی پھر میز پہ آگے جھک کر کہنے لگا "بس تو سب کچھ طے ہو گیا اب تفصیلات سن لو۔ سب سے پہلا سوال تمہاری کنجیاں گم ہونے کا ہے مجھ کو معلوم ہے ایک چھوٹا سا دروازہ تمہارے مکان سے ایک طرف جانے کے لئے بنا ہے پس میں چاہتا ہوں کہ..."

مگر ان حالات کو اس جگہ بیان کرنے کی حاجت نہیں جو ان دونو میں طے ہوئے مختصر یہ کہ جب آدھی رات کے بعد جارج کیپر سے رخصت ہوا تو اس کے ساتھ شریک سازش ہونے کا مصمم ارادہ کر چکا تھا

باب ۔ ۳

پہلا قدم

مکان پہ پہنچا تو دماغ میں چکر آ رہے تھے کبھی وہ اپنے جی کو حوصلہ دینے کی کوشش کرتا اور کبھی اس بات پہ کہ اس نے کمزوری کے بس ہو کر ایک ایسے خطرناک فعل کی شرکت منظور کی ہے اپنے آپ کو ملامت کرنے لگ جاتا...

لیکن پیچھے ہٹنے کی صورت میں تباہی کی جو بھیانک تصویر

نظر آتی تھی وہ از سر نو اس کے حوصلہ کو استوار کر دیتی
آخر کار اس نے عمل کا ارادہ کر لیا اور وہ بھی جس قدر جلد ممکن ہو...
سب سے پہلا کام کنجیاں گم کرنے کا تھا جارج کے پاس ایک ہی چھلے میں لگی ہوئی گھر کی۔ دفتر کی۔ دفتر کی تجوری اور میز کی۔ اور چڑیا گھر کے بعض خاص حصوں کی کنجیاں تھیں ایک بڑے پھاٹک میں لگتی تھی دوسری اس بغلی دروازہ میں جدھر سے برنابی کے مکان کو رستہ گیا تھا اور تین خاص کنجیاں ایسی تھیں جن سے زو کے سارے حیوانات کے پنجرے کھولے اور بند کئے جا سکتے تھے سب چھوٹی چھوٹی کنجیاں تھیں اس نے ان کو پاس رکھنے میں کوئی بوجھ معلوم نہ ہوتا تھا کیپر نے تفصیلات بیان کرتے ہوئے ان کنجیوں کے متعلق چند ضروری سوالات جارج سے پوچھ لئے تھے اور وہ اس کے جواب سے ہر طرح مطمئن ہو گیا تھا
دوسرے دن جارج نے اس بغلی دروازہ کو کھولنے کا بہانہ پیدا کر لیا اور وہ اس طرح کہ دفتر والوں سے بیان کیا اس کا ایک دوست رچرڈ مارننگٹن جو تصویر کشی کرتا اور برنابی کے مکان کے قریب رہتا تھا بیمار ہے اس کے گھر جانے کا نزدیکی رستہ اسی بغلی دروازہ سے تھا
اس دن سہ پہر کو وہ مزاج پرسی کے بہانے اس کے مکان پر گیا اس مطلب کے لئے اس کو وہی بغلی دروازہ

کھولنا پڑا مگر ایسا کرتے ہوئے اس نے کنجیوں کا گچھا قصداً وہیں لٹکتا رہنے دیا

قریباً آدھ گھنٹہ بعد وہ جب دفتر میں آکر بیٹھا اور کسی ضرورت سے تجوری کھولنی پڑی تو اس نے کنجیوں کی تلاش میں کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اس کو معلوم تھا کہ کنجیاں دروازہ کے قفل میں لٹکتی چھوڑ آیا ہے لیکن چونکہ نمائش ضروری تھی اس لئے اس نے ایک ایک کر کے ساری جیبیں تلاش کیں ادھر ادھر دیکھا اس کے بعد اس عورت کو جو سیکرٹری کا فرض سرانجام دیتی تھی گھنٹی بجا کر بلایا

"مس جیب ورتھ میں نہ جانے اپنی کنجیاں کہاں رکھ کر بھول گیا" اس نے اس سے کہا "آپ نے تو نہیں دیکھیں"؟

عورت ہمیشہ کی طرح مشکوک نظروں سے اس کے منہ کو تکنے لگی پھر بولی "میں بھلا کہاں دیکھتی لیکن اپنے حافظہ پر زور ڈالئے کہ سوچئے آخری مرتبہ کب آپ نے ان کو استعمال کیا تھا"؟

جارج مسکرایا پھر کہنے لگا "صرف اتنا یاد ہے لنچ کھانے سے پہلے کنجیاں میرے پاس تھیں کیونکہ میں نے اس وقت تجوری کھولی اور بند کی تھی پھر یاد نہیں میں انہیں کہاں رکھ بیٹھا"

"شاید کسی مقام پر گر گئی ہوں گی" عورت نے جواب دیا "کسی آدمی سے کہئے ادھر ادھر تلاش کر کے دیکھ لے"

"یہی معلوم ہوتا ہے وہ کہیں گر گئی ہیں۔ ذرا ٹیلر کو بلوا دیجئے میں اس سے کہتا ہوں ان کو تلاش کر کے خبر دے"

اس کے تھوڑی دیر بعد ایک دراز قد آدمی نیلی وردی پہنے حاضر ہوا یہ چڑیا خانہ کا ہیڈ رینجر تھا اور اس کا کام یہ تھا کہ پبلک کے جو آدمی سیر کے لئے آئیں ان کا پورا خیال رکھے تاکہ وہ باغ کے پودوں اور پھولوں کی کیاریوں کو خراب نہ کریں

جارج اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا "شیلہ میری کنجیوں کا گچھا کہیں گر گیا سب ملا کر آٹھ کنجیاں تھیں ذرا تلاش کر کے تو دیکھنا"

"بہت اچھا لیکن کیا آپ بتا سکتے ہیں وہ کہاں گم ہوئی ہونگی؟"

"یہ بھلا مجھے معلوم ہوا ہوتا تو پھر تمہیں تکلیف دینے کی کیا حاجت تھی" جارج نے مسکراتے ہوئے جواب دیا "دیکھو شاید میدان میں گر گئی ہوں یا کہیں اور ہوں۔۔"

شیلہ تعمیل کا وعدہ کر کے رخصت ہو گیا اور جارج نے بظاہر اس سوال پر زیادہ توجہ نہ دیتے ہوئے دفتر کا کام جاری رکھا اس کو سب سے زیادہ اندیشہ مس ہیپ ورتھ کی طرف سے لگا رہتا تھا چنانچہ اب بھی یہ ڈر تھا کہیں اس کے دل میں کسی طرح کا شبہ پیدا نہ ہو جائے

اس کے قریباً آدھا گھنٹہ بعد شیلہ پھر حاضر ہوا مگر اب کی مرتبہ کنجیوں کا گچھا اس کے ہاتھ میں تھا کہنے لگا "لیجئے بغلی دروازہ میں لٹکتا ہوا ملا ہے"

"اوہو!" جارج نے پریشانی کے لہجہ میں کہا "نہ جانے میرے دماغ کو کیا ہوتا جا رہا ہے بے شک میں نے مارننگٹن کے مکان کی طرف جاتے ہوئے دروازہ کھولا تھا مگر بعد میں کنجیاں

نکالنا بھول گیا"

ٹیلر کے چلے جانے کے بعد جارج اپنے دل میں اس خیال سے بہت خوش ہوا کہ کیپر نے جو چار کام اس کے ذمہ ڈالے تھے ان میں سے پہلا بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ ہو گیا اگر باقی ماندہ کام بھی اسی طرح پورے ہو سکے تو اس معاملہ میں کم از کم میرے برخلاف کسی کے دل میں شبہ پیدا نہیں ہو سکتا

باب ۔ ۸

دوسرا قدم

کنجیوں کے معاملہ سے فارغ ہو چکنے کے بعد جارج نے اپنے باقی ماندہ کاموں پر غور کیا۔ تین کام قریباً ایک ساتھ ہونے والے تھے یعنی ایک سانپ کو چڑیا گھر سے نکالنا اس کا زہر حاصل کرنا بعد میں اس کو ڈبونا پھر مردہ سانپ اور اس کا زہر کیپر کے پاس بھیجنا۔ کسی نا معلوم وجہ سے کیپر نے اس بات پر زور دیا تھا کہ یہ کام منگل کی رات کو ہونا چاہیئے اور وہ بھی خاص طور پر اس منگل کی رات کو جس کی سہ پہر میں برنابی چڑیا خانہ میں گھومتا دیکھا جائے کیونکہ اس کا معمول تھا منگل ہی کی سہ پہر کو اس مقام کی طرف جاتا جہاں سانپ رکھے جاتے تھے

کنجیوں کے گم ہونے اور دوبارہ پائے جانے کا عمل جمعرات کو ہوا تھا گویا آنے منگل تک پانچ دن ضروری تیاری کے لئے

اس کے پاس تھے اس عرصہ میں وہ سب طرح لیس ہو کر تیار رہنا چاہتا تھا

اس کے تیسرے دن یعنی ہفتہ کی سہ پہر کو اسے لندن کے چڑیا خانہ میں جانا پڑا اس موقعہ پر سرکاری کام سے فارغ ہو کر وہ شہر کے حصہ ایسٹ اینڈ میں گیا جہاں متفرق سامان کی چھوٹی چھوٹی دوکانیں بکثرت ہیں اور اس جگہ سے ربڑ سول جوتے ربڑ کے دستانے کچھ اور متفرق چیزیں اور قریباً تیس فٹ لمبی مضبوط رسی خریدی جس کے ایک سرے پر اس نے دوکاندار سے کہہ کے لوہے کا ایک آنکڑا لگوا لیا اس رسی میں اس نے قریباً ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر گرہیں دیں کیونکہ رسی کی مدد سے وہ بلندی سے اترنے کا کام لینا چاہتا تھا سب سامان لے جا کر اس نے اپنے سوٹ کیس میں بند کر کے رکھ دیا

منگل کی سہ پہر آئی لیکن برنالی کسی وجہ سے نہ آسکا اسے سے جارج کو ایک ہفتہ کی مہلت اور مل گئی۔ گو امر واقعہ یہ ہے کہ اب اس کام کو شروع کرنے کے بعد وہ جلد از جلد اس کی تکمیل سے فارغ ہو جانا چاہتا تھا۔

خیر یہ ایک ہفتہ جوں توں کر کے گذرا پھر منگل کا دن آگیا اور اس روز اس نے سہ پہر کو دیکھا برنالی سانپ خانہ کے آس پاس پھر رہا تھا قریباً پاؤ گھنٹہ بعد وہ اس جگہ سے رخصت ہو گیا

جارج نے سوچا انتہائی کوشش کی رات سر پر آگئی اب

جو کچھ کرنا باقی تھا ہو گیا تو پھر کام کا باقی حصہ کیپر کے ذمہ رہ جائے گا

رات کے کھانے پر بیوی کی موجودگی میں اس نے کسی طرح کا جوش یا پریشانی ظاہر نہ ہونے دی کوئی اس کی حالت دیکھ کر یہ نہ سمجھ سکتا تھا کہ اسے کس کار عظیم کو سرانجام دینا ہے

آخر کھانے سے فارغ ہو کر وہ اپنے کمرہ میں چلا گیا اور دروازہ بند کر کے وہ کپڑے جو اس نے اس کام کے لئے مخصوص کر رکھے تھے پہنے۔ سیاہ رنگ کا سوٹ۔ ربڑ سول جوتے۔ پتلے سیاہ دستانے اور سر پر اوڑھنے کی کالی سی ٹوپی جس میں ایک طرح کی نقاب لگی ہوئی تھی یہ کر کے وہ اس وقت کا انتظار کرنے بیٹھ گیا جب عام طور پر روشنی گل کی جاتی تھی

لیکن انتظار کی گھڑیاں بسر کرتے ہوئے پہلی مرتبہ اس نے محسوس کیا کہ وقت جس کی رفتار عام حالات میں کسی کو معلوم نہیں ہوتی خاص خاص حالتوں میں کتنا سست یا تیز رو بن سکتا ہے۔ اس بدنصیب قیدی کے لئے جو انتظار کی گھڑیاں گنتا ہو اس کی رفتار بالکل سست ہو جاتی ہے۔ حالانکہ اس مجرم کی حالت میں جس کے لئے سزائے موت تجویز کی جا چکی ہو گھڑیاں پر لگا کے اڑنی شروع ہو جاتی ہیں بیٹھے بیٹھے اس طرح کے خیالات دل میں پیدا ہوئے تو وہ گھبرا سا گیا آخر جی کو سکون دینے کے لئے اس نے کیپر کی تقلید میں وسکی کا ایک جام پر کر کے پیا جس سے اس کے اعصاب

بڑی حد تک قابو میں آ گئے

اس طرح رفع اضطراب کر کے اس نے کمرہ کی روشنی گل کر دی اور ایک دستی ٹارچ جو اس موقعہ کے لئے تیار رکھی ہوئی تھی جلائی رات اندھیری تھی لیکن مطلع چونکہ صاف تھا اس لئے تاروں نے اتنا اجالا پیدا کر دیا تھا جتنا جارج کے کام کے لئے ضروری تھا گذشتہ چند دن کے عرصہ میں چونکہ بارش بھی نہ ہوئی تھی اس لئے زمین اتنی سخت تھی کہ اس پر کسی طرح کے نقش پا پیدا نہ ہو سکتے تھے ہوا تیز چل رہی تھی جس سے درختوں کے پتے سرسرا رہے تھے اور نقل و حرکت کی آوازوں کو چھپانے میں مدد دیتے تھے

ڈیڑھ بجے کا عمل تھا جب وہ کھڑکی کھول کر اس گرہ دار رسی کی مدد سے جسے اس نے پہلے سے خرید رکھا تھا مکان کے پچھلی طرف اترا اور بغیر کسی واقعہ خاص کے اپنے دفتر تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا تجوری کھول کر اس نے بعض چیزیں جو وقتی طور پر درکار تھیں نکالیں ایک چھوٹی سی شیشی زہر جمع کرنے کی۔ ایک ننھی پچکاری زہر نکالنے کی۔ ایک خاص طرح کا چرمی تسمہ لکڑی کے سرے پر پھندے کی صورت میں بنا ہوا جسے سانپ کو گرفت میں لینے اور اس کی گردن دبائے رکھنے کے کام میں لایا جا سکتا تھا اور ایسی ہی کچھ اور متفرق اشیا ان سب کو اپنے کوٹ کے نیچے چھپا کر وہ چڑیا خانہ کے اس مقام کی طرف چلا جہاں سانپ رکھے جاتے تھے۔

لازمی طور پر اس کی حالت اس چور سے ملتی جلتی تھی جو ڈرتا تھرتھراتا کسی کے مکان میں داخل ہوتا ہے دو مرتبہ اسے جھاڑیوں

کی پشت پر مشکوک آوازوں کا گمان ہوا لیکن حقیقت میں کچھ بھی نہ تھا بہر صورت اسے سانپ خانہ تک پہنچنے میں کسی طرح کی دشواری کا سامنا نہ ہوا وہ پہلے ہی طے کر چکا تھا کہ اسے اپنے مطلب کے لیئے کس طرح کا سانپ انتخاب کرنا چاہیئے رسل وائپر نام کا ایک چھوٹا سا سانپ ہوتا ہے جس کا زہر بہت تیز اور سریع الاثر مانا گیا ہے۔ اس قسم کے سانپ چونکہ سست رفتار ہوتے ہیں اس لیئے ان کو گرفت میں لینا سہل ثابت ہوتا ہے ایک پنجرے میں چار اس طرح کے سانپ رکھے رہتے تھے اور چونکہ وہ اکثر ایک دوسرے سے لپٹ جاتے تھے اس لئے جارج کا خیال تھا کہ چڑیا گھر کا محافظ ایک کی کمی کو فوراً معلوم نہ کر سکے گا۔

اس نے بڑی آہستگی سے پنجرہ کا دروازہ کھولا پھندے کی لکڑی ہاتھ میں لی اور اسے ایک سانپ کی گردن میں ڈال کر پھرتی سے ایسا مضبوط باندھا کہ گو وہ پھندے میں آکر بہت تڑپا اور بل کھایا۔ مگر گرفت سے نہ نکل سکا پھر اس نے اس خاص سرنج کی مدد سے جو اس کام کے لیئے برتی جاتی ہے اس کا زہر نکالا اس کے چند قطرے شیشی میں جمع ہو گئے اور سانپ بھی قابو میں آگیا تو جارج نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے سوچا کہ کام کا یہ حصہ بحسن و خوبی طے ہوا اب باقی ہی کیا رہا تھا؟ اس نیم مردہ سانپ کو پانی میں ڈبونا اور زہر کے ساتھ اس کو بھی کسی بڑے لفافے میں ڈال کر ڈاک میں ڈال دینا جب اتنا ہو گیا تو اس کی ذمہ داریاں یقینی طور پر ختم ہو جائیں گی

لیکن اس وقت جب وہ اپنی کامیابی پر خوش خوش چلا جاتا تھا تقریباً پچاس گز کی دوری پر اسے جھاڑیوں کے پیچھے روشنی نظر آئی معلوم ہوا اس جگہ کا چوکیدار گشت کرتا پھر رہا ہے ...

جارج سایہ کی مانند ایک پیڑ کے پیچھے چھپ گیا لیکن مارے دہشت کے بدن پسینہ پسینہ ہو رہا تھا اور وہ احتیاطاً اونچی آواز سے سانس بھی نہ لیتا تھا البتہ گرفت میں آیا ہوا سانپ جسے اس نے اب تک پکڑ رکھا تھا مارے غصہ کے پھنکار سے مار رہا تھا۔ جارج کو دہشت اس بات کی تھی کہیں پاس سے گزرتا ہوا چوکیدار اس آواز کو نہ سن لے ... لیکن نہیں! بعض اوقات قدرت بھی برے کاموں کی تکمیل میں مددگار ہونے لگتی ہے۔ چوکیدار اپنی دھن میں پاس سے ہو کر نکل گیا اور اس کو گمان تک نہ ہوا

جارج کے دفتر کے پچھلی طرف پانی کا بھرا ہوا ایک پیپہ رکھا رہتا تھا اس جگہ پہنچ کر اس نے جلتی ہوئی ٹارچ کو روشنی حاصل کرنے کے خیال سے ایک مقام پر رکھا پھر اس لکڑی کو جس کے سرے پر بنے ہوئے چرمی تسمہ میں سانپ کی گردن پھنسی تھی اس طرح پانی میں ڈبویا کہ سانپ کا تمام لازمی طور پر سطح آب کے نیچے ہو گیا پھر اس نے لکڑی کے دوسرے سرے کو جس میں ایک خمدار آنکڑا لگا تھا پیپے کے سرے کے ساتھ جما دیا اور ایسی ترکیب کی کہ سانپ کتنی ہی کوشش کرے پانی سے ابھر نہ سکتا تھا۔

جارج نے سن رکھا تھا کہ سانپ کو پانی میں ڈبونا بڑا وقت طلب عمل ہے۔

بہرحال اس نے سوچا ایک گھنٹہ اگر کم ہے تو دو گھنٹے کا وقفہ غالباً اس کی موت کے لئے کافی ہوگا ممکن ہے وہ پھر بھی زندہ رہے لیکن نیم مردہ ضرور ہو جائے گا بعد میں کیپر جانے اور اس کا کام

لیکن یہ آخری امکان پیش نہ آیا کیونکہ جب دو گھنٹے کے بعد جارج نے لکڑی نکالی تو سانپ بالکل بے حرکت اور بے جان تسمہ میں لٹک رہا تھا اس نے کپڑے کی مدد سے اس کو خشک کیا پھر اپنے دفتر میں لے گیا بعد ازاں ایک چھوٹی سی ڈبیہ لیکر جو لیٹر بکس میں بآسانی ڈالی جا سکتی تھی پہلے سانپ کو اس میں رکھا پھر اس کی کنڈلی کے وسط میں تھوڑی سی روئی کا سہارا دے کر زہر کی شیشی رکھ دی یہ سب کر کے وہ اس پیکٹ کو ڈاک کے لیٹر بکس میں ڈالنے روانہ ہوا اس کی خواہش تھی کہ باقی چیزیں بھی جن سے اس نے اس موقعہ پہ کام لیا تھا دریا میں ڈبو دی جائیں جو قریب ہی بہتا تھا۔ چنانچہ وہ ان کو بھی خوب باندھ کر اپنے ساتھ لیتا گیا۔

سانپ اور زہر کا پارسل ڈاک میں ڈالنے اور باقی سامان کو اس ایک رسی کے سوا جس کی مدد سے وہ پھر مکان کی کھڑکی تک چڑھنا چاہتا تھا دریا میں ڈبو کر جارج نے اطمینان کا گہرا سانس لیا کیونکہ اب وہ سمجھنے لگا تھا کہ اس نے اپنے حصہ کا فرض اس خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کیا ہے کہ پولیس کا باوا آدم بھی اس کے برخلاف کسی طرح کا شک نہیں کر سکتا۔

اپنے کمرہ میں اس رسی کی مدد سے چڑھ کر جس کو وہ لٹکتا ہی چھوڑ گیا تھا جارج رات کے پچھلے پہرہ میں بستر پہ لیٹا لیکن

بڑی دیر تک نیند نہ آئی

ہر چند اس نے اپنے خیال کے مطابق سب کام بڑے محفوظ طریقہ پر کیا تھا پھر بھی کوئی چیز اسے اپنے سینہ کے اندر ایک عجیب کسک پیدا کرتی معلوم ہوتی تھی ہیچ یہ کیفیت تھی گویا کوئی نظر نہ آنے والا کیڑا اس کے دل اور جگر کو آہستہ آہستہ کتر رہا ہو...

کتاب چہارم ختم ہوئی

کتاب پنجم

انسان یا شیطان

آدم زاد ۔ آدم زاد ۔ بد بلا ہے آدم زاد
اِس کے فن شیطان کو ہونے کے کب یاد!
موذی ہو کر یہ سب کا
عابد بنتا ہے رب کا
عجب ہیں ۔ غضب ہیں ۔ سب کا ہے استاد ۔ خون عاشق (ناٹک)

آدمی زادہ طرفہ معجونیست ۔ کز فرشتہ سرشتہ وز حیواں
گر کند میل ایں شود بہ ازیں ۔ گر کند قصد بد شود بد از آں سعدی

باب

آزمائش

رات کا باقی حصہ جارج نے بے حد پریشان اور دہشت ناک خواب دیکھنے میں بسر کیا اور اس کے بعد جب آخرکار اس کی آنکھ کھلی تو دل بجھا ہوا اور طبیعت غائت درجہ افسردہ تھی ہرچند اپنے حصہ کے سارے فرض اچھی طرح سرانجام دینے کے بعد اسے مطمئن و مسرور ہونا چاہئیے تھا لیکن اس کے برعکس جب کبھی اس کے خیالات کی رو اس معاملہ کی طرف جاتی تو بدن میں بے اختیارانہ تھرتھری سی پیدا ہو جاتی تھی۔

دفعتاً اس کو یاد آیا کہ آج کا دن اس کے لئے سخت آزمائش کا دن ہوگا۔ پنجرہ سے ایک سانپ کا گم ہونا بہت عرصہ تک پوشیدہ نہ رہ سکتا تھا۔ لیکن جب یہ بات ظاہر ہو گئی تو اس کے لئے اپنے آپ پر مضبوطی سے قابو پانے کی ضرورت ہوگی۔ اس کے لئے ہر قدم پر اس بات کا خیال رکھنا لازم ہوگا کہ ایسی کوئی بات منہ سے نہ نکلے جو اس کے برخلاف شک انگیز ہو۔ اسے اپنا پارٹ ایسے پر یقین طریقہ پر ادا کرنا پڑے گا کہ کسی کو اس کے برخلاف بدگمانی نہ ہو سکے۔

لیکن یہ کام حقیقت میں اتنا سہل نہ تھا جتنا بادی النظر میں سمجھا جا سکتا ہے۔

بہرحال بستر پہ لیٹے لیٹے سارے حالات پہ غور کر کے جارج نے آخرکار یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دی کہ کتنی ہی مکمل تحقیقات کیوں نہ کی جائے اس معاملہ میں اس کی شرکت ہرگز ظاہر نہ ہو سکے گی۔ اور بالفرض کسی کے دل میں اس کے خلاف کوئی شبہ پیدا بھی ہو تو ثبوت کیا تھا؟ باقی تمام چیزیں جن سے اس نے شب گذشتہ کو کام لیا اس سے پہلے ہی دریا میں ڈبو دی گئی تھیں صرف ایک گرہ دار رسی کا ٹکڑا ان واقعات کی یادگار باقی تھا اور اس نے طے کر لیا کہ کسی دن سہ پہر کو اوریلپ پہاڑی کی طرف جا کر اس رسی کو گہری سی کھڈ میں ڈال دوں گا اول تو اس کا کسی کی نظروں میں آنا ہی محال ہے لیکن مل بھی جائے تو یہی سمجھا جائے گا کچھ سیاح پہاڑی پر چڑھنے کے لیے اس رسی کو سہارے کے طور پہ ساتھ لائے تھے جاتے وقت یہیں ڈال کر چلے گئے۔

اس دن صبح کے ناشتہ پر میاں بیوی کی بہت کم گفتگو ہوئی دونو اپنی اپنی پسند کے اخبار لے کر بیٹھ گئے جارج ڈیلی ٹیلیگراف پڑھا کرتا تھا اور کلاریسہ ڈیلی میل لیکن گو اخباری اوراق کی پشت پر اپنے چہرہ کے آثار چھپاتے ہوئے جارج نے ہر طرح کا ظاہری اطمینان برقرار رکھنے کی کوشش کی تاہم واقعہ یہ ہے کہ ہر گھڑی اس بات کا کھٹکا لگا تھا کہ سانپ گم ہونے کی اطلاع عنقریب اس کے کانوں تک پہنچائی جائے گی

اس کا ایک نائب نسبٹ ان حیوانات کی حفاظت کا ذمہ دار تھا جب وہ ایک کی کمی دیکھے گا تو ضرور اس کی اطلاع دینے کو دوڑا دوڑا آئے گا۔

وہ نصف کے قریب ناشتہ ختم کر چکا تھا کہ باہر کے دروازہ کی گھنٹی بجی نوکرانی جین دروازہ کھولنے گئی پھر ڈیوڑھی میں اس کے دبی آواز سے کسی کے ساتھ باتیں کرنے کی صدا کانوں میں آئی۔ جارج اس لمبے انتظار سے اکتانے لگا تھا خطرہ جو پیش آنا ہو اس کی آمد اتنی تکلیف دہ نہیں ہوتی جتنا انتظار۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد نوکرانی نے کمرہ کا دروازہ کھولا اور کہنے لگی "سرکار چوکیدار نسبٹ کسی ضروری کام کے لئے ملاقات کو حاضر ہوا ہے"

"اسے کہہ دو ذرا ٹھہرے" کلاریبہ نے اپنی معمولی تیز آواز میں حکم دیا اور اس کے بعد شوہر کی طرف دیکھتے ہوئے بولی "کیا یہ لوگ ناشتہ کی مہلت بھی نہیں دے سکتے عنقریب تم دفتر ہی میں جاؤ گے۔ اس سے بھی مل لینا"

لیکن جارج جو اصل حقیقت سے واقف اور اسی واقعہ کا بے چینی سے منتظر تھا معاملہ کو ٹال نہ سکا گھبرائے ہوئے لہجہ میں کہنے لگا "چلو کوئی بات نہیں یہیں اسکو بلا لو کوئی ایسا ہی ضروری کام ہوگا ورنہ مکان پر نہ آتا"

خادمہ چلی گئی اور جارج نے جسطرح ممکن ہوا بچا ہوا ٹوسٹ ختم کر کے قہوہ کی آخری پیالی زہر مار کی اس کے بعد ظاہرا کسی طرح کی عجلت کے بغیر اپنی جگہ سے اٹھا اور ڈیوڑھی کی طرف

گیا چڑیا خانے کا محافظ ٹوپی ہاتھ میں لئے کھڑا تھا۔

"معاف کیجئے مجھے ناوقت حاضر ہونا پڑا" اس نے عذرخواہی کرتے ہوئے کہا "لیکن معاملہ بے حد ضروری تھا... بات یہ ہے پنجرہ میں کا ایک سانپ گم ہو گیا"

جارج نے اظہار حیرت کا بہانہ کیا اور بولا "کیا کہتے ہو!... سانپ پنجرے سے گم ہو گیا؟ یہ کس طرح ممکن ہے!"

"کیا عرض کیا جائے۔ بات میرے ناچیز فہم سے بالاتر ہے" نسبٹ نے جواب دیا "آپ کو معلوم ہے ایک پنجرہ میں چار رسل وائیپر رکھے رہتے تھے اور مجھ کو اچھی طرح یاد ہے کل شام تک چار ہی موجود تھے لیکن صبح دیکھا تو صرف تین رہ گئے"

جارج نے پھر ایک بار حیرت و پریشانی کا دکھاوا کیا اور بولا "میرے خدا۔ غضب ہو گیا ایسا زہریلا سانپ... اور پنجرہ سے نکل جائے... اب کیا ہوگا؟ لیکن میں پوچھتا ہوں کیا پنجرہ کا دروازہ کھلا تھا یا بند؟"

نسبٹ نے بڑے زور سے اپنے سر کو انکاری حرکت دی پھر بولا "بند تھا سرکار بالکل بند اور یہی بات مجھ کو زیادہ حیرت زدہ کرتی ہے دروازہ بند اور اس میں بدستور قفل لگا ہوا مگر سانپ صرف تین باقی رہ گئے"

"میں نہیں مان سکتا" جارج نے بے یقین لہجہ میں کہا "جو تم کہتے ہو وہ عملی طور پر ناممکن ہے جا کر پھر دیکھو ضرور مغالطہ ہوا ہوگا"

"اب میں کس طرح حضور کو یقین دلاؤں۔ میں نے خوب اچھی طرح دیکھا ہے۔ صرف تین ہی سانپ باقی ہیں آپ خود چل کر ملاحظہ کر لیں"

"بہت اچھا میں چلتا ہوں لیکن تم نے اس عرصہ میں کیا کیا تدبیر اختیار کی؟"

"میں اس سے زیادہ اور کیا کر سکتا تھا کہ دروازہ میں احتیاط سے قفل لگا دیا تاکہ کھلا رہ جانے سے کوئی مزید حادثہ نہ ہو پھر آپ کو اطلاع دینے دفتر میں گیا لیکن چونکہ آپ اس جگہ نہ تھے اس لئے یہاں آنا پڑا"

جارج نے اسے ڈیوڑھی میں ہی کھڑا کر کے ہیٹ اور اوور کوٹ پہنا اس کے بعد جب دونو ساتھ ساتھ چلے جا رہے تھے تو وہ پریشانی کے لہجہ میں کہنے لگا "بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ نسبٹ میں پوچھتا ہوں جب تم نے صبح کو پنجرہ کا دروازہ کھولا تو کیا اس وقت تو تمہاری لاعلمی میں ایک سانپ باہر نہیں نکل گیا؟"

"نہ سرکار جہاں تک میرا خیال ہے ایسا نہیں ہوا" نوکر نے جواب دیا "کم از کم میرے دیکھتے کوئی سانپ باہر نہیں نکلا تین ہی حجرے ہوئے بیٹھے تھے اور وہ تینوں اب تک موجود ہیں"

جارج نے اپنے چہرہ پر آثار تشویش پیدا کر لئے اور سوچتے ہوئے بولا

"سنو نسبٹ ہمارا سب سے پہلا فرض اس کا خیال رکھنا

ہے کہ سانپ کے کھلا پھرنے سے کسی طرح کا حادثہ پیش نہ آئے ممکن ہے وہ کہیں ادھر ادھر میدان میں رینگتا پھر رہا ہو اس لئے آدمیوں سے کہہ دو جال لیکر اس کو تلاش کریں ... "آہ وہ ملیکن چلا آرہا ہے" یہ ہیڈ کیپر کا نام تھا "جو کچھ پیش آیا ہے اس سے بھی بیان کردو اور اس سے کہہ کر دو تین آدمی اور اپنی مدد کے لئے ساتھ لو"

اس کے تھوڑی دیر بعد جب جارج اس پنجرہ کے پاس پہنچا جس میں سانپ رکھے رہتے تھے تو لنیٹ بھی وہیں اس سے جا ملا جارج نے شیشہ کی چادر سے اندر نظر ڈالی اس کے بعد چوکیدار کی طرف دیکھ کر کہنے لگا "بے شک تمہارا کہنا صحیح ہے تین ہی سانپ باقی ہیں مگر دیکھنا یہ ہے چوتھا کیونکر باہر نکلا؟"

پنجرہ کو ہر پہلو سے بغور دیکھا گیا۔ کوئی صورت دروازہ مقفل ہونے کے بعد کسی سانپ کے باہر نکلنے کی ممکن نظر نہ آتی تھی اس قسم کے حشرات الارض زیادہ بلندی تک چڑھ بھی نہیں سکتے۔ اس لئے بظاہر کسی ایک کے بلندی پر پہنچکر باہر نکل جانے کی صورت قابل یقین نہ تھی جارج نے دروازہ اور اس میں لگے ہوئے قفل کو خوب اچھی طرح کھینچکر دیکھا اس کے بعد کہنے لگا "ہر ایک چیز محفوظ ہے لیکن ... جب تم صبح آئے تو کیا اس وقت بھی یہی حالت تھی؟"

"جی سرکار میں اس بارہ میں قسم کھانے کو تیار ہوں" لنیٹ نے پر یقین لہجہ میں جواب دیا

"میں تمہارے بیان پر شک نہیں کرتا اس لئے قسمیں کھانے

کی حاجت نہیں" جارج نے اس پر کہا تاہم اتنا ضرور سمجھا جا سکتا ہے کہ اگر تم نے نہیں تو کسی اور نے دروازہ کھولا ہوگا"

ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ہیڈ کیپر ملیکن اپنے ایک اور نائب مون کو ساتھ لیکر آ پہنچا ان کے ہاتھوں میں جال تھے جارج نے انہیں سانپ کی تلاش میں بھیج دیا لیکن وہ کہیں ہوتا تو ملتا۔ آدھے گھنٹے کے بعد چار آدمی جو اس کام کے لئے گئے تھے تھک ہار کر واپس آ گئے اور کہنے لگے "صاحب ان اطراف میں تو ہم نے چپہ چپہ زمین چھان ماری کہیں سانپ نظر نہیں آیا"

"پھر اب کیا کیا جائے؟"

"آخری صورت یہی ممکن ہے کہ وہ کہیں باہر نکل گیا ہوگا"

"لیکن اس طرح کے زہریلے سانپ کا کھلا پھرنا خطرہ سے خالی نہیں سمجھا جا سکتا" جارج نے کہا

"آپ کا فرمانا درست ہے اس لئے خطرہ کا ایک بورڈ ضرور لگا دینا چاہئے" ملیکن نے تائید کرتے ہوئے کہا۔

اس کے تھوڑی دیر بعد صدر کمیٹی کرنیل کرک مین کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی تو وہ بھی پریشان نظر آنے لگا

تھوڑی دیر خاموشی رہی اس کے بعد جارج نے رائے پیش کی کہ جب تک سانپ زندہ یا مردہ ہاتھ نہ آ جائے پبلک کو اندر آنے سے روکے رکھنا چاہئے کیونکہ اس کے کھلے پھرنے سے نہ جانے کیا خطرناک صورت حال پیدا ہو"

چنانچہ اسی وقت مس ہیپ ورتھ کو چند اشتہار اس مضمون

کے ٹائپ کرنے کا حکم دیا گیا کہ چڑیا خانہ میں پبلک کی آمد و رفت
تا اطلاع ثانی بند رہے گی بہر حال ان ساری تدبیروں کو دیکھ کر
جارج کا دلی اضطراب ایک حد تک کم ہونا شروع ہو گیا تھا کیونکہ
صاف نظر آتا تھا کسی کو اس کے برخلاف ذرا سی بد گمانی بھی نہیں ہے
ہر طرف سے مایوس ہو کر کرک مین اور جارج دفتر میں پہنچے تو
اول الذکر بولا "اب آپ کی رائے میں کیا کرنا چاہئے؟ اس میں تو کسی
شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ ضرور کسی نے دروازہ کھول کر سانپ
نکالا ہے لیکن کیوں نکالا ہے؟ یہ بات اب تک میری سمجھ میں
نہیں آئی"

"میں تو خیال کرتا ہوں کسی دیوانے آدمی کا کام ہے"

"لیکن وہ کوئی ہو قابل غور سوال یہ ہے کہ اس کے پاس دروازہ
کھولنے کی کنجی کیسے پہنچی"

جارج سارا الزام بڈھے برنابی کے سر تھوپنا چاہتا تھا جس
کے پاس کسی زمانہ میں ایک زائد کنجی رہا کرتی تھی لیکن وہ اس
کی طرف اشارہ کرتے جھجکتا تھا

حسن اتفاق سے کرک مین نے خود ہی یہ ذکر چھیڑا کہنے لگا
"بڈھے پروفیسر کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے کسی زمانہ
میں ایک کنجی اس کے پاس بھی تو رہا کرتی تھی"

"یہ صحیح ہے لیکن وہ کنجی پروفیسر برنابی سے واپس لے لی گئی
تھی"

کرک مین رازدارانہ آگے جھکا اور دبی آواز میں کہنے لگا

"میں جو بات کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ شاید اس نے اس نمونہ کی دوسری کنجی بنوا کر پاس رکھ لی ہو"

جارج نے آہستہ آہستہ صورت اثبات سر ہلایا پھر کہنے لگا "بات غیر ممکن نہیں تاہم عقل نہیں مانتی کہ ایک ایسے پابند اخلاق آدمی نے جیسا پروفیسر برنالی ہے کوئی اس طرح کا ذلیل کام کیا ہو"

"میرا اپنا یہی خیال ہے" کرک مین نے تسلیم کیا "لیکن تسبوٹ کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟"

"آدمی تو پورا ایماندار معلوم ہوتا ہے"

"سچ کہتے ہو لیکن اس دنیا میں ہر ایک آدمی کی کوئی نہ کوئی قیمت مقرر ہوتی ہے ... سمجھے آپ؟"

جارج نے اس کا کچھ جواب نہ دیا وہ آخری فیصلہ کی ذمہ داری اپنے اوپر لینا نہ چاہتا تھا

خاموشی کا ایک مختصر وقفہ پھر حائل ہوا جس کے بعد کرک مین فیصلہ کن لہجہ میں کہنے لگا "خیر کچھ ہو معاملہ چونکہ سنگین ہے اس کی اطلاع پولیس کو ضرور بھیجنی چاہیے وہی لوگ ایسے معاملات کی بہتر تحقیقات کر سکتے ہیں"

باب - ۲

پولیس موقعہ پر

کچھ عرصہ کے بعد دو نوجوان آدمی برمنگھم کے صدر تھانہ کی طرف

سے آپہنچے ان میں سے ایک کا نام ڈیٹیکٹو انسپکٹر رینکن اور دوسرے کا سارجنٹ رس برجر تھا۔ دونو سادہ کپڑوں میں ملبوس ظاہرا ملنسار اور باطن میں گہری قابلیت کے مالک تھے۔ جارج انہیں کرنیل کرک مین کے پاس لے گیا اور اس کے بعد چوکیدار نسبٹ کو ساتھ لے کر یہ سب اس مقام کی طرف روانہ ہوئے جہاں سانپوں کے پنجرے واقع تھے۔

رستہ میں جارج نے ساری کیفیت جس طرح (بظاہر) پیش آئی تھی بیان کی جس پر انسپکٹر رینکن ہنستے ہوئے کہنے لگا

"دیکھئے کہیں موذی ہمارے رستہ میں نہ چھپا بیٹھا ہو"

"آپ اس کا غم نہ کریں۔ آپ کے آنے سے پیشتر اس جگہ کے چوکیدار اس کی تلاش میں سب کونے کھندرے اچھی طرح دیکھ چکے ہیں"

موقعہ پر پہنچکر رینکن نے سب سے پہلے پنجرہ کے قفل اور دروازہ۔ نیز گرداگرد لگی ہوئی لوہے کی باڑ پر پوڈر ڈال کر انگلیوں کے نشانات حاصل کئے اور کہا "میں ان کے فوٹو کی تصویروں کا مقابلہ آپ کے عملہ کے آدمیوں کے نشانات سے کر کے دیکھوں گا"

جارج نے اس تجویز کو پسند کیا۔ اور چونکہ اس نے قفل کھولتے وقت اپنے ہاتھوں پر ربڑ کے دستانے پہن رکھے تھے اس لئے کوئی تشویش اس بارہ میں اس کے دل کو نہ تھی کہ نشان اس کے اپنے نشانات سے مشابہ ہوں گے۔

اس کے بعد سارے عملہ کے بیانات لینے کی ضرورت تھی۔ اس کا آغاز چوکیدار نسبٹ سے ہوا۔ جس نے کہا "میں چڑیا گھر کے اس

حصہ کا محافظ ہوں جس میں سانپ رکھے جاتے ہیں - میرا معمول ہے ہر روز صبح کو ایک ایک پنجرہ دیکھنے جاتا ہوں آج بھی میں نے اسی طرح کیا لیکن جس وقت اس خاص پنجرے کے پاس پہنچا تو اس میں رہنے والے سانپ جو ہمیشہ ایک دوسرے سے لپٹے رہا کرتے تھے مجھ کو پنجرہ کے اندر بے چینی سے ادھر اُدھر حرکت کرتے نظر آئے گنتی کی - تو دیکھا ایک کم تھا میں نے اسی وقت اس کی اطلاع مسٹر سرج کو دی ..."

"اور کیا میں پوچھ سکتا ہوں آپ نے اطلاع پانے کے بعد کیا کیا؟" رینکن نے جارج سے پوچھا جس نے وہ سب کاروائی جو اس سے پہلے مذکور ہوئی ہے بیان کی

ان دونو کے بیانات لے چکنے کے بعد رینکن نے کہا "اب اس جگہ زیادہ ٹھہرنے کی حاجت نہیں ہمیں ایک کمرہ دیجئے جس میں میز کرسی موجود ہو"

جارج ان دونو کو اپنے دفتر میں لے گیا جہاں رینکن نے صرف اس کو اور کرنیل کرک مین کو بیٹھنے کے لئے کہا اور باقی آدمیوں کو رخصت کر دیا ۔

جس وقت کمرہ میں یہ چاروں باقی رہ گئے تو رینکن کہنے لگا "دیکھئے صاحبان میں آپ کے چڑیا خانہ کے ضابطوں اور طریقوں سے واقف نہیں اس لئے اگر آپ لوگ میری رہنمائی نہ کریں تو میں کچھ بھی نہیں کر سکتا اس لئے سب سے پہلے ایک سوال پوچھتا ہوں یعنی کیا آپ لوگوں کی رائے میں سانپ خود بخود

پنجرے سے نکلا یا کوئی اس کو نکال کر لے گیا؟"

جواب دینے سے پہلے جارج نے صدر کمیٹی کی طرف دیکھا جس نے اشارہ سے سمجھایا کہ اس قسم کے سوالوں کا جواب تم بہتر دے سکتے ہو۔ اشارہ پاکر جارج نے کہنا شروع کیا "جہاں تک میری عقل کام کرتی ہے سانپ خود بخود پنجرہ سے نکل کر نہ جا سکتا تھا۔ ضرور کسی آدمی نے اس کو نکالا لیکن یہ فعل کس نے کیا اس کے متعلق میں کوئی جواب نہیں دے سکتا"

"کسی پر آپ کو شبہ ہے؟"

"اس کا جواب بھی میں نہیں جانتا کیا دوں" جارج نے رکتے رکتے کہا "ممکن ہے کل شام نسبٹ سے پنجرہ کا دروازہ کھلا رہ گیا ہو اور سانپ اس سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا ہو لیکن اس کے ساتھ ہی میں صاف کہہ دینا چاہتا ہوں کہ چوکیدار نسبٹ نہایت معتبر آدمی ہے اور اس کے بر خلاف کبھی کسی طرح شکایت کا موقعہ پیش نہیں آیا"

"کیا اس ایک آدمی نسبٹ کے علاوہ کوئی اور بھی پنجرہ کو کھول سکتا تھا؟" انسپکٹر رینکن نے دریافت کیا

"اس کا جواب یہ ہے کہ پنجرہ کی کنجی ایک میرے پاس۔ ایک ہیڈ کیپر کے پاس۔ اور تیسری نسبٹ کے پاس رہتی ہے ممکن ہے ان میں سے کسی ایک کنجی کا نقش لے کر کسی نے ویسی ہی کنجی اور تیار کر لی ہو ..."

"سر دست آپ کنجیوں کا ذکر رہنے دیں" رینکن نے قطع کلام کرتے

ہوئے کہا "ان کا حال بعد کو دیکھا جائے گا میں جو بات اس وقت پوچھنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ فرض کر لیجئے سانپ کا گم ہونا نہ کسی کی غفلت اور نہ کسی اتفاقی حادثہ کا نتیجہ تھا اس صورت میں کیا آپ بتا سکتے ہیں ایسا شخص کون ہوگا جس نے یا تو سانپ کو نکل جانے کا موقعہ دیا یا اس کو چرایا؟"

جارج نے کرنیل کرک مین کی طرف دیکھا اور آخرالذکر نے اپنی کرسی پر بیٹھے بیٹھے بے تابی کی حرکت کی پھر اس نے کہنا شروع کیا "دیکھئے میرے خیال میں ..."

وہ کہتا کہتا رک گیا پھر جارج کی طرف دیکھتے ہوئے بولا "میرے خیال میں کوئی بات انسپکٹر ریکن سے چھپا کر نہ رکھنی چاہیئے کیوں نہ پروفیسر برنابی کا ذکر آپ سے کر دیا جائے؟"

"کہئے میں سنتا ہوں پروفیسر برنابی کا کیا ذکر ہے؟" انسپکٹر نے پوچھا۔

"ذکر کچھ بھی نہیں" کرک مین نے کہنا شروع کیا "کسی زمانہ میں اس شخص کو ان پنجیروں تک آنے اور حسب ضرورت اپنے تجربات کے لئے زہر حاصل کرنے کی اجازت تھی لیکن بعد میں جب اس کی بیٹی کا انتقال ہوا اور اس کے حواس مختل نظر آنے لگے تو یہ رعایت واپس لے لی گئی ... کہئے کیا آپ اس معاملہ کی اہمیت کو سمجھنے لگے ہیں؟" اس نے انسپکٹر سے پوچھا

"غالباً آپ کے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ پروفیسر نے زہر حاصل کرنے کے لئے سانپ چرا لیا ہوگا؟" انسپکٹر نے کہا

"ہم یہ نہیں کہتے اس نے ایسا کیا" جارج نے اپنی طرف سے رائے زنی کی "زہر جتنا درکار ہوتا تھا اس کو مہیا کیا جا سکتا تھا اس کے علاوہ پروفیسر برنابی ایک مرد شریف ہے اور کسی حال میں اس کی نسبت چوری کا گمان نہیں کیا جا سکتا"

"چلئے اس کو بھی جانے دیجئے" رینکن نے کہا "تاہم میں جو بات پوچھنا چاہتا ہوں یہ ہے کیا آپ ہر دو اصحاب کا خیال کسی اور امکان کی طرف بھی گیا ہے؟ مثال کے طور پر کیا ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ کسی نے ایک زہریلا سانپ نکال کر ڈاک کے ذریعہ سے کسی دشمن کے نام بھیج دیا ہو اور مقصد یہ ہو کہ جب وہ پارسل کھولے تو سانپ فوراً اسے ڈس لے"

ان لفظوں کو سن کر بدنصیب جارج کو اپنا دل سینے میں بیٹھتا معلوم ہونے لگا اتنے میں رینکن پھر بولا "اگر یہ کھویا ہوا سانپ جلدی ہی نہ مل سکا تو پھر لازمی طور پر ہمیں اس سوال پر بھی غور کرنا پڑے گا اور اب فرمایئے کیا آپ کے چڑیا خانہ کے عملہ میں کوئی آدمی ایسا ہے جو کسی دشمن کو اپنی راہ سے ہٹانا چاہتا ہو؟"

جارج کی حالت اب غیر ہونے لگی تھی اگر وہ اس موقعہ پر ضبط عظیم سے کام نہ لیتا تو شاید اسی وقت اصلی راز منکشف ہو جاتا لیکن شکر ہے ایسا نہیں ہوا گو اس کے باوجود اس نے معلوم کر لیا کہ رفتہ رفتہ معاملہ اس کے حق میں نہایت خطرناک صورت اختیار کرنے لگا ہے۔

باب ۳

تفتیش

انسپکٹر رینکن کے آخری پر اہمیت سوال کا جواب نہ جارج اور نہ کرک مین نے دیا تھا آخر وقفہ خاموشی کو لمبا ہوتے دیکھ کر رینکن نے اپنے سوال کو ایک نئی صورت میں دوہرایا

کہنے لگا "کیا آپ کی رائے میں ایسا ہونا ممکن نہیں؟"

جارج ہر چند گھبرایا ہوا تھا لیکن پھر بھی یہ سوچ کر کہ آئین جنگ میں بہترین طریقہ تحفظ حملہ قرار دیا گیا ہے اس نے جواب دیا "میں تسلیم کرتا ہوں اسی طرح کا خیال میرے اپنے دل میں بھی پیدا ہوا تھا لیکن مجھے کوئی معقول وجہ اس کو صحیح ماننے کی نظر نہیں آئی"

"یہ سچ ہے" رینکن نے تائید کی "اور میں خود اقرار کرتا ہوں کہ غالباً ایسا نہ ہوگا پھر بھی دوران تحقیقات میں ہمیں سوال کا کوئی پہلو نظرانداز نہ کرنا چاہیئے بہرحال ایک بات یقینی ہے یعنی معاملہ کی موجودہ حالت میں لازم ہے کہ ہم اس کو نہایت سنگین سمجھیں"

جارج مسکرایا اور کہنے لگا "آپ کی موجودگی اس بات کی بہترین دلیل ہے کہ اس بارہ میں ہمارے اپنے خیالات آپ کے خیالات سے مختلف نہیں"

"آپ سچ کہتے ہیں اس لئے اگر میں چند سوالات آپ سے پوچھوں تو آپ کو برا نہ ماننا چاہیئے۔ سب سے پہلے کنجیوں کا سوال ہے جن کا ذکر پیشتر آپ نے چھیڑا تھا اس وقت آپ نے کہا تھا کہ سانپوں

کے پنجروں کی کنجی ایک آپ کے پاس اور ایک ایک آپ کے دو نائبوں ملیکن اور کنسبٹ کے پاس رہتی ہے چونکہ آپ اس محکمہ کے افسر اعلےٰ ہیں اس لئے سب سے پہلے میں آپ ہی سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ اپنی کنجیوں کی حفاظت کا کیسے انتظام کرتے ہیں؟ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کیا آپ ان کو ایسے محفوظ طریقہ پر رکھتے ہیں کہ وہ کسی دوسرے کے ہاتھ نہ آسکیں؟"

جارج نے جواب دینے سے پہلے سوچنے کی مہلت حاصل کرنے کی غرض سے ایک سگرٹ اٹھایا پھر دفعتاً کچھ سوچ کر ایک ایک کر کے مین اور دونوں کارکنانِ پولیس کو بھی پیش کیا لیکن انسپکٹر رینکن نے یہ کہتے ہوئے سگرٹ لینے سے انکار کر دیا کہ "ہمارے محکمہ کا ضابطہ ہے کسی کارکن پولیس کو ڈیوٹی پر تمباکو نہ پینی چاہئے"

اس چھوٹے سے واقعہ نے جارج پر یہ بات اچھی طرح واضح کر دی کہ یہ دو آدمی جو اس کے بالمقابل بیٹھے ہیں دیکھنے میں کتنے ہی نیک سیرت اور گفتگو میں کتنے ہی شیریں دہن کیوں نہ ہوں میرے جانی دشمن ثابت ہو سکتے ہیں اس لئے اگر میں نے ان کو یقینی طریقہ پر اپنے بارہ میں مبتلائے غلط فہمی نہ کیا تو وہ میری جان لے کر ہی چھوڑیں گے خیر اس نے وقتی طور پر اس بھیانک خیال کو دبانے کی کوشش کی اور اس کے بعد کہا

"دیکھئے میں عرض کرتا ہوں میری کنجیوں کا گچھا ہر وقت میرے کپڑوں کی جیب میں رہتا ہے جب میں لباس تبدیل کرتا ہوں تو سب سے پہلے کنجیاں نکال کر نئے سوٹ کی جیب میں رکھ لیتا ہوں اور

رات کو سرہانے رکھ کر سوتا ہوں"

"لیکن میں پوچھتا ہوں آپ نے کسی موقعہ پر اپنی کنجیاں کسی کو مانگے تو نہیں دیں؟ زیادہ صاف لفظوں میں کیا ایسا تو نہیں ہوا کہ آپ نے اپنی کنجیوں کا گچھا کسی نائب کے حوالے کر کے اس سے کہا ہو اس کو لے جاؤ اور فلاں چیز میز کے خانہ سے نکال لاؤ"

"جی بالکل نہیں... کسی حال میں نہیں! میں ان کے متعلق بہت محتاط رہتا ہوں لیکن اس سلسلہ میں ایک بات بے شک بیان طلب نظر آتی ہے" جارج نے پر خیال انداز سے کہا "اور مجھے اس کے متعلق ندامت بھی بہت ہے چنانچہ ایک روز..." اس نے جیب سے ڈائری نکال کر اس کی ورق گردانی شروع کی "صحیح تاریخ تو یاد نہیں، لیکن میرے خیال میں دس پندرہ دن کی بات ہے میں اپنے دوست مسٹر مارنگٹن مصور کی بیماری کی خبر سن کر اس بغلی دروازہ کی راہ سے جو کیل شارٹ روڈ کی طرف کھلتا ہے گیا تھا یہ دروازہ ہر وقت بند رہتا ہے لیکن واپسی پر میں نے جب اسے کھولا تو کنجیاں سہواً دروازہ میں لٹکتی رہ گئیں جس کی وجہ غالباً یہ ہوئی کہ میں جب دروازہ کھول رہا تھا تو ایک کار جو پاس سے گذر رہی جا رہی تھی قریب آ کر رک گئی اور ڈرائیور نے مجھ سے پوچھا "کیا برسہم کو یہی رستہ گیا ہے؟" میں نے اس کو رستہ بتایا بس اتنے ہی میں کنجیوں کا معاملہ ذہن سے اتر گیا اور میں انہیں دروازہ میں لٹکتا چھوڑ کر دفتر چلا آیا لیکن جب اس کے تھوڑی دیر بعد مجھے ایک ضرورت سے دفتر کی تجوری کھولنی پڑی اور جیب میں ہاتھ ڈالا تو کنجیاں موجود نہ تھیں۔ میں نے اس وقت ہر طرف آدمی دوڑائے

کہ جا بجا تلاش کریں بس یہی ایک واقعہ ساری عمر میں کنجیاں رکھ کر بھول جانے کا مجھ کو پیش آیا ہے"

"اندازاً کتنی دیر کنجیاں دروازہ میں لٹکی رہی تھیں؟"

"صرف تھوڑی سی دیر۔ زیادہ سے زیادہ آدھ گھنٹہ سمجھ لیجئے"

انسپکٹر رینکن نے اپنی ناک کو سہلانا شروع کیا اس کے بعد کہنے لگا "اچھا ہُوا آپ نے اس کا ذکر کر دیا گو سر دست مجھے اس واقعہ سے کسی طرح کی مدد حاصل ہونے کی امید نظر نہیں آتی کیونکہ اگر کسی نے اس عرصہ میں کسی کنجی کا نقش حاصل کیا تو سوال پیدا ہوتا ہے اسے کیونکر معلوم ہُوا کہ آپ فلاں وقت فلاں مقام پر کنجیاں رکھ کر بھول جائیں گے ... مگر جانے دیجئے اور اب یہ بتائیے آپ کے عملہ میں مختلف کارکنوں کے تعلقات باہمی کیسے ہیں؟ اور ان میں کسی طرح کی دشمنی یا عداوت کا سلسلہ تو قائم نہیں؟"

"میں یقین کے ساتھ کیونکر کہہ سکتا ہوں لیکن بظاہر سب آدمی بھائیوں کی طرح مل کر کام کرتے ہیں"

"کیا کوئی ایسا واقعہ آپ کو یاد ہے کہ آپ نے عملہ کے کسی آدمی کو اس کی کسی خطا پر موقوف کر دیا ہو ...؟"

جارج پھر سوچ میں پڑ گیا ایک بار جی میں آئی موقوف شدہ چوکیدار کا ج رین کا نام لے دے لیکن فوراً ہی ضمیر نے ملامت کی کہ ایک بیگناہ کو مبتلائے مصیبت کرنا کہاں کا انصاف ہے بہرحال اس نے رکتے رکتے کہا "چند ہفتے پیشتر ایک موقوفی عمل میں آئی ضرور تھی لیکن میری دانست میں اس کا اس واقعہ

سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا"

"غالباً نہ ہوگا پھر بھی آپ تفصیلی بیان کر دیں"

اس پر جارج نے ساری کیفیت بیان کی لیکن ساتھ ہی کاچ رین کی مجبوریاں ظاہر کرتے ہوئے اسے ہر قسم کی رعایت کا مستحق ٹھہرانے کی کوشش کی۔

رینکن تھوڑی دیر اپنے انڈیپنڈنٹ کے سرے سے میز کو بجاتا رہا اس کے بعد باری باری جارج اور کرنیل کرک مین کی طرف دیکھ کر کہنے لگا "اگر آپ ہر دو صاحبوں میں کسی نے اس واقعہ کے متعلق کوئی نظریہ قائم کیا ہو تو خواہ وہ آپ کی نظروں میں کتنا ہی غیر اغلب کیوں نہ ہو اس کا حال بیان کرنے سے دریغ نہ کریں"

لیکن دونو نے اس کا جواب سر کی انکاری حرکت سے دیا جس کے بعد انسپکٹر نے وقتی طور پر اپنا کام ختم سمجھ کر باقی عملہ کے بیانات لینے کے لئے وہاں سے رخصت چاہی

کرنیل کرک مین بھی یہ معلوم کرنے کے لئے کہ عملہ کے آدمیوں کو اپنی تلاش میں کسی قسم کی کامیابی حاصل ہوئی ہے یا نہیں اٹھ کر چلا گیا

باب - ۴

سعی لاحاصل

جارج کی ہدایت کے مطابق اس کے آدمیوں نے زرد کے میدان

میں جگہ جگہ جال ڈال رکھے تھے لیکن اس وقت تک ان میں سے کسی کو کھویا ہوا سانپ پانے میں کامیابی نہ ہوئی تھی انسپکٹر ریگن اور اس کے نائب کو دفتر سے رخصت کر کے جارج بھی کرک مین سے جا ملا جہاں ایک طرف اس نے کارکنوں کی محنت کی داد دی وہاں ساتھ ہی صدر کو مخاطب کر کے کہا

"خدا جانے کتنا عرصہ اس سعی لاحاصل میں ضائع کرنا پڑے گا خدا کا شکر ہے وہ موذی درخت پہ نہیں چڑھ سکتا لیکن آخر سانپ ہے کیا تعجب کہیں جانیں دیکھ کر اس میں گھس گیا ہو یا گندے پانی کی نالی میں چھپا بیٹھا ہو"

"لیکن آپ کے آدمیوں نے جگہ جگہ جو جال بچھا رکھے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے یقین ہوتا ہے وہ کہیں باغ ہی میں چھپا بیٹھا ہوگا"

"معاف کیجئے میرا یہ خیال نہیں" جارج نے اس کے جواب میں کہا "کیا تعجب وہ جال بچھانے سے پہلے ہی سڑک پار کر کے نکل گیا ہو اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اب کہاں ہوگا۔ اس کے علاوہ بار ہا مجھ کو خیال آتا ہے۔ شاید ریگن کا کہنا صحیح ہو کسی نے کسی دوسرے کی جان لینے کے لئے ہی اسکو چرایا ہو"

الفاظ سنکر کرک مین کے بدن میں دہشت کی تھرتھری پیدا ہوئی اور وہ کہنے لگا "نہیں نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا ..."

"مگر کچھ ہو معاملہ بے حد تشویش ناک ہے" جارج نے افسوسناک لہجہ میں کہا "اور نہیں کہہ سکتے پکڑا جانے سے پہلے وہ کتنے آدمیوں کی ہلاکت کا باعث ہوگا اول تو ہماری نیک نامی

ہی خطرہ میں پڑی ہے کہ ایسا خطرناک جانور پنجرہ سے نکل کر نہ جانے کہاں گیا۔ پھر چڑیا خانہ بند رکھنے کے باعث آمدنی کا جو نقصان ہو رہا ہے وہ اس کے علاوہ۔ میں تو صاف کہتا ہوں جب سے میں نے اپنے عہدہ کا چارج لیا ایسا منحوس واقعہ کبھی پیش نہ آیا تھا اور نہ خدا کرے پھر کبھی ایسا ہو میری طبیعت اس کی وجہ سے بے حد پریشان ہے"

"خیر آپ کو اس معاملہ میں جو کچھ کرنا تھا کر چکے اس سے زیادہ آپ کا فرض اور کیا ہو سکتا ہے" کرک مین نے تسلی بخش لہجہ میں کہا۔

"میں آپ کی ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں تاہم میری دعا ہے معاملہ اتنا تشویشناک نہ ہو جتنا کبھی کبھی ہم کو خیال آتا ہے اب وہ موذی اگر پکڑا بھی جائے تو لوگوں کے دلوں میں جو دہشت جاگزیں ہے اس کو دور کرنا سخت دقت طلب ہوگا اور میں تو صاحب اس وقت تک کہ وہ دوبارہ ہاتھ آئے اپنی گھروالی کو بھی کوٹھی میں رکھتے ہوئے ڈرتا ہوں میں ضرور اسے کسی دوسری جگہ بھیج دونگا"

اس کے تھوڑی دیر بعد جب جارج کو مکان پر جانے کی فرصت ملی تو اس نے کلاریسہ سے کہا کہ "سانپ اب تک پکڑا نہیں گیا اور نہ جانے کب پکڑا جائے۔ لیکن چونکہ وہ بے حد خطرناک ہے اور کوئی نہیں کہہ سکتا کب کس پر وار کر بیٹھے اس لئے تم خدا کے لئے یا تو مڈلینڈ ہوٹل چلی جاؤ یا کہیں دوسری جگہ

قیام کرو میں بھی وہیں تم سے آملوں گا"

اس کے بعد دوپہر کے کھانے کا سوال باقی رہا مگر جارج کھانا کھانے کہیں جانا پسند نہ کرتا تھا۔ تاکہ ایسا نہ ہو اسکی عدم حاضری اس پر کسی طرح کا الزام ثابت کرنے میں مددگار ہو۔ پس دوپہر کا کھانا اس نے ایک آدمی کے ہاتھ وہیں منگا کر کھا لیا۔

شام ہونے ہونے باغ کا ہر ایک حصہ تلاش کر لیا جا چکا تھا آخر جب سارے مقامات کی دیکھ بھال ہو چکی تو جارج نے کرنیل کرک مین کو ٹیلیفون پر اطلاع دینی چاہی کہ اس وقت تک سب کوششیں بیکار ثابت ہوئی ہیں لیکن معلوم ہوا کہ کرنیل صاحب مکان پر موجود نہیں

کوئی سات بجے کے قریب وہ جب واپس آئے تو جارج نے ساری حقیقت ان سے بیان کی اور کہا کہ "ہم نے باغ پر ہی کفایت نہ کر کے نالیوں تک کو چھان ڈالا لیکن افسوس سانپ کا کوئی پتہ نہیں چلتا"

"پھر اس کا مطلب کیا سمجھا جا سکتا ہے؟" کرک مین نے سہمی ہوئی آواز سے پوچھا

"صاحب دو میں سے ایک بات ضرور ہو گی۔ یا تو کمبخت سڑک پار کر کے کہیں دور نکل گیا یا ممکن ہے انسپکٹر رینکن کا کہنا ہی صحیح ہو یعنی کوئی اسے چرا لے گیا۔ بہر حال میں نے تو اپنی گھر والی کو احتیاطاً مڈلینڈ ہوٹل میں بھیج دیا ہے"

"آپ نے بہت اچھا کیا اور اب اگر آپ وہیں جانا چاہتے ہیں تو

میری کار دروازہ پر کھڑی ہے چلئے میں آپ کو ہوٹل تک پہنچا دونگا"
جارج اس تجویز سے بہت خوش ہوا کیونکہ کرنیل کے ہمراہ جانے میں اس کو وقت پر یہ کہنے کا موقعہ مل سکے گا کہ سانپ گم ہونے کے بعد وہ ایک پل کے لئے کہیں غیر حاضر نہ ہوا تھا
رستہ میں جارج نے کرنیل کو ہوٹل ہی میں کھانا کھانے کی دعوت دی جسے کرنیل نے منظور کر لیا کیونکہ اس کی بیوی لندن گئی ہوئی تھی اور وہ اپنے مکان پر اکیلا تھا۔
رات کے نو بجے تک یہ لوگ کھانے سے فارغ ہوکر قہوہ اور شراب پیتے رہے لیکن قریباً اس وقت کسی نے جارج کو ٹیلیفون پر بلایا مگر اس نے جب پیغام سنا تو سچ مچ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا اس کے دل کی حرکت ایک دم مدھم پڑنے لگی ہے۔
"یا رحم خدا ... کیا مر گیا!" اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے بعد کچھ سوچ کر "بہت اچھا۔ کرنیل کرک مین بھی اس جگہ میرے پاس موجود ہیں۔ ہم دونو عنقریب آئیں گے ..."
چونگا ہاتھ سے رکھ کر وہ اس مقام کی طرف گیا جہاں کرک مین میز کے پاس بیٹھا تھا اور سہمی ہوئی آواز سے کہنے لگا "ڈاکٹر مارسے نے فون کیا تھا لیکن بڑی منحوس خبر سننے میں آئی ہے۔ پروفیسر برنا لی مر گئے اور وہ بھی سانپ کے ڈسنے سے۔ بیں ... ڈاکٹر مارسے نے کہہ دیا ہے کہ کرنیل صاحب کو ساتھ لے کر عنقریب آپ سے ملنے آؤنگا"
دونو چپ چاپ دہشت آمیز نظروں سے ایک دوسرے کے منہ کو تکنے لگے آخر کرک مین نے ہی کہا "اس کا مطلب یہ ہوا کہ سانپ

کو برنابی نے ہی نکالا ہو گا"

جارج پریشان نظروں سے کرنیل کے منہ کو تک رہا تھا بولا "ضرور یہی بات ہو گی پروفیسر برنابی نے حماقت سے تجربہ کے لئے ایک سانپ نکال لیا اور اس سے یہ حادثہ پیش آیا"

"لیکن یہ اطلاع کس جگہ سے موصول ہوئی تھی؟"

"ڈاکٹر مار کے مکان سے ۔ غالباً موت وہیں واقع ہوئی ہے"

"خدا کا شکر ہے کہ یہ سانحہ چڑیا گھر میں پیش نہیں آیا"

"اف ۔ اگر وہاں پیش آتا تو ہمارے لئے اور بھی زیادہ بدنامی کا موجب بنتا بہر حال میں نے ڈاکٹر مار سے کہہ دیا تھا کہ میں کرنیل صاحب کو لیکر عنقریب آؤنگا ۔ اس لئے آئیے وہاں تک ہو آئیں"

باب ۔ ۵

جس وقت کا دھڑکا تھا

ڈاکٹر مار کا مکان چڑیا گھر کے بڑے پھاٹک کے بائیں طرف چند سو گز کے فاصلہ پر واقع تھا جارج اور کرنیل کرک مین دونو اس طرف کو چلے جا رہے تھے تو اتنے میں ایک موٹر تیز چلتی پیچھے سے آکر آگے نکل گئی

کرک مین بولا "پولیس کی موٹر تھی میں نے رینکن اور اس کے نائب سارجنٹ کو اس میں بیٹھے دیکھا ہے"

جارج کا دل اس اطلاع کو پا کر تیز تر دھڑکنے لگا امر واقعہ یہ ہے

کہ جب سے اس نے پروفیسر برنالی کی موت کی خبر سنی اس کی پریشانی حد انتہا تک پہنچ چکی تھی پہلی مرتبہ یہ سوال پیدا ہوا کہ نہ جانے اس راہ میں کن نئی نئی مشکلات کا سامنا اسے کرنا پڑے گا اس وقت تک اسے بالکل معلوم نہ تھا کہ کیپر نے کیا کیا یا برنالی کی موت کن حالات میں واقع ہوئی۔ کچھ شک نہیں کیپر بڑا ہی ہوشیار آدمی تھا جس نے ایک مردہ سانپ کے ذریعہ سے برنالی کی موت کا سامان پیدا کر لیا۔ لیکن اس دنیا میں کوئی آدمی سہو ونسیاں سے خالی نہیں کیا تعجب اس سے کوئی چھوٹی سی فروگذاشت ہو جائے اس کے بعد اگر پولیس کے دل میں کچھ بھی شبہ پیدا ہو گیا تو پھر اسی کی زندگی خطرہ میں نہ ہو گی بلکہ خود اس کو یعنی جارج کو بھی شریک سازش کی حیثیت میں ضرور گرفتار کر لیا جائے گا بہرحال جس طرح ممکن ہوا اس نے اپنے آپ پر قابو پانے کی کوشش کی

جس وقت یہ دونوں ڈاکٹر مار کے مکان پر پہنچے تو ریکن اور اس کا نائب پہلے سے بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

"کتنا بھیانک واقعہ ہے" جارج نے اندر جاتے ہی مار سے کہا "عقل نہیں مانتی کہ موت اس طرح آناً فاناً ہوئی ہو"

"جی موت تو ان کی تبھی واقعہ ہو گئی تھی جب میں نے آپ کو اطلاع دی اس سے کچھ دیر پہلے وہ مجھ کو بے ہوش پڑے ملے تھے بس یہاں آنے کے تھوڑی دیر بعد مر گئے"

"مگر کیوں ڈاکٹر صاحب وہ کہاں پر آپ کو ملے تھے؟" ریکن نے جلدی سے پوچھا "ذرا مفصل بیان کیجئے کیونکہ اس وقت تک تو

ہمیں کچھ بھی حال معلوم نہیں"

"دراصل میں آپ لوگوں کے آنے سے پہلے انسپکٹر صاحب سے یہی ذکر کر رہا تھا" مار نے جواب دیا "اب آپ کے پاس خاطر سے پھر وہی حالات دوہراتا ہوں بات یوں ہوئی میری نوکرانی سنے اس ایک رات کے لئے چھٹی لے رکھی تھی وہ جب دن بھر کا کام کر کے رخصت ہونے لگی تو اس کو روش پر کوئی آدمی پڑا نظر آیا اندھیرے میں وہ اتنا تو معلوم نہ کر سکی کہ کون ہے بہر حال اسے دیکھتے ہی چیخیں مارنی شروع کر دیں اور دوڑی دوڑی مکان پر واپس آئی میں نے جا کر دیکھا تو پروفیسر برنالی فرش زمین پر اوندھے پڑے تھے سر مکان کی طرف تھا اور بالکل بے ہوش تھے

"میں انہیں اٹھوا کر اپنے مکان پر لے آیا اور معائنہ کیا۔ دیکھا تو ان کا داہنا ہاتھ غیر معمولی سوجا ہوا تھا۔ زیادہ غور کے ساتھ دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ان کی ہتھیلی میں دو چھوٹے چھوٹے سوراخ جیسے سانپ کے ڈسنے سے پیدا ہوتے ہیں موجود تھے میں اس سے پہلے سن چکا تھا کہ آپ کے چڑیا خانہ سے ایک سانپ گم ہوا ہے اس لئے فوراً میرا ماتھا ٹھنکا سوچا کہ ہو نہ ہو یہ اسی بھگوڑے سانپ کے کرتوت ہیں قصہ مختصر میری سب کوششیں بے سود ہوئیں اور برنالی کی موت چند منٹ کے اندر اندر واقع ہو گئی اسی وقت میں نے فون پر پہلے مسٹر برنالی کے بھائی مجھے کیپر کو اطلاع دی پھر انسپکٹر صاحب کو اور بعد ازاں آپ کو ٹڈلینڈ ہوٹل میں۔ کیونکہ میں نے سنا تھا آپ احتیاطاً وہیں اٹھ گئے ہیں اچھا ہوا کرنیل صاحب بھی حسن اتفاق

سے وہیں موجود تھے اور وہ آپ کے ساتھ ہی ساتھ آ گئے"

ساری داستان سننے کے بعد انسپکٹر رینکن نے پوچھا "کیا آپ نے لاش کے آس پاس کوئی سانپ دیکھا تھا؟"

"بالکل نہیں" مابہ نے جواب دیا "اور نہ اس وقت تک کہ میں نے پروفیسر برنابی کو مکان پر لاکر ان کا معائنہ کیا یہی بات مجھ کو معلوم تھی کہ ان کی موت کس طریقہ پر واقعہ ہوئی ہے"

"میرے خیال میں ایک نظر لاش کو دیکھ لینا چاہیئے۔ شاید مسٹر سرجارج ہتیلی کے نشانات دیکھ کر اس کا فیصلہ کر سکیں کہ وہ کیا اسی سانپ کی کچلیوں کا نشان ہے جو پنجرہ سے غائب ہوا تھا یا کسی اور کی؟"

اس عرصہ میں جارج واقعات کی رفتار دیکھتے ہوئے اور زیادہ سہمگین ہونے لگا تھا بہرحال اس نے ضبط کر کے کہا کہ "اس طرح کے نشانات سانپ کی جسامت کے مطابق مختلف ہوا کرتے ہیں" جس کے بعد یہ ساری جماعت اس کمرہ کی طرف گئی جہاں بدنصیب پروفیسر کی لاش پڑی تھی۔

جارج نے دیکھا داہنا ہاتھ بری طرح سوجا ہوا تھا اور داہنی ہتھیلی میں واقعی دو چھوٹے چھوٹے زخم جیسے سوئی چبھنے کے ہوتے ہیں موجود تھے ان کا درمیانی فاصلہ نصف انچ سے بھی کم تھا

"کہئے آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا یہ زخم اس کھوئے ہوئے سانپ کے ہیں یا نہیں؟" ریگن نے پوچھا اور جارج نے تھوڑا غور کرنے کے بعد تسلیم کیا کہ "غالباً اسی کے ہیں"

لیکن اس کے بعد دفعتاً اس کو اپنی ایک فروگذاشت یاد آگئی۔ زو کے افسر اعلےٰ کی حیثیت میں اس کا سب سے بڑا فرض سانپ کو بے آہد کرنا تھا۔ اور وقتی طور پر وہ اس معاملہ کی اہمیت کو بالکل ہی نظرانداز کر چکا تھا پس یکایک گھبرائے ہوئے لہجہ میں کہنے لگا۔

"انسپکٹر صاحب ایک بات بیچ میں ہی رہی جاتی ہے۔ جس طرح ممکن ہو ہمیں اس سانپ کو تلاش کر کے قابو کرنا چاہیئے اس سانحہ نے یہ بات پوری طرح ثابت کر دی کہ وہ اب تک زندہ ہے اور جس جگہ ہم بیٹھے ہیں غالباً وہاں سے بہت دور نہ ہوگا"

"دیکھئے میں اس معاملہ کو ابھی ہاتھ میں لیتا ہوں۔ لیکن چند منٹ کی دیر کوئی خاص تبدیلی پیدا نہیں کر سکتی۔ مجھے چند ایک سوالات ڈاکٹر صاحب سے پوچھنے ہیں اس کے بعد میں باقی معاملات پر توجہ دے سکوں گا"

پھر ڈاکٹر کی طرف مڑ کر اس نے کہا "کیا آپ بتا سکتے ہیں یہ واقعہ کس وقت پیش آیا ہوگا؟"

لیکن مار نے اپنے سر کو انکاری حرکت دی اور جواب دیا "میں کوئی بات یقین کے ساتھ تو نہیں کہہ سکتا۔ مگر اندازہ

یہ ہے کہ سانپ نے موت واقع ہونے سے قریباً آدھ گھنٹہ پہلے ان کو ڈسا ہوگا اور جب ان کی موت واقع ہوئی تو نو بجنے میں بیس منٹ باقی تھے"

"اور کیا آپ کی رائے میں پروفیسر صاحب ڈسے جانے کے بعد اس طرف کو آنے لگے تھے؟"

"غالباً اسی طرح ہُوا ہوگا"

"یعنی ڈسا جانے کے بعد وہ کچھ دیر چل سکے ہونگے؟"

"افسوس ہے اس کے متعلق کوئی فیصلہ کن جواب نہیں دے سکتا۔ میرے خیال میں مسٹر سرزج جو سانپوں کے عادات سے واقف ہیں بہتر جواب دے سکیں گے"

"میں بھی اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا کہ رسل وائپر قسم کے سانپ بے حد زہریلے سمجھے گئے ہیں اور جو سانپ پنجرہ سے غائب ہُوا اسی نسل کا تھا"

"آپ کے خیال میں ڈسا جانے کے بعد پروفیسر صاحب کم و بیش چار یا پانچ منٹ چلنے کے قابل رہے ہوں گے؟"

"بس یہ انتہا ہے" جارج نے جواب دیا "گو ممکن ہے وہ اس سے پہلے ہی بیہوش ہو کر گر پڑے ہوں"

رینکن پھر ڈاکٹر مار کی طرف مڑا اور کہنے لگا "آپ کی رائے میں واقعہ پیش آنے کے بعد کیا وہ آپ ہی کے مکان کی طرف آنے لگے تھے؟"

"یہی میرا خیال ہے"

"اچھا اب میں صرف ایک سوال اور پوچھا چاہتا ہوں یعنی آپ کے اندازہ کے مطابق پروفیسر برتابی کس جگہ سے آرہے تھے کہ بے ہوش ہو کر باغ کی روش پر گر سے؟"

جارج نے تھوڑی دیر دل ہی دل میں حساب کیا اس کے بعد کہنے لگا "ڈاکٹر صاحب کے بیان کے مطابق جس جگہ پروفیسر صاحب گرے ہوئے پائے گئے وہ ایک طرح کا وسطی مقام ہے۔ ان کے اپنے مکان سے اس جگہ کا فاصلہ اڑھائی سو گز کے قریب ہے اور چڑیا خانہ کے پھاٹک سے کوئی دو سو گز کا"

رینکن نے نوٹ بک بند کر لی اور اس کو جیب میں ڈالتے ہوئے کہنے لگا "اس صورت میں زیادہ بہتر ہوگا کہ آغاز تفتیش ان کے مکان سے ہی کیا جائے"

اس کے بعد یہ مختصر جماعت منتشر ہوئی۔ پولیس کے آدمی اپنے کام کو سرانجام دینے چلے گئے۔ جارج اور کرنیل کرک مین سانپ کی گرفتاری کے سوال پر غور کرنے ایک طرف کو روانہ ہوئے۔ اور ڈاکٹر مار اپنے مکان پر لاش کے زیادہ مکمل معائنہ میں مشغول ہو گیا۔

باب ۔ ۶

سانپ کی دستیابی

جارج کے دل کو سب سے زیادہ فکر اس بات کی لگی ہوئی تھی کہ اس کی طرف سے کوئی فعل ایسا نہ ہو اور نہ کوئی لفظ اس طرح کا منہ سے نکلے جس سے پولیس کے دلوں میں اس کے برخلاف کسی طرح کا شبہ پیدا ہونا ممکن ہو پس ڈاکٹر بار کے مکان سے رخصت ہونے کے بعد اس نے سیدھا چڑیا گھر کا رخ کیا تاکہ وہاں چل کر معلوم کرے کہ کھوئے ہوئے سانپ کی دستیابی میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے اس قصہ کے ناظرین کو اچھی طرح معلوم ہے اور خود جارج بھی اس حقیقت سے بے خبر نہ تھا کہ کھوئے ہوئے سانپ کا دوبارہ ملنا ناممکنات سے ہے لیکن پھر بھی دکھاوے کے لئے سب کچھ کرنا ضروری تھا چنانچہ وہ جب زو میں پہنچا تو اس [illegible] کارکن لیکن لیمپ وغیرہ جابجا الاؤ روشن کئے مشعلیں ہاتھ میں لئے سانپ کو تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ اس طرح رات کے گیارہ بج گئے اور اس وقت آخرکار اس سعی لاحاصل کو عارضی طور پر ترک کر دینا پڑا دن بھر کے ہنگامہ خیز واقعات نے جارج کو بری طرح تھکا دیا تھا لیکن رفع کسل سے بہت زیادہ اس کے دل کی خواہش یہ معلوم کرنے کی تھی کہ انسپکٹر رینکن نے کیا نئے حالات معلوم کئے ہیں چنانچہ ہوٹل کی طرف جانے کی بجائے وہ سیدھا پروفیسر برنابی کے مکان کی طرف ہو لیا جہاں رینکن اور اس کا نائب پہلے سے بغرض تفتیش پہنچے ہوئے تھے

اس کو دیکھ کر ریکن کہنے لگا "اچھا ہُوا آپ آ گئے۔ میں خود چاہتا تھا آپ سے مل کر کچھ تبادلہ خیالات کر سکوں اس وقت تک ہم کوئی خاص بات دریافت نہیں کر سکے لیکن اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ بد نصیب پروفیسر کو جو حادثہ پیش آیا اس کی ساری ذمہ داری اسی کے سر پر تھی"۔

جارج انسپکٹر پولیس کے دوستانہ لہجہ اور اس کے حاصل کردہ نتیجہ سے دل ہی دل میں بہت خوش ہُوا کہنے لگا "تو کیا آپ کی رائے آخر کار یہی ہے کہ وہ چڑیا خانہ سے سانپ نکال کر لے گیا تھا؟

"بے شک میرا اندازہ یہی کہتا ہے" ریکن نے جواب دیا "لیکن میں اس کی تائید میں اب تک کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکتا بہرحال وقتی طور پر ہمیں ایسا ہی خیال کرنا چاہیئے"۔

جارج نے اپنے بڑھتے ہوئے احساس مسرت کو دبانے کی کوشش کر کے کہا "اگر میرا سوال بار خاطر نہ ہو تو اتنا پوچھتا ہوں کہ اب تک کون کونسی نئی بات آپ نے معلوم کی؟"

"جو کچھ ہم کو معلوم ہُوا ہے وہ سب افسر مرگ کی تحقیقات کے موقعہ پر ظاہر ہو جائے گا" انسپکٹر نے جواب دیا

"مختصر یہ کہ جب ہم اس جگہ آئے تو مکان خالی پڑا تھا نوکرانی کو بلا کر اس سے چند سوالات پوچھے لیکن کوئی خاص بات اس کی زبانی بھی تحقیق نہ ہو سکی تاہم میں جس نتیجے پر پہنچا ہوں یہ ہے کہ غریب برنابی نے سانپ کو پنجرہ میں بند

ہر رکھا تھا نہ جانے اس نے پنجرہ کو کھولنے کی کوشش کی یا کیا ہوا مگر سانپ نے یکایک اس کو ڈس لیا چونکہ گھر میں کوئی دوسرا موجود نہ تھا اس لئے وہ حادثہ پیش آتے ہی ڈاکٹر کے مکان کی طرف دوڑا لیکن زہر اتنا سریع الاثر تھا کہ تھوڑی دور جا کر ہی بے ہوش ہو کے گر پڑا"

جارج نے گہری فکر کی نمائش کی بظاہر وہ اس بیان کے سارے پہلوؤں پر غور کر رہا تھا اس کے بعد کہنے لگا "جب وقت آپ یہاں آئے تو کیا مکان کا دروازہ کھلا تھا یا بند؟"

"دروازہ تو بند تھا"

"پھر آپ کی رائے میں جب سانپ نے برنابی کو ڈسا تو اسے پریشانی کی حالت میں اسے دروازہ بند کرنے کا خیال کیسے آیا ہوگا؟"

انسپکٹر نے تعریفی نظروں سے جارج کی طرف دیکھا اس کے بعد کہنے لگا "آپ کا اعتراض نہایت موزوں ہے میں نے خود بھی اس پر غور کیا تھا لیکن میں آخر کار اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس واقعہ سے پروفیسر برنابی کی انتہائی بے غرضی اور شرافت ظاہر ہوتی ہے جب اس نے دیکھا کہ سانپ مکان کے اندر کھلا پھر رہا ہے تو صرف اس خیال سے دروازہ بند کرنا ضروری سمجھا کہ ایسا ہی حادثہ کسی دوسرے کو پیش نہ آئے"

اس کے قریباً نصف گھنٹہ بعد جارج اپنی عارضی قیام گاہ واقع مڈلینڈ ہوٹل میں جا پہنچا اور طبیعت کو سکون دینے کی

غرض سے ڈبل وسکی کا جام نوش کر کے سونے کے لیئے بستر پر لیٹ گیا۔

مگر لیٹے لیٹے اس کے خیالات کی رو پھر ایک بار گزشتہ واقعات کی طرف گئی جو اس وقت تک پیش آ چکے تھے وہ اس بات سے مطمئن و مسرور تھا کہ بڈھا برنابی چل بسا اور کیپر نے جیسا وعدہ کیا تھا اس کی موت آناً فاناً بلا تکلیف واقع ہوئی اب اس کی چھوڑی ہوئی جائداد کا مالک کیپر تھا اور وہ ضرور حسب وعدہ چند دن کے عرصہ میں کچھ روپیہ اس جائداد کی ضمانت پر کہیں سے حاصل کر لے گا جس سے اس کی یعنی جارج کی وقتی ضرورتیں رفع ہو جائیں گی۔

مگر اس سے بھی زیادہ اطمینان بخش پہلو اس کی نظروں میں یہ تھا کہ جو کچھ اس سلسلہ میں ہوا وہ ذرا بھی شک انگیز نہ تھا۔ رینکن اس نتیجے پر پہنچ چکا تھا کہ برنابی نے سانپ چرایا وہ اتفاقاً چھٹ گیا اور اس کے ڈسنے سے ہی اس کی موت واقع ہوئی حالانکہ واقعہ میں یہ سب کچھ کیپر کی سوچی ہوئی تجویز کا نتیجہ تھا گو وہ کونسی ترکیب تھی جس سے کیپر نے ہتھیلی پر سرسوں جما کر دکھائی۔ اس کا حال جارج کو بالکل معلوم نہ تھا۔

خیر وہ رات اس نے اطمینان کے ساتھ سو کر بسر کی اگلے دن پھر اس کے نائبوں نے سانپ کی تلاش کا عمل شروع کر دیا اور جارج بھی دفتر کا سارا کام چھوڑ کر ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ان کے پاس جا پہنچا باقی مقامات کی تلاش اب غیر ضروری تھی

کیونکہ عام خیال یہی تھا کہ سانپ پروفیسر برنالی کی کوٹھی کے
اندر ہی کہیں چھپا بیٹھا ہوگا چنانچہ عمارت کے ہر حصہ کو بڑے
غور سے دیکھا گیا سامان فرنیچر کے نیچے ۔ پردوں کی اوٹ میں
کسی نیم باز الماری کے اندر غرض جہاں جہاں سانپ کی موجودگی
کا گمان ہو سکتا تھا گہرے تجسس سے اس کو تلاش کیا گیا ۔ اور
اس کے بعد دفعتاً ...

جارج کے کارکنوں میں سے ایک کی چیخ فضا میں گونجتی چاروں
طرف پھیل گئی ۔ وہ دوڑا دوڑا گیا ۔ کئی اور آدمی بھی کام چھوڑ کر
آ پہنچے ۔ اس وقت دیکھا گیا کہ پروفیسر کے کمرہ نشست کی کھڑکی
کے باہر پانی کا بھرا ہوا ایک پیپہ رکھا ہے ۔ آدمی نے ٹونٹی کھول
کر بیشتر پانی نکال دیا تھا ۔ صرف پیندہ کے پاس تھوڑا سا میلا
پانی باقی تھا اور اس کے اندر وہی سانپ بظاہر مردہ اور بے
حرکت پڑا ہوا نظر آتا تھا !

باب ۔ ۷

سانپ ۔ جارج اور پولیس

شکر ہے ... صد شکر ہے" جارج نے حیرت ظاہر کرنے
کی بجائے جو واقعی اس کے دل میں تھی اظہار اطمینان کرتے
ہوئے کہا "شکر ہے کہ موذی آخرکار مل گیا ۔ ملیکن! اس نے
زور سے آواز دی" آکر دیکھو تو جس کی تلاش تھی مل گیا اب سارے

آدمیوں کو بلا لو"

جتنے لوگ اب تک کام پر لگے تھے وہ دوڑے دوڑے آ گئے اور پانی کے پیپے کے گرد جمع ہونے لگے۔ ملیکن نے پانی میں ڈوبے ہوئے سانپ کی طرف دیکھا اور کہنے لگا "دیکھنے میں تو بے جان نظر آتا ہے۔ لیکن پھر بھی..."

"پھر بھی احتیاط ہر حال میں لازم ہے" جارج نے رائے دی "دیکھو ہاتھ مت لگانا۔ بلکہ کسی چیز کی مدد سے ہی اس کو باہر نکالنا چاہیئے"

اس کے تھوڑی دیر بعد دستپنا کی قسم سے ایک چیز لے کر مردہ سانپ باہر نکالا گیا مگر جب اسے گھاس پر ڈالا تو وہ جوں کا توں بے حرکت پڑا رہا۔

"وہی ہے" جارج نے بغور اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "کیوں نسبٹ کیا کہتے ہو؟"

"جی سرکار بے شک وہی ہے" چوکیدار نے بھی تائید کی "میری تو اب جان میں جان آئی ہے ورنہ ہر وقت دہشت لگی تھی کہ نہ جانے کہاں چھپا بیٹھا ہوگا"

اس کے بعد جارج نے ملیکن کو حکم دیا کہ سانپ کو کسی چیز میں ڈال کر دفتر لے چلو اور باقی آدمیوں سے کہہ دیا کہ فی الحال اپنے گھروں کو جاؤ بعد میں کھانا کھا کر دو بجے سہ پہر کے قریب آجانا"

حقیقت یہ ہے کہ سانپ کے ملنے سے جارج کے دل کو

گہری مسرت اور اطمینان کا احساس ہونے لگا تھا اور اس کا برنابی کے مکان پر پایا جانا اس خیال کی تائید کامل کا ذریعہ بن گیا جو رینکن نے پیشتر ظاہر کیا تھا اور جارج خوش تھا کہ یہ کڑی آزمائش آخر ختم ہوئی۔

اس وقت رینکن اور کرک مین کو فون پر ادنکلا ربیہ کو مڈلینڈ ہوٹل میں خبر پہنچا دی گئی کہ سانپ مل گیا اور آخرالذکر کو یہ بھی کہاب خطرہ باقی نہیں تم مکان پر واپس آسکتی ہو۔ ایک نینسی باقی رہی تھی جس کی نسبت جارج کو یقین تھا کہ اخباروں کے ذریعہ سے سانپ کے پنجرہ سے نکلنے کی خبر ضرور معلوم کر چکی ہوگی اگر بس چلتا تو وہ اس کو بھی ضرور یہ خوشخبری سناتا لیکن اس وقت اس کو ہر قدم بڑی احتیاط سے اٹھانا پڑتا تھا ٹیلیفون پر خبر دینا تو خطرناک تھا ہی کوٹھی پر جاکر اس سے ملنا اور بھی زیادہ خطرناک سمجھا جا سکتا تھا۔

اس روز تین بجے کے عمل پر چار آدمی پروفیسر برنابی کے مکان پر جمع ہوئے یعنی انسپکٹر رینکن۔ اس کا نائب سارجنٹ رس بریجر ڈاکٹر مارا اور اس کا گہرا دوست پروفیسر بلینی ہیٹن جو مقامی یونیورسٹی کے شعبہ سائنس کا نامور معلم تھا اور جس کی رائے سانپوں کے زہر کے متعلق مستند سمجھی جاتی تھی۔

یہ چاروں بیٹھے تبادلہ خیال کر ہی رہے تھے کہ جارج بھی جا پہنچا تھوڑی دیر رسمی باتیں ہوئیں اس کے بعد رینکن نے اصل معاملہ کی طرف آتے ہوئے کہا "میں وہ خاص مقام

دیکھنا چاہتا ہوں جہاں سانپ پڑا ہُوا ملا تھا"

جارج نے ساتھ لے جاکر پیپہ دکھایا جس پر رینکن کہنے لگا "اس کے معنی یہ ہوئے کہ وہ پانی میں ڈوب کر مرا"

"معلوم تو یہی ہوتا ہے" جارج نے جواب دیا "تاہم میں نے سنا ہے سانپ آسانی سے غرقاب نہیں ہوتا اور نہایت اچھی طرح تیر سکتا ہے"۔

"میں اس بارہ میں چند سوالات پوچھنا چاہتا تھا" رینکن نے کہا "مثلاً آپ کے خیال میں وہ کتنا عرصہ پانی میں تیر سکتا ہے؟"

جارج نے اپنے سر کو انکاری حرکت دی اور پروفیسر بلینی ہٹین کی طرف اشارہ کر کے کہا "آپ اس فن کے ماہر ہیں شاید کچھ بتا سکیں"

بلینی ہٹین کسی گہری سوچ میں پڑا معلوم ہوتا تھا سوال پوچھا جانے پر چونک کر بولا "افسوس میں بھی یقینی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا صرف اتنا جانتا ہوں کہ اس طرح کے جانور ایک سے لیکر بارہ گھنٹہ تک پانی میں زندہ رہ سکتے ہیں"

"اس سے تو کچھ بھی معلوم نہ ہو سکا" رینکن نے مایوسانہ کہا "تاہم جانے دیجئے اس سے اگلا سوال یہ ہے کہ وہ پانی میں کیسے گرا؟ کیا کسی نے اس کو وہاں ڈالا یا وہ خود ہی پیپے میں جا پڑا"

یہ سوال پوچھتے ہوئے رینکن نے پروفیسر بلینی ہٹین کی طرف دیکھا جس نے جواب دینے سے پہلے گلا صاف کیا پھر بولا

"اس کا دار و مدار حالات پر ہے فرض کیجئے سانپ نے آپ پر حملہ کرنا چاہا اور آپ نے اس کو گردن سے پکڑ لیا پھر اب اس کے بعد آپ کیا کریں گے؟ ظاہر ہے کہ نتیجہ کی پروا نہ کرتے ہوئے اسے دور پھینکنے کی کوشش ہی کریں گے ایسی حالت میں اگر وہ پانی کے پیپے میں جا گرے تو یہ امر چنداں حیرت انگیز نہیں سمجھا جا سکتا"

"میں اس جواب کا شکریہ ادا کرتا ہوں" رینکن نے کہا "لیکن سوال در سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر سانپ کو ایسی حالت میں پانی کے اندر پھینکا گیا کہ اس کو کسی طرح کی چوٹ نہ آئی تھی۔ تو کیا اس کے بعد اس کے لئے تیر کر نکل آنا غیر ممکن تھا؟"

یہ کہتے ہوئے اس نے باری باری جارج اور پروفیسر بلیتی ہیٹن کی طرف دیکھا اس وقت جارج نے محسوس کیا کہ سوال کتنا نازک ہے بہر حال سوچتے ہوئے کہنے لگا "میرے خیال میں اتنے بڑے پانی کے برتن سے اس کا باہر نکلنا دشوار ہی ہوا ہوگا" اتفاق سے بلیتی ہیٹن نے بھی یہی رائے ظاہر کی جس سے جارج کو بے حد خوشی ہوئی۔

چند ضروری یادداشتیں قلمبند کرنے کے بعد رینکن نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا

"صاحبو میں آپ لوگوں کا شکر گذار ہوں کہ آپ نے اپنی معلومات سے ہماری مدد کی بہر حال دریافت طلب باتیں دو ہیں یعنی سانپ کی موت کس طرح واقع ہوئی اور دوسرے کب وہ

پیسے کے اندر گراون دو باتوں کے متعلق اگر آپ کوئی اور واقفیت مہیا کر سکیں تو بڑی عنایت ہوگی۔"

مگر جارج اور اس کا دوست پروفیسر بلینی ہنین اس بارہ میں اور کوئی حال بیان نہ کر سکے

آخر کار عجیب جارج پروفیسر برنالی کے مکان سے رخصت ہوا تو عجیب گو مگو کی حالت میں تھا۔ کبھی اس کے دل میں مسرت اور اطمینان کی لہر پیدا ہوتی اور کبھی اس وجہ سے خوف کا احساس ہونے لگتا کہ پولیس کے کارکن کھوج لگاتے ہوئے کوئی دشوار مرحلہ ایسا نہ پیدا کر دیں جس میں چھپا ہوا راز ظاہر ہونے کا امکان ہو۔ خدا کو ہی بہتر معلوم تھا کہ انجام کیا ہونے والا ہے۔

باب ۸۰

کارونر کا اجلاس

پروفیسر برنالی کی لاش پر افسر مرگ کی تحقیقات کے لئے اگلا دن مقرر ہوا اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ کارونر کا اجلاس دس بجے ایک ہال کمرہ میں جو چڑیا خانہ سے قریب ہی واقع تھا منعقد کیا جائے۔ بیشتر چھوٹے اور بڑے گواہوں کے نام سمن بھیجے گئے تھے لیکن جارج کو اس کے عہدہ کی وجہ سے زبانی کہہ دینا ہی کافی سمجھ لیا گیا بہرحال اس نے رینکن سے وعدہ کیا کہ وقت مقررہ پر پہنچ جائے گا۔

دوسرے دن جب وہ دس بجے سے تھوڑی دیر پہلے جائے مقررہ

پر پہنچا تو گواہوں کے علاوہ بے شمار آدمی اور بھی تماشائیوں کی حیثیت میں جمع تھے انسپکٹر رینکن - سارجنٹ رس برجر - ڈاکٹر مار پروفیسر بلینی بیٹنی یہ سب موجود تھے اور ان کے علاوہ چوکیدار ملیکن اور نسبٹ - نیز متوفی پروفیسر کی دو نوکرانیاں مسز برٹوی اور للی کاچ رین بھی - جارج نے حاضرین پر گھومتی ہوئی نظر ڈالی تو اسے کیپر بھی ایک کونے میں دبکا ہوا دکھائی دیا خود جارج ڈاکٹر مار کے پہلو میں جا کر بیٹھ گیا اور بظاہر رسمی لہجہ میں لیکن در حقیقت حصول معلومات کی غرض سے کہنے لگا "فرمائیے کل کے بعد کوئی خاص واقعہ اور تو پیش نہیں آیا؟" ڈاکٹر اس کا جواب بصورت نفی دے ہی رہا تھا کہ اتنے میں صاحب کارونر بھی آ پہنچے - مسٹر ہربرٹ فنلیٹر ان کا نام تھا اور وہ ایک دراز قد سکڑے سمٹے آدمی تھے سینہ تنگ - پیٹ کسی قدر آگے کو نکلا ہوا اور گردن اونٹ کی طرح لمبی بہ حیثیت مجموعی ان کی صورت اس طرح کے استفہامی نشان (؟) سے ملتی تھی جس میں کسی طاقت سحری نے جان ڈال دی ہو - چہرہ ستا ہوا - عام حالت کسی دائمی مریض کی سی لیکن جارج نے سن رکھا تھا وہ ایک نہایت قابل منصف ہے اور کارونر کا فرض بڑی خوش اسلوبی سے ادا کرتا ہے - مسند پر آتے ہی مسٹر فن لیٹر نے ڈاکٹر مار اور رینکن کو سر کے اشارہ سے رسمی سلام کیا اس کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھ گیا -

آغاز سے پہلے چند ابتدائی رسمی باتیں عمل میں لائی گئیں جس کے بعد مسٹر فن لیٹر نے بیان کیا کہ سات شخصوں کی ایک جیوری

مرتب ہوئی ہے جن میں چھ مرد ہیں اور ایک عورت جس وقت یہ سب لاش کا معائنہ کر چکے تو گواہوں کو طلب کر کے ان کے بیانات لینے کی باری آئی

"مارجری ہاربر کو بلاؤ" کاروتر نے اس سپاہی کو جس کے ذمہ گواہوں کو طلب کرنے کا کام ڈالا گیا تھا ہدایت کی۔

معلوم ہوا یہ ڈاکٹر مار کی باورچن کا نام تھا۔ اس نے اپنے بیان میں لکھوایا کہ میں نے لاش فرش زمین پر پڑی ہوئی دیکھی تھی اور جاکر اس کی اطلاع فوراً ڈاکٹر صاحب کو دی اس وقت آٹھ بج کر اکیس منٹ ہوئے تھے صحیح وقت اس طرح یاد ہے کہ میں ایک بس پر سوار ہونے جا رہی تھی جو چول برج کے پاس سے آٹھ پچیس پر گذرتی ہے اور اس جگہ کا فاصلہ موقعہ واردات سے قریباً تین منٹ کا ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر مار کا بیان ہوا جس نے ان تدابیر کا ذکر کیا جو اس نے برنابی کو ہوش میں لانے کے لئے کی تھیں اور آخر میں کہا "جو کچھ میں نے کیا اس کے متعلق آپ پروفیسر بلینی ہیٹن سے دریافت کر سکتے ہیں کہ ہر لحاظ سے مناسب اور تسلی بخش تھا لیکن آخرکار جب میں نے دیکھا کہ معاملہ علاج کے بس کا نہیں تو میں نے اسی وقت پروفیسر برنابی کے بھانجے مسٹر کیپر اور پولیس کو ٹیلیفون پر اطلاع دی"

کاروتر نے اس موقعہ پر سوال پوچھا کہ "آپ کی رائے میں موت کن اسباب سے واقع ہوئی"؟ جس کے جواب میں

ڈاکٹر مار نے بتایا "کہ موت اس صدمہ کا نتیجہ تھی جو کسی زہریلے سانپ کے ڈسنے سے متوفی کے دل کو پہنچا۔ اول تو ساری علامات ایسی تھیں جن سے بدن میں سانپ کا زہر سرائت کرنا ثابت ہوتا تھا دوسرے متوفی کے داہنی ہتھیلی پر سانپ کی کچلی کے دو خفیف نشانات موجود تھے اور ہاتھ غیر معمولی طور پر سوجا ہُوا تھا لیکن اگر اس بارہ میں مزید تصدیق درکار تھی تو وہ لاش کا پوسٹ مارٹم کرنے سے ہو گئی"

"آپ کی رائے میں موت کتنے عرصہ میں واقع ہوتی ہوگی؟"

"میرے خیال میں متوفی کی بگڑی ہوئی صحت کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ آدھ گھنٹہ میں سب کچھ ہو گیا"

اب پروفیسر بلیمی ہیٹن کو طلب کیا گیا اس نے اپنے بیان میں لکھوایا کہ "مجھ کو معلوم ہے سانپ کے زہر سے بعض بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے اور پروفیسر برنابی بعض اس قسم کے تجربات کر بھی رہے تھے کہ اس زہر کے انجکشن سے مرض سرطان کو دور کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔۔۔"

"آپ نے سانپ دیکھا ہے کیا اس کے متعلق کچھ حالات بیان کر سکتے ہیں؟"

"جی ہاں میں نے اس کو بغور دیکھا ہے رسل وایپر قسم کا سانپ تھا تقریباً تین فٹ ایک انچ لمبا بظاہر اس کی موت غرقابی سے ہوئی تھی"

"آپ کی رائے میں جب اسے پانی میں ڈالا گیا تو کیا زندہ تھا؟"

"میں نہیں جانتا اس کے متعلق کیا رائے ظاہر کروں" پروفیسر نے شانوں کو حرکت دیتے ہوئے جواب دیا "جس صورت میں وہ پانی کے پیپے کے اندر پایا گیا اور مردہ تھا تو جیوری کے ممبر خود ہی اس سوال پر بہتر رائے قائم کر سکتے ہیں"

"مگر کیا وہ پانی سے باہر نہ نکل سکتا تھا؟"

"غالباً نہیں کیونکہ سنا ہے پیپہ صرف نصف کے قریب پر تھا اور اگرچہ یہ جانور تیرنا خوب جانتا ہے لیکن چکنی سطح پر چڑھ نہیں سکتا اس لئے مجھ کو یقین ہے کہ وہ پانی میں ڈوب کر ہی مرا"

پروفیسر برنابی کی دو نوکرانیوں کی شہادت لی جا چکی تو انسپکٹر رینکن کو طلب کیا گیا جس نے اپنے بیان میں سارے حالات مختصر لیکن مدلل طور پر بیان کئے بہر حال ہر ایک فقرہ جو اس کے منہ سے نکلتا جارج کے لئے باعث مسرت ثابت ہوتا تھا کیونکہ رینکن نے اپنے بیان میں یہی ظاہر کیا کہ برنابی تجربہ کے لئے چڑیا گھر سے ایک سانپ نکال کر لایا تھا وہ اس پر کوئی تجربہ کیا چاہتا تھا دفعتاً اس نے اس کو ڈس لیا اور پروفیسر نے عالم اضطراب میں اس کو اٹھا کر ایک طرف پھینک دیا یہ محض ایک اتفاقی امر ہے کہ وہ پانی

کے اندر جا پڑا"

اب جارج کی باری آئی جس نے اپنے بیان میں ان رعائتوں کا ذکر کیا جو چڑیا گھر کی منتظم کمیٹی نے پیشتر پروفیسر برنابی کو حصول زہر کے متعلق دے رکھی تھیں لیکن جو اس وقت کے بعد جب بیٹی کی موت کے صدمہ نے اس کے حواس کو مختل کیا واپس لے لی گئی تھیں۔ ایک سوال کے جواب میں جارج نے بتایا کہ "سانپ کا اپنے آپ پنجرہ سے نکل جانا قرین قیاس نہیں ضرور کسی آدمی نے کنجی سے اس کے پنجرہ کا دروازہ کھولا اور اسے نکالا"

"اچھا یہ فرمایئے" کارونر نے اس موقعہ پر پوچھا "کیا پروفیسر برنابی اس قسم کے سانپوں کے زہر سے تجربات کیا کرتے تھے؟"

جارج ایک لمحہ کے لئے گھبرا گیا اس نے معاملہ کے اس پہلو کو اب تک زیر غور نہ لیا تھا ایک ثانیہ کے لئے تامل کرکے اس نے بات ٹالتے ہوئے جواب دیا "افسوس میں کوئی فیصلہ کن کیفیت بیان نہیں کر سکتا پروفیسر برنابی سبھی طرح کے سانپوں کا زہر حاصل کرتے تھے ممکن ہے اس سانپ کا زہر بھی ان کے تجربوں میں کام آتا ہو"

اب ملیکن اور نسبٹ کے بیانات باقی رہے تھے جنہوں نے قریباً وہی حالات جو اس قصہ کے پڑھنے والوں کو معلوم ہیں بیان کئے آخر میں کارونر نے ایک کافی لمبی تقریر میں چند ضروری اشارات ان شہادتوں کے متعلق جو ہو چکی تھیں اراکین جیوری کو دیئے اور آخر میں کہا

"اگر آپ لوگوں کو اس کا یقین ہو کہ واردات خودکشی یا قتل کی ہے تو صاف لفظوں میں کہہ دیجئے لیکن اگر آپ اسے کسی حادثہ پر محمول کرتے ہوں تو پھر اس کے مطابق فتوے صادر کیجئے"

ممبران جیوری نے تقریباً پندرہ منٹ کی مہلت اس سوال پر غور کرنے کو لی۔ جس کے بعد فورمین نے کھڑے ہو کر باقیوں کی طرف سے یہ رائے ظاہر کی کہ "پروفیسر میتھیو برنابی کی موت ایک اتفاقی حادثہ کا نتیجہ تھی جو انہیں ایک زہریلے سانپ پر تجربہ کرتے ہوئے پیش آیا کوئی دوسرا آدمی ان کی موت کے لئے ذمہ دار نہیں سمجھا جا سکتا"

باب - ۹

دو گنہگار

پروفیسر برنابی کی موت کے متعلق جو فتوے کارونر کی جیوری نے صادر کیا تھا اس نے جاج کے اطمینان و مسرت کا پیمانہ سچ مچ لبریز کر دیا جب کبھی اس کے دل میں خیال آتا کہ معاملہ حد آخر تک ختم اور طے ہو چکا اور وہ بھی نہایت پر اطمینان طریقہ پر اور اب کسی طرح کا خطرہ اس کے لئے باقی نہیں رہا تو واقعی اس پر نشہ کی سی حالت طاری ہو جاتی۔ یہی جی چاہتا ناچے اور گائے اور جو کوئی ملے اس کو شراب کی دعوت دے لیکن

پھر اس نے یہ کہہ کر اپنے آپ کو ملامت کی کہ اتنی خوشی بھی کیا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ خطرہ گو بظاہر رفع ہو گیا لیکن خفیہ اور پوشیدہ اب تک موجود ہو اور اس کی یعنی جارج کی طرف سے کوئی خفیف سی لغزش ہونے پر وہ چند شدت سے نمودار ہو جائے۔ بے شک اس کو اتنا زیادہ خوش ہونا واجب نہ تھا بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ آئندہ اپنی عمر میں وہ کسی موقعہ پر بھی اس طرح کا گہرا سکون قلب جیسا پیشتر اسے حاصل تھا دوبارہ نہ پا سکے گا۔

تاہم چڑیا گھر کے دوبارہ کھلنے اور خلقت کی آمد و رفت شروع ہونے سے اس کے لئے ایک اچھا ذریعہ تسکین پیدا ہو گیا۔ کارونر کی تحقیقات سے کم از کم یہ ایک فائدہ ضرور ہوا کہ ہر زید بکر عمرو اب یہی خیال کرتا تھا کہ بڈھا برنالی سانپ چرا کر لے گیا تھا اور اسے اپنی ہی غلطی کا خمیازہ بھگتنا پڑا چڑیا گھر کے کارکن اس واقعہ کے لئے بہر حال ذمہ دار نہ تھے اور نہ کبھی اس قسم کا واقعہ پھر پیش آنا ممکن تھا۔

دو دن انہی حالات میں گذرے اس عرصہ میں جارج نے جب دیکھا کہ ہر شخص اس سے خندہ پیشانی سے ملتا اور دوستانہ گفتگو کرتا ہے تو اس کو یقین کامل ہو گیا کہ اس کے برخلاف کسی قسم کا شبہ کسی فرد بشر کے دل میں باقی نہیں ہے۔

لیکن پھر بھی ایک بات۔ اس کے دل کو اکثر پریشان کئے رکھتی تھی یعنی یہ کہ کیپر نے برنالی کی موت کا سامان کیسے پیدا کیا؟ کبھی کبھی اس کو خیال آتا کہ ضرور اس نے کہیں سے دوسرا سانپ

حاصل کیا ہوگا۔ کیونکہ انسپکٹر رینکن کی طرح ڈاکٹر مار اور پروفیسر
بلینی ہیتن کا بھی یہی خیال تھا کہ برنابی کی موت سانپ کے ڈسنے
سے واقع ہوئی ہے لیکن اس نے جو سانپ کیپر کے نام بھیجا وہ
تو مردہ اور بے جان تھا پھر اس نے دوسرا سانپ کہاں سے
حاصل کیا ؟ انگلستان میں اس طرح کے حیوانات حاصل کرنا سہل
کام نہیں کیونکہ ٹھنڈا ملک ہے اور بہت کم زہریلے سانپ اس
جگہ پائے جاتے ہیں ضرور اس کا کوئی دوست بلاد مشرق میں
کسی جگہ رہتا ہوگا جس کے ساتھ ملکر اس نے سارا انتظام
مکمل کیا اور اسی کی مدد سے دوسرا سانپ حاصل کر کے
برنابی کی موت کا ذریعہ پیدا کیا۔

لیکن گو اس نے اپنے دل کو اس طرح سمجھانے کی بہت
کوشش کی لیکن پھر بھی پورا اطمینان نہ ہو سکا وہ جس طرح
ممکن ہو اصل حقیقت معلوم کرنا چاہتا تھا آخر کار جب نہ رہ
سکا تو واقعات مذکورہ کے تقریباً چوتھے روز اس نے ایک
پبلک کال بکس سے کیپر کو فون کیا اور کہا "میں ضرور تم سے
ملنا چاہتا ہوں۔ بتاؤ کب اور کہاں مل سکو گے؟" لیکن معلوم
ہوا کیپر اس کے لئے رضامند نہ تھا بہر حال جارج کے
بہت زور دینے پر اس نے آخر کار کہا کہ "میں آئندہ ہفتہ
کے روز قصبہ باتھ جا رہا ہوں اگر تم اس دن تین بجے کے
عمل پر سڑک کے فلاں مقام پر کھڑے رہو تو میں تمہیں اپنی
موٹر پر سوار کر کے لے چلوں گا اور رستہ میں باتیں بھی ہو جائیں

گی"

ریل کے جس سٹیشن سے یہ جگہ قریب پڑتی تھی جارج بذریعہ ٹرین وہاں تک گیا اور اس کے بعد پیدل چل کر جائے مقررہ پر پہنچا اور انتظار کرنے لگا اس کے تھوڑی دیر بعد کیپر موٹر لئے آ پہنچا احتیاطاً چاروں طرف نظر ڈال کر کہ کوئی آس پاس موجود نہیں اس نے جارج کو اپنی کار پر سوار کر لیا لیکن جب موٹر دوبارہ چلنے لگی تو اس نے کسی قدر غصہ میں بھر کر پوچھا

"کیوں تم نے اس ملاقات کے لئے اتنا زور دیا؟ بہتری اس میں تھی کہ ہم کچھ عرصہ کے لئے ایک دوسرے سے نہ ملتے۔ مرد آدمی اتنا نہیں سوچتے کہ اگر کسی نے ہمیں اکٹھا دیکھ لیا تو نہ جانے کیا شک پیدا ہو۔ اس وقت تک سب کام خاطر خواہ ہوا ہے اب تم اپنی طفلانہ حرکتوں سے کیوں اس کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہو؟"

جارج تند اور تیز لفظوں کو سن کر جھینپ سا گیا کہنے لگا کیا کروں میں رہ نہ سکا یہ بات اب تک میری سمجھ میں نہیں آئی کہ تم نے سارا انتظام کس طریقہ پر کیا؟"

کیپر ان لفظوں کو سن کر اتنا جھلایا کہ اس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگے پر جوش لہجہ میں بولا

"تم کتنے احمق اور نادان ہو کہ اتنی سی بات کے لئے دوڑے دوڑے آئے اور مجھ کو بھی حیران کیا۔ تمہیں آم کھانے سے مطلب تھا پیڑ گننے سے کیا کام؟ کیا میں نے پہلے ہی تم سے نہ کہہ دیا

تھا کہ بہترین بے خبری وہ ہوتی ہے جو سبھی ہو جب تمہیں اصل حقیقت معلوم ہی نہیں تو تم اپنی کسی حرکت سے کسی کے دل میں شبہ پیدا نہ کر سکو گے پس خدا کا شکر کرو کہ سارا کام خوش اسلوبی سے ہو گیا اس سے زیادہ اور کیا چاہیئے؟"

جارج کیپر کے تلخ لہجہ سے رنجیدہ تو بہت ہوا لیکن دل میں اس کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ جو کہتا ہے سچ کہتا ہے

دبی آواز میں بولا "تم پر اب تک کسی طرح کا شبہ تو نہیں کیا گیا؟"

کیپر کے غصہ کی آگ اور زیادہ تیز ہو گئی لال پیلی آنکھیں کر کے کہنے لگا "میری بلا جانے۔ جو حالات تم کو معلوم ہیں وہی مجھ کو ہیں۔ میں غیب دان نہیں کہ دلوں کا حال جان سکوں۔ کارونر کی کچہری میں ہم دونو موجود تھے جو کچھ میں نے سنا وہ تم نے بھی سن لیا۔ اس سے زیادہ میں کیا بتا سکتا ہوں؟"

جارج کو دوبارہ شرمندہ ہو کر رہ جانا پڑا پس اب کی مرتبہ اس نے گفتگو کا رخ ایک اور معاملہ کی طرف بدلا جو رفع استعجاب کی خواہش سے زیادہ پر اہمیت تھا یعنی اس نے کہا "اچھا خیر جانے دو۔ لیکن تم نے روپے کا کیا بندوبست کیا ہے اور مجھے کب تک امید رکھنی چاہیئے؟"

جارج کا خیال تھا اس ذکر سے کیپر اور زیادہ بھڑک اٹھیگا لیکن نہیں اس کا اثر الٹا ثابت ہوا یعنی کیپر نے بالکل نرم ہو کر عام لہجہ میں جواب دیا "میں اس معاملہ کے لئے تم سے زیادہ

فکرمند ہوں سردست میں نے دو ہزار پونڈ بطور قرضہ حاصل کئے ہیں ان میں سے ایک ہزار فوراً تمہیں دے دوں گا لیکن دقت ایک اور نظر آئی ہے یعنی یہ روپیہ تمہیں کس طرح ادا کروں؟"

"تم تو قانون جانتے ہو کیا اس چھوٹی سی بات کو طے نہیں کر سکتے؟"

کیپر نے بے صبری کا اشارہ کیا اور بولا "رستے بیسیوں نظر آتے ہیں لیکن سوال اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کا ہے۔ مثال کے طور پر میں تمہیں چیک کاٹ کر نہیں دے سکتا... کیوں سمجھے؟"

"ٹھیک ہے لیکن نوٹ دینے میں کیا حرج ہے؟"

"اس صورت میں بے شک نہیں کہ میرے پاس ایک ایک پونڈ کے ایک ہزار نوٹ موجود ہوں لیکن اگر میں ان کو حاصل کرنے جاؤں تو بات یقیناً شک افزا ہو گی"

"چلو ایک ایک پونڈ کے نہ سہی دس دس پونڈ کے دے دینا"

"ان میں بھی وہی دقت ہے جو بڑی رقم کے دوسرے نوٹوں میں یعنی بنک ہمیشہ ان کے نمبر درج کر لیتا ہے"

"افسوس مجھ کو معلوم نہ تھا"

"سنو قاعدہ یہ ہے کہ بنک کے کارکن پانچ پونڈ یا اس سے بڑی رقم کے ہر ایک نوٹ کا نمبر ضرور اپنے ہاں لکھ لیتے ہیں"

"پھر اب کیا کرنا چاہئے؟"

"یہی سوال میرے دل کو اس وقت تک پریشان کرتا رہا ہے" کیپر نے شانوں کو حرکت دے کر کہا "میرے خیال میں بہترین صورت یہ ہوگی کہ میرے نام ایک چٹھی لکھ دو کہ خالہ کا چھوڑا ہوا ورثہ جو مجھے ملنا ہے اس کے حساب میں کچھ روپیہ مجھ کو فوراً ادا کر دیا جائے میں جواب میں لکھوں گا کہ سر دست ایک ہزار پونڈ دے سکتا ہوں تم اسے منظور کر لینا پھر روانگی کا انتظام کر دیا جائے گا۔"

جارج کو یہ ترکیب پسند نہ آئی کیونکہ وہ ایسا کوئی فعل کرنا نہ چاہتا تھا جس سے کیپر کے ساتھ اس کی سازش کا شبہ کسی کے دل میں پیدا ہو تھوڑی دیر وہ چپ چاپ سوچتا رہا پھر بولا

"اچھا یہ بتاؤ ایک ایک پونڈ کے نوٹوں میں تم بڑی سے بڑی رقم کیا دے سکتے ہو؟"

"میں نہیں جانتا اس کا کیا جواب دوں" کیپر نے تھوڑے تامل کے بعد کہا "چالیس پونڈ تک دے سکوں گا یا بہت زور مارا تو پچاس کا انتظام کر دوں گا۔ بس"

"کیا ہفتہ وار پچاس پونڈ دیتے رہو گے؟"

"ہاں میرے خیال میں یوں کیا جا سکتا ہے لیکن" پھر تھوڑا غور کرنے کے بعد نے کہا "اس میں بھی ایک قباحت نظر آتی ہے یعنی جب میں نئے آئے دن بینک سے روپیہ نکلوانا

شروع کر دیا تو ضرور ان لوگوں کے دل میں شبہ پیدا ہونے لگے گا"

کافی دیر تک دونوں میں اس سوال پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا کہ ادائیگی کی تسلی بخش صورت جو کسی کے دل میں شبہ پیدا نہ کر سکے کیا ہو سکتی ہے آخر فیصلہ اس پر ہُوا کہ اس کے تیسرے دن یعنی سوموار کو کیپر پچاس چھوٹے نوٹ بذریعہ ڈاک جارج کے نام بھیج دے اور اس کے بعد پچیس پونڈ ہفتہ وار بھیجتا رہے۔

خیر اس وقت تو یہ معاملہ طے ہو گیا لیکن اس کے تھوڑی دیر بعد جب جارج کیپر کی کار سے اتر کر قریبی ریلوے سٹیشن کی طرف پیدل چلا جا رہا تھا تاکہ وہاں سے ریل پر سوار ہو کر پھر برمنگھم جائے تو رفتہ رفتہ اس پر یاس کی کیفیت طاری ہونے لگی کہاں تو وہ ایک ہزار پونڈ یک مشت حاصل کرنے کی اُمید رکھتا تھا اور کہاں اب صرف پچیس پونڈ کی حقیر رقم ہفتہ وار اس کو ملے گی۔ آخر ان پچیس پونڈ کی مدد سے وہ اپنی ضرورتیں کیونکر پورا کر سکے گا؟ نہ اس سے قرضے ادا ہو سکیں نہ کلاریسہ اور رینسی کے لئے نئی کاریں خریدی جا سکیں گی نہ اس کوٹھی کی خریداری مکمل ہو سکے گی جس میں ابراہام کمپنی والوں نے اس کے کئے ہوئے وعدہ پر روپیہ لگایا تھا

لیکن آدمی کا دستور ہے انتہائی مایوسی میں بھی اپنے لئے تسکین کا سامان پیدا کر لیتا ہے بہت دیر غور کرنے کے بعد

جارج اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ انتظام قدرت نے بہتری کے لئے ہی سوچا ہے جب تک خالہ کے چھوڑے ہوئے روپے کے متعلق سرکاری کارروائی مکمل نہ ہو جائے وہ کیونکر فضول خرچی کرسکتا تھا ؟ بالفرض ایسا کرے تو ہر دیکھنے والے کے دل میں یہی سوال پیدا ہوگا کہ روپیہ کہاں سے اس کے پاس آیا ؟ اس سے اتنا ضرور ہوگا کہ چھوٹے چھوٹے قرضے جو سب سے زیادہ پریشان کر رہے تھے ادا ہو جائیں گے اور کسی کے دل میں کسی طرح کا شک بھی پیدا نہ ہوگا

رات کافی جا چکی تھی کہ وہ پر تمکم اپنے مکان پر پہنچا

باب ۱۰

دل کی کسک

ہر چند اس وقت تک ساری باتیں جارج کے لئے تسلی بخش ہوتی رہی تھیں اور سب کام بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ ہوئے تھے تو بھی وہ اس حقیقت کو نظر انداز نہ کرسکتا تھا کہ سچی خوشی اب بھی اس سے اتنی ہی دور ہے جتنی کبھی تھی۔ ایک عجب طرح کی بے چینی اور مستمر اضطرابی کیفیت اسے لاحق رہتی تھی وہ مالی فائدے جن کی اس کو تلاش تھی اب حاصل ہونے کے قریب تھے لیکن پھر بھی اس کو اپنے سینہ پر ایک بوجھ سا پڑا ہوا معلوم ہوتا تھا جس کی اصل حقیقت آخرکار

ایک دن ایک چھوٹے سے واقعہ نے اس پردا فیصلہ کردی

وہ لنچ کھا کر فارغ ہوا تھا کہ برنانی کا وکیل ہورلیس ہیملٹن
کلب میں اسے مل گیا۔ دونوں میں باتیں ہونے لگیں اور تھوڑے
عرصہ میں اس گفتگو نے آنجہانی پروفیسر کی طرف رخ پھیرلیا

"بڑا ہی شریف اور نیک طینت آدمی تھا" ہیملٹن نے برنابی
کی تعریف کرتے ہوئے کہا "اتنا تو خیر میں ایک مدت سے جانتا
تھا کہ در پردہ مخیر اور فیاض ہے لیکن اس کے مرنے کے بعد
کاغذات کو دیکھ کر ہی میں اس حقیقت کو پہلی مرتبہ معلوم کر سکا
کہ کتنے بدنصیب اس کے چشمہ فیض سے سیراب ہوتے تھے۔
اس میں شک نہیں خدا نے اسے مال و دولت بہت دے رکھی
تھی لیکن وہ اس روپے کو ناکارہ صرف کرنے کی بجائے ان
غریبوں کی امداد میں خرچ کرتا تھا جن کے پاؤں زندگی کی منزل
طے کرتے ہوئے مشکلات کی دلدل میں پھنس چکے ہوں بارہا خیال
آتا ہے کہ اب ان بے چاروں کا مددگار کون ہوگا؟ وہ عمر بھر
پروفیسر برنابی کے احسانات نہ بھولیں گے اور اس کے حق
میں ہمیشہ دعائے مغفرت کرتے رہیں گے"

جارج نے کچھ رسمی جواب دیا تاہم اسے اپنے سینہ میں
ایک نئی کسک پیدا ہوتی معلوم ہوئی۔

"ایک آدمی کا واقعہ مجھ کو یاد ہے" ہیملٹن نے تقریر جاری
رکھتے ہوئے کہا "وہ شوفر کا کام کرتا تھا لیکن کوئی خطا ایسی
اس سے ہوئی کہ نوکری الگ ہاتھ سے جاتی رہی اور نیک

چلنے کی سند بھی نہ ملی بے چارہ سخت زار حالت میں دن بسر کر رہا تھا کہ کسی طرح اس کی خبر برنابی کے کانوں تک پہنچ گئی اس نے اپنے روپے سے اس کو ایک چھوٹی سی موٹر گاڑی خرید دی تاکہ وہ اس پر سوار ہو کر لوگوں کے گھروں میں جائے اور اگر کسی کی کار مرمت طلب ہو تو وہیں اس کو مرمت کر دے رفتہ رفتہ اپنی محنت کی کمائی سے اس کا روزگار اچھا چل نکلا اگر کبھی آپ کو اس سے ملنے اور گفتگو کرنے کا اتفاق ہو تو دیکھیے وہ پروفیسر برنابی کو کتنا سراہتا اور اس کے حق میں کتنی دعائیں دیتا ہے۔ اور یہ صرف ایک واقعہ ہے جو میں نے آپ سے بیان کیا ورنہ خدا جانے ایسے کتنے لوگ اور ہوں گے جو اس کی طرح پروفیسر برنابی کی مدد سے زندگی کی دوڑ میں ایک بار گر کر دوبارہ اٹھنے کے قابل ہوئے ..."

جارج گہری سوچ میں پڑ گیا تاہم کچھ کہنے کی غرض سے اس نے اتنا کہا "ممکن ہے برنابی کا وارث بھی اس بارہ میں اس کے نقش قدم پر چلتا رہے"

مگر ہیملٹن نے بے پروائی سے شانوں کو حرکت دی اور خشک لہجہ میں کہا "شاید"

اس رات جب جارج سونے کے لئے بستر پر لیٹا تو پہلی مرتبہ اس کو اپنے کئے ہوئے فعل بد کے نتائج ایک نئے نقطہ نگاہ سے دیکھنے کا موقعہ ملا کیا شومیِ تقدیر تھی کہ ایک ایسے مخیر اور فیض مجسم آدمی کی ہلاکت اس کی یعنی جارج کی شرکت سے عمل

میں آئی اب وہ لوگ جو اس کے سہارے چلتے تھے اس کی خود غرضی کا شکار ہو کر بالکل بے وسیلہ رہ جائیں گے پھر اس نے سوچا کہ یہ جو کچھ اس نے کیپر سے ملکر کیا اس کی حاجت کیا تھی ؟ یقیناً وہ ان لوگوں کی طرح برنالی جین کی مدد کرتا تھا تباہی اور بربادی کی منزل تک پہنچا ہوا نہ تھا۔ کوئی خاص ضرورتیں بھی اس کو درپیش نہ تھیں پھر کیوں اس نے دامِ حرص میں پڑکر اس کی ہلاکت میں حصہ لیا ؟ صرف اس لئے کہ وہ ایک داشتہ عورت کے ساتھ گناہ کی زندگی لبسر کرتے ہوئے خوشی حاصل کرنے کی امید رکھتا تھا۔ اب اس کو معلوم ہوا کہ درحقیقت برنالی کا قاتل کیپر نہیں بلکہ خود وہ لیتی عارج ہے کیونکہ اگر وہ اس کا مددگار بننا منظور نہ کرتا تو کیپر کسی حال میں اپنے سوچے ہوئے منصوبوں میں کامیاب نہ ہو سکتا تھا۔ اب بعداز وقت اس کی آنکھیں کھلیں اور اس کو معلوم ہوا کہ اس کی راحت اور چین کا خاتمہ کن حالات کی بدولت ہوا ہے کچھ شک نہیں اس نے اپنے کندھوں پہ پاپ کی ایک بھاری گٹھڑی اٹھا رکھی تھی جسے وہ کسی حال میں نہ اتار سکتا تھا۔

اس نتیجہ پر پہنچنے کے بعد وہ غور کرنے لگا کہ یہ کام جو اس نے کیا اس سے اس کو نفع پہنچا یا نقصان ؟ ایک طرف بے شک اس کو روپیہ کی تنگی سے نجات مل گئی تھی لیکن مقابلہ میں یہ بھی اس کو معلوم تھا کہ اب اس کے اندر روپیہ سے خوشی

حاصل کرنے کی طاقت باقی نہیں رہی تھی۔ وہ اب بھی جا کر مل سکتا تھا لیکن جو امنگیں پیشتر اس کے سینہ میں جاگزیں ہوا کرتی تھیں وہ اب کہاں تھیں؟ اس نے اپنی داشتہ کے لیے ایک خوشنما کوٹھی کا انتظام بے شک کر دیا لیکن مقابلہ میں اس کو معلوم تھا کہ وہ اپنا گھر بار ہمیشہ کے لئے تباہ کر چکا ہے۔ پہلے اس کو روپیہ کی تنگی ستاتی تھی وہ تو خیر دور ہو گئی۔ لیکن اس کے سر پر جو بھاری اخلاقی بوجھ آکر پڑا وہ سوا سزا ناقابل برداشت تھا۔ اب وہ زندگی بھر پہلے کا سا اطمینان حاصل نہ کر سکے گا۔ ایک نظر نہ آنے والا کیڑا اس کے سینہ کے اندر چھپا ہوا ہر وقت اس کے دل اور جگر کو کاٹتا چلا جائے گا۔۔۔

لیکن اس حد تک پہنچنے کے بعد اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی خود کو ملامت کرتے ہوئے کہنے لگا "یہ سب وسوسے اور اندیشے صرف میرے ضمیر نے پیدا کئے ہیں۔ اور ضمیر کی آواز کیا ہے؟ ایک من گھڑت چیز بچپن کی مذہبی تلقین کا نتیجہ۔ جو باتیں چھوٹی عمر کی بے خبری میں نیکی اور بدی کے متعلق ذہن نشین کرا دی گئی تھیں۔ صرف ان کا اثر سینہ میں چٹکیاں لیتا ہے حالانکہ غور کر کے دیکھا جائے تو نہ نیکی بجائے خود کوئی چیز ہے اور نہ بدی۔ اس خود غرض دنیا میں اگر آدمی کو کسی چیز کی ضرورت ہے تو وہ کوشش کر کے ہی اس کو حاصل کر سکتا ہے۔ اگر میں نے بھی حصول زر اور حصول راحت کے لئے کوئی ترکیب کی تو اس پر کف افسوس ملنے کی کیا حاجت؟ لازم ہے میں ان

بے چین کرنے والے خیالات کو یکسر دل سے نکال دوں پھر یقیناً میری زندگی راحت اور چین سے گذرے گی۔

لیکن گو اس طرح کی باتوں سے اس نے اپنے آپ کو تسلی دینے کی کوشش کی لیکن سچا اطمینان قلب پھر بھی اس کو حاصل نہ ہو سکا۔ اور آخر کار وہ اس نتیجہ پر پہنچنے کے لئے مجبور ہوا کہ گو اس کی مالی تکلیفیں رفع ہو گئیں تاہم زندگی بھر اب وہ پہلے کی سی بے فکری یا اطمینان حاصل نہ کر سکے گا۔

اس سلسلہ میں اس کا خیال کلاریسہ کی طرف بھی گیا گذشتہ چند ہفتوں کے عرصہ میں وہ اس کے مزاج کی کیفیت کو سمجھنے سے یکسر قاصر رہا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا اس کا رویہ سابق کے مقابلہ میں بالکل ہی بدلا ہوا ہے۔ اتنی سرد مہری کبھی اس کی طرف سے نہ ہوئی تھی جتنی اب ہونے لگی تھی۔ نہ اسے جارج کی آمد سے خوشی ہوتی تھی نہ اس کے جانے کا غم۔ وہ اس کے ساتھ اس اجنبی کا سا سلوک کرتی جس کی موجودگی مجبوراً گوارا کرنی پڑتی ہو کبھی کبھی جارج کو یہ دھڑکا ہونے لگتا کہ ممکن ہے اسے نبنسی کا حال معلوم ہو گیا ہو۔ لیکن پھر سوچتا کہ اس صورت میں وہ یقیناً چپ نہ رہتی ضرور وہ کھلی کھلی تند و ترش باتیں کہنے لگتی۔ اس لئے...

واقعہ میں کلاریسہ کو اس معاملہ کا علم اس سے زیادہ کچھ نہ تھا جو ہیربیٹ کارن کے اشاروں سے ایک بار ہوا تھا شروع میں اس نے سوچا تھا کسی جاسوس کی خدمات حاصل

کر کے اس کے ذریعہ سے یہ معلوم کرے کہ جارج کہاں جاتا اور اپنا وقت فرصت کیونکہ بسر کرتا ہے ۔ لیکن پھر اس نے اس خیال کو دل سے نکال دیا اور فیصلہ کیا کہ مرد ہمیشہ ایسا ہی کرتے چلے آئے ہیں میں ایک سوتی رار جگا کر کیا فائدہ حاصل کروں گی ؟ یہ چنگاری نسیان کی راکھ نیچے دبی رہے تو بہتر۔ وقت آئے گا کہ وہ جس پر اب مفتون ہے اس کی صحبت سے طبیعت بھر جائیگی آخر وہ اسی گھر میں آئے گا مانا کہ شادی کا صحیح لطف اس کو حاصل نہ تھا لیکن مجبوری سب کچھ کراتی ہے گھر کی تباہی اور بربادی اور دونو کی استمراری جدائی کے مقابلہ میں یہ مبہم حالت ہر لحاظ سے بہتر تھی

باب - ۱۱
صلہ

منگل کی صبح کو ایک لفافہ جارج کو بذریعہ رجسٹری موصول ہُوا جیسے اس نے تنہائی میں کھول کر دیکھا تو معلوم ہُوا اس میں کیپر کے بھیجے ہوئے ایک ایک پونڈ کے پچاس نوٹ بند تھے یہ اس کی اختیار کردہ خطرناک مہم کا پہلا ثمرہ تھا اور گو پچاس پونڈ کی کوئی حقیقت نہیں سمجھی جا سکتی پھر بھی دو باتیں اس کے لئے باعث تسکین تھیں ایک یہ کہ اس سے چند ضروری قرضے بے باق کئے جا سکیں گے دوسرے یہ کہ اسی طرح چھوٹی بڑی رقمیں

باقاعدہ وصول ہوتی رہیں گی...

آدمی کے دل کو اطمینان حاصل ہو تو عشق کی سوجھتی ہے اب تک نینسی کا خیال ادھ ادھر پریشانیوں کی وجہ سے دل سے اترا ہُوا تھا لیکن اب اس کی دید کا شوق از سرِ نو تازہ ہُوا۔ سوچنے لگا اس کے پاس جانے کی کیا ترکیب کی جائے؟ آخری فیصلہ اس نے یہ کیا کہ آئندہ موٹر کرایہ کر کے جانے کا طریقہ بند۔ کیونکہ اس طرح بڑی آسانی سے اس کا سراغ لگایا جا سکتا تھا۔ کیپر سے حال میں اس کی جو ملاقات ہوئی تھی اس نے اس کے دماغ میں یہ نئی ترکیب پیدا کی کہ ریل پر سوار ہو کر کسی قریبی مقام پر اتر جائے اور وہاں سے پیدل اس کوٹھی تک جا پہنچے جس میں نینسی کی سکونت تھی دو تین ریلوے سٹیشن اس جگہ کے بالکل قریب پڑتے تھے اس نے سوچا ان کو باری باری استعمال کرنے سے کوئی ذریعہ تشویش پیدا نہ ہوگا پس اس نے ایک کال بکس سے نینسی کو فون کیا کہ کل سہ پہر ضرور ملنے آؤنگا۔

لیکن جس کی ملاقات کے لئے وہ ہمیشہ بیتاب رہا کرتا تھا اب کی مرتبہ اس سے مل کر اس کو وہ خوشی حاصل نہ ہوئی جو پیشتر ہوتی تھی بلکہ سچ یہ ہے کہ ایک طریقہ پر اس کے دل کو بھاری صدمہ پہنچا اور وہ ان چند لفظوں کی بنا پر جو بے خبری میں نینسی کے منہ سے نکلے تھے

واقعہ اس طرح پیش آیا کہ جارج اس کے پہلو میں بیٹھا سانپ کم ہونے اور اس کی وجہ سے برنابی کی موت کا سارا قصہ بیان

کر رہا تھا کیونکہ اتنا عرصہ نینسی کی خبر نہ لینے کے متعلق عذر خواہی ضروری تھی اس دوران کہنے لگا اس سے پہلے کہ اصل حقیقت آشکار ہوتی پولیس کے کارکن جیسا ان کا دستور ہے یہ سمجھنے لگے تھے کہ شاید کسی نے برنابی کو قصداً ہلاک کر دیا اور چونکہ مجھے ڈر تھا وہ لوگ چڑیا گھر کے سب کارکنوں کی نقل و حرکت کی نگرانی کر رہے ہوں گے حتیٰ کہ میری بھی۔ اس لئے میں نے کچھ عرصہ تک ادھر آنے کی جراٴت نہ کی"

اس پر نینسی جو گہری توجہ سے حالات سنتی رہی تھی حقارت آمیز لہجہ میں بولی "واہ اچھا خیال ہے! بھلا ایسا موذی کون ہے جو ایک ناکردہ گناہ بڈھے کی جان کے در پے اور اس کی موت کا خواہاں ہوتا اور موت بھی کتنی بھیانک! سچ کہتی ہوں اگر کسی ناہنجار نے واقعی اس شخص کی جان لی ہوتی اور مجھے اس کا پتہ چل جاتا تو سامنے کھڑی ہو کر اسکو سولی پر لٹکتا دیکھتی اور خوش ہوتی"

جارج کے سر پر گھڑوں پانی پڑ گیا گھبرائے ہوئے لہجہ میں کہنے لگا "جانے دو نینسی کیا فضول ذکر لے بیٹھی ہو۔ ہمارا اس افسوسناک واقعہ سے کیا واسطہ؟ ایک بات تھی جو آئی گئی ہو گئی" اور اس کے بعد گفتگو کا رخ بدل کر اس نے باغ کی اصلاح کے متعلق اپنی سوچی ہوئی تجویز پیش کرنی شروع کر دی۔

مگر اس رات تنہائی میں جارج کو نینسی کے منہ سے نکلے

ہوئے الفاظ کئی بار یاد آئے شومیِ طالع دیکھئے کہ نینسی ... وہ
ایک ذات واحد جس سے اس کو پیار تھا اور جس کی نسبت وہ خیال
کرتا تھا کہ وہ بھی اس پر جان دیتی ہے ۔ وہ صاف لفظوں میں
کہتی تھی کہ اگر اس کو معلوم ہو جاتا برنابی کا قاتل کون ہے تو
وہ اسے پھانسی پر لٹکوا کر بہت خوش ہوتی ۔ اور وہ قاتل کون
تھا؟... کیپر ایک حد تک سہی ۔ لیکن اس فتنہ کا بانی اور ساری
سازش کی جڑ تو وہ خود یعنی جارج تھا بخدا اگر یہ راز افشا ہو
جاتا تو یقینی طور پر اس کو مجرم قرار دیا جاتا ۔ یہ گویا صلہ تھا
اسکے عشق و ایثار کا جو نینسی نے اس کو دیا ۔ اس کی خاطر اس
نے بیوی کو چھوڑا شرافت کے اصول ترک کئے ۔ اپنے دل
کے امن اور چین کو ہمیشہ کے لئے الوداع کہی انتہا یہ کہ صرف
اس کے آرام و آسائش کا سامان کرنے کے لئے اس نے
ناکردہ گناہ برنابی کی موت کے سامان پیدا کئے اور اب وہ
کہہ رہی تھی ... مان لیا بے خبری میں ہی ایسا کہتی تھی ۔ تاہم
اس کے دلی خیالات یہی تھے کہ وہ اسے یعنی جارج کو پھانسی
پر لٹکتا ہوا دیکھ کر خوش ہوتی ...

زندگی میں اس بدنصیب نے کبھی اپنے آپ کو اتنا یکہ و
تنہا محسوس نہ کیا تھا جتنا وہ اب کرنے لگا اگر خدا نخواستہ
اس کا راز ظاہر ہو جاتا تو نہ صرف نینسی بلکہ ہر شخص خواہ
اس کا دوست ہو یا دشمن ضرور اس کی موت کے لئے دست
بدعا ہوتا ۔ اس طرح کے موقعہ پر اگر کوئی اس کے لئے

سوگ مناتا تو صرف کلاریسہ !... ہاں وہی کلاریسہ جس سے زندگی بھر اس کا بگاڑ رہا۔ جس سے کسی زمانہ میں بے شک اس کو محبت تھی لیکن وہ محبت اب۔ خواہ اس کی اپنی خطا یا عورت کی غلطی بہرحال کسی وجہ سے تلف ہو چکی تھی وہ یقیناً اس کی سزا یابی پر غم کھاتی اور سوگ مناتی اس کی اپنی ذات کی وجہ سے نہ سہی پھر بھی دنیا داری کے خیال سے۔ اس بدنامی اور بربادی کے خیال سے جو اس طریقہ پر اس کے حصہ آتی ضرور اسے رنج ہوتا...

بیٹھے بیٹھے اس کے خیالات کی رو پھر ایک مرتبہ برنابی کی موت کی طرف گئی اور اس وقت دفعتاً اس کی چشم تخیل کے سامنے مرد مقتول کی تصویر پھرنی شروع ہوئی وہ بڈھا کمزور۔ مصیبت کا مارا ایک زہریلے سانپ سے بچنے کو جد وجہد کرتا دکھائی دیا اسے بدنصیب بڈھے آدمی کی آنکھوں میں عظیم دہشت اور خوف کے آثار نظر آئے... خوف اس سانپ کی وجہ سے جیسے جارج نے پنجرہ سے نکال کر اس کی جان لینے کو بھیجا تھا بڑی دیر تک اس کو ایسا معلوم ہوتا رہا کہ بڈھے کی غم آلود افسوسناک آنکھیں انداز ملامت سے اس کی طرف دیکھتی ہیں اب وہ جدھر نظر ڈالتا وہی اندوہگین آنکھیں اس سے دوچار ہوتیں دیواروں پر لگی ہوئی تصویروں کی راہ سے۔ آتشدان میں دہکتے کوئلوں کے اندر حتےٰ کہ اس کتاب کے اوراق پر بھی۔ جسے ایک

بار اس نے اپنے خیالات کی رو بدلنے کو ہاتھ میں لیا تھا وہی
پر ملامت آنکھیں اسے اپنی طرف دیکھتی نظر آتی تھیں۔ اف
رحم خدا۔ کیا سرکاری قانون کی زد سے بچنے کے باوجود وہ
خدائی قانون کے اثر سے اب بھی محفوظ نہ تھا...

اپنے آپ کو ملامت کے الفاظ کہتا وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
گلاس میں وسکی ڈال کر تھوڑا سوڈا اس میں آمیز کیا اور اسے
ایک ہی سانس میں پی گیا۔ اس چیز نے اس کے حق میں اکسیر
حیات کا کام دیا ذہن صاف ہو گیا برنابی کی تصویر اور اس
کی ملامت آمیز آنکھوں کے آتشی تیر بھی نظر آنے بند ہو
گئے اور وہ اپنے آپ کو عام حالت میں پانے کے قابل ہو گیا
اس وقت اس نے یہ کہہ کر اپنے دل کو سمجھایا کہ جو ہونا تھا
ہو چکا اب اس پر اتنا پریشان ہونا بے سود ہے زندگی نام
ہے زندہ دلی کا۔ اگر اتنا کرنے پر بھی خوشی حاصل نہ ہو سکی
تو اس زندگی پر تف ہے۔ روپیہ برابر ہاتھ آتا رہے گا اس
سے رفتہ رفتہ ساری تکلیفیں دور ہوتی جائیں گی اور یہ خیالات
بھی باقی نہ رہیں گے۔

نیم بے خبری کی سی حالت میں اس نے تھوڑی سی مقدار
شراب کی سوڈا آمیز کر کے اور پی۔ اس کے بعد لہکتی آگ
کے پاس کرسی رکھ کر بیٹھ گیا جوں جوں شراب اپنا اثر پیدا
کرتی تھی اس کے ذہنی تکدر کے آثار دور ہوتے چلے جاتے
تھے۔

خدا نے اس دھانی پری کی صحبت میں کیا تاثیر رکھی ہے۔ آدمی کا غم غلط کرنے کو اس سے بہتر کیا چیز ہو گی۔۔۔؟

باب ۱۲۰

آب آتشیں

لیکن جب وہ آگ کے پاس بیٹھا شراب کا تیسرا گلاس ختم کر رہا تھا تو یکایک اس کے خیالات نے پھر پلٹا کھایا گلاس ہاتھ سے رکھتے ہوئے کہنے لگا

"اف میں کتنا احمق اور بے وقوف ہوں کہ اپنے رنج وغم کو اس آتشی سیال میں ڈبونے کی امید کرتا ہوں۔ افسوس میرے لئے اب اس جہان میں کوئی ذریعہ نجات باقی نہیں۔ ادھر اس کا عارضی اثر باطل ہوا ادھر مجھ پر پھر وہی فکر و تشویش کے بادل چھا گئے اس کے علاوہ۔۔۔"

ایک نئی دہشت اور اب اس کے دل میں پیدا ہوئی اس کو معلوم تھا کہ شراب اکثر حالتوں میں آدمی کی بند زبان کھلوا بھی دیتی ہے۔ خداوندا اگر بسیار نوشی کے بعد وہ بے خبری میں کوئی ناگفتنی حرف کہہ بیٹھا تو کیا ہو گا؟ نہیں! نہیں! اس ناپاک چیز کو آئندہ کبھی ہاتھ نہ لگانا چاہئے۔ بلا سے دنیا کے سارے فکر و غم اس پر یورش کریں وہ ان کا مقابلہ کرتا رہے گا لیکن آہ اگر عالم بے خبری میں چھپے ہوئے راز

کا ایک لفظ بھی منہ سے نکل گیا تو پھر اس کا انجام کیا ہوگا!...
ان خیالات نے کچھ اس طرح کی بھیانک تصویر اس کی چشم تخیل کے روبرو پیش کرنی شروع کی کہ اسے اپنا بدن ٹھنڈا پڑتا معلوم ہونے لگا خیال آیا پہلے گرفتاری!... اور اس نے سن رکھا تھا کہ پولیس ایسے موقعوں پر بڑے حسن اخلاق اور نرمی سے پیش آتی ہے حالانکہ وہ نرمی اپنے اندر صدہا ہتھیلیوں کا آہنی اثر رکھتی ہے۔ پھر اس کے بعد انتظار۔ مقدمہ کی سماعت۔ پھر انتظار مزید۔ اور انجام کار دو پہرہ داروں کی تحویل میں وہ سفر آخرت جس سے کوئی واپسی ممکن نہیں!...
اس کا بدن تھر تھر کانپنے لگا اور پھر ایک مرتبہ اس نے گلاس پکڑ کے ہاتھ میں لے لیا لیکن اس سے پہلے کہ منہ کے پاس لے جاتا کسی فوری خیال کے زیر اثر اس نے گالی دیکر وہ بھرا ہوا گلاس زور سے دہکتی آگ میں پھینک دیا کانچ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور شراب نے جلتی آگ پر گر کر سنسناہٹ کی آوازیں پیدا کیں لیکن جارج کو اب ان باتوں کا ہوش نہ تھا اس نے فیصلہ کر لیا کہ تنہائی اس کے لئے بے حد خطرناک ہے اور یقیناً اس کے دماغ پر برا اثر ڈالے گی۔ کلب جاکر کسی سے بات چیت کریگا تو جی بہل جائے گا...
لیکن گھڑی میں وقت دیکھا تو رات بہت زیادہ جا چکی تھی کلب جانے کا وقت نہ رہا تھا لیکن موجودہ ذہنی حالت میں بستر پر لیٹنے کو بھی جی نہ چاہتا تھا نیند کی ذرا سی رغبت بھی

نہ تھی وہ بیٹھ کر رات گذار سکتا تھا لیکن سونے کی خواہش اصلا نہ تھی۔

آخر جب کچھ عرصہ کے بعد اس کی بیقراری کم ہونے لگی تو پہلا فیصلہ اس نے یہ کیا کہ جس طرح بن پڑے شراب کا استعمال ترک کر دینا چاہیئے۔ شروع میں دشواری ہو گی لیکن رفتہ رفتہ وہ سب دشواریوں پر غالب آ سکے گا ہر نئے کام کے شروع میں تکلیف ہوتی ہے لیکن آخرکار آدمی ان تکلیفات کا خوگر ہو جاتا ہے۔

پھر اسے کیپر کا خیال آیا خدا معلوم اس کی دماغی کیفیت کیسی تھی؟ کیا وہ بھی غم غلط کرنے کو مے نوشی کرنے لگا تھا اگر واقعی ایسا ہے تو نہ جانے کب عالم بےخبری میں کوئی بات ایسی اس کے منہ سے نکل جائے جو دونو کے لئے مصیبت کا پیش خیمہ ہو

خیال نے اس مضبوطی سے اس کے دل میں جگہ پکڑی کہ سوچنے لگا اس کی سلامتی کا سب دارومدار کیپر کے پرہیز پر ہے لیکن کیا وہ پرہیزگار رہیگا؟ سردست اس کے متعلق کوئی بات اس کو معلوم نہ تھی۔

پھر جب اس نے سوچا کہ اس کی اپنی سلامتی اس کے اپنے بس میں نہیں بلکہ دوسرے آدمی کے زیر اختیار ہے تو اس کی بیقراری حد انتہا کو پہنچ گئی اس نے فیصلہ کر لیا کہ جس قدر جلد ممکن ہو کیپر سے مل کر وعدہ لینا چاہیئے کہ وہ کبھی شراب

نہ پڑے گا لیکن بالفرض وہ اس طرح کا وعدہ کر بھی لے تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ وہ اس کا پابند رہے گا ... ؟

خیالات کے اس سلسلہ نے جارج کو بے حد پریشان کر دیا اور اب وہ رفتہ رفتہ یہ سوچنے پر مجبور ہُوا کہ اگر سیج ٹرم کیپر کے ہوتے اس کی اپنی سلامتی خطرہ میں ہے تو پھر اس سلامتی کو حاصل کرنے کے لئے کیا کوئی ترکیب نہ کرنی چاہیے ؟ لیکن وہ ترکیب کیا ہو ؟ صرف ایک ہی راہ ممکن تھی یعنی برنالی کی طرح کیپر کو بھی عدم آباد بھیجنے کی ...

اف ! بھیانک خیالات ! پھر ایک مرتبہ جارج کی للچائی ہوئی نظریں شراب کی بوتل کی طرف گئیں پھر ایک مرتبہ اس نے اپنے آپ کو روکا اور ملامت کی ۔ عجب کشمکش و پیچ کی حالت اس پر طاری تھی ۔ گناہ کی راہ پر چلنے کے بعد آج پہلی مرتبہ اس نے محسوس کیا کہ حالات وہ رنگ اختیار کرتے جا رہے ہیں جن کا اس کو گمان تک نہ ہو سکتا تھا آہ ۔ اگر یہی لیل و نہار ہے تو پھر یہ زندگی بھی اس قابل نہیں کہ اسے قائم رکھا جائے اس سے تو لاکھ درجے بہتر ہو کہ وہ خودکشی کر لے !

مگر اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور جی کو سمجھایا کہ یہ سب کمزوری اعصاب کا نتیجہ ہے جو بھاری صدمہ میرے دل کو پہنچا ہے اس نے حواس پراگندہ کر دئے ہیں بس بہتر یہی ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے چھٹی لیکر کسی دور افتادہ ملک میں چلا جاؤں عنقریب خرچ کرنے کے لئے کافی روپیہ

ہانٹ کیا جائے گا تب یہی بہتر ہوگا کہ وہ جنوبی امریکہ یا افریقہ کے کسی ایسے حصے میں جہاں کی آب و ہوا معتدل اور خوشگوار ہو چلا جائے۔ مگر نینسی؟... اس نے فیصلہ کر لیا کہ نینسی کو اپنے ساتھ ہی لیتا جائے گا کلاریسہ کو وہ کیلیفورنیا بھیج دینا چاہتا تھا جہاں اس کے رشتہ دار رہا کرتے تھے اور جن سے ملنے کی وہ بارہا خواہش ظاہر کر چکی تھی نینسی کی صحبت میں رہتے ہوئے کسی دور افتادہ ملک میں رفتہ رفتہ ان واقعات کی یاد دل سے محو ہو جائے گی۔ یہ بھیانک خواب ایک گذران کیفیت ہے جو دیرپا ثابت نہیں ہو سکتی۔

لیکن گو اس طرح کے الفاظ سے جارج نے اپنا دل بڑھانے اور اپنے آپ کو حوصلہ دینے کی بہت کوشش کی تاہم وہ اس حقیقت کو نظر انداز نہ کر سکا کہ اس کی پریشانیاں عارضی یا وقتی نہیں۔ اور وہ جب تک جیتا رہے گا ان واقعات کو جو پیش آ چکے تھے ہرگز فراموش نہ کر سکے گا...

کتاب پنجم ختم ہوئی

کتاب ششم

اقلیم گناہ

وقت نازک ہے اپنے بیڑے پر۔ موج حائل ہے اور ہوا ناساز
یا تھپیڑے ہوا کے سہ کے ابھرے۔ یا گیا کشمکش میں ڈوب جہاز حالی

ظلمت کدہ میں میرے شب غم کا جوش ہے
اک شمع ہے دلیل سحر سو خموش ہے۔ غالب

باب - ۱

انسپکٹر فرینچ اپنے مکان پر

اور اب دیکھئے قدرت انسان کے وہم و گمان سے بالاتر اس کی سزا و جزا کا عمل کس عجیب و پراسرار طریقہ پر مکمل کرتی اور کس طرح کے واقعات حیرت انگیز ظہور میں لاتی ہے جن کا سوچنے والے کو خواب میں بھی خیال نہ آسکتا تھا

کارونر کی عدالت میں بد نصیب پروفیسر برنابی کی موت کو اتفاقی حادثہ کا نتیجہ قرار دئے جانے کے بعد قریباً دو ہفتے گذر چکے تھے اور جارج جلیانکہ اوپر مذکور ہوا ہے۔ اپنے آپ کو ہر طرح محفوظ سمجھے ہوئے پھر بھی سخت ذہنی کش مکش میں مبتلا تھا کہ انہی ایام میں بعض واقعات جو آخر کار اسی سلسلہ کی ایک زبردست کڑی ثابت ہونے تھے کسی دوسرے مقام پر ظہور میں آنے شروع ہوئے۔

قصہ کا منظر تھوڑی دیر کے لئے صدر مقام لندن میں تبدیل ہوتا ہے جہاں نیو سکاٹ لینڈ یارڈ کا نامور جاسوس چیف انسپکٹر جوزف فرنچ اپنے ایک عزیز مہمان کی خاطرداری میں مشغول تھا۔ آرتھر ملیکن اس مہمان کا نام تھا اور وہ اس

پیٹر ملیکن کا سگا بھائی تھا جو جارج سمرج کے ماتحت برمنگھم کے چڑیا گھر میں ہیڈ کیپر کے عہدہ پر کام کرتا تھا ان کا ایک تیسرا بھائی چارلس اور بھی تھا جس نے ایک چھوٹا سا موٹر گراج کھول رکھا تھا لیکن چونکہ اس کا ہماری داستان سے کوئی تعلق نہیں اس لئے ہم اس کا ذکر یہیں پر قلم انداز کرتے ہیں۔

آرتھر ملیکن انسپکٹر فرنچ کا دوست اور مہمان ہی نہیں قریبی رشتہ دار بھی تھا۔ دراصل مسز فرنچ کی چھوٹی بہن کی شادی اس سے ہوئی تھی گو جس زمانے کا یہ ذکر ہے مسز ملیکن کا انتقال ہو چکا تھا۔ اس سے بڑی بہن مسز فرنچ کے دل کو جو صدمہ پہنچا اس کا حال محتاج بیان نہیں تاہم جب کبھی آرتھر کو کسی کام سے لندن آنے کا موقعہ ملتا وہ ضرور اپنے ہم زلف کے مکان پر ایک آدھ دن بسر کرنے کو چلا جاتا اور میاں بیوی فرنچ اس ٹوٹے ہوئے رشتہ کی یاد میں اس سے مل کر گونہ تسکین حاصل کرتے تھے۔

آرتھر ملیکن برمنگھم کی ایک بیمہ کمپنی میں ہیڈ کلرک کے عہدہ پر مامور اور ان ایام میں کمپنی کے ہی کسی کام پر لندن آیا ہوا تھا کچھ دیر مسٹر فرنچ سے اس کی بے تہ معاملات پر باتیں ہوتی رہیں اس کے بعد یہ جانتے ہوئے کہ ایک نامور جاسوس کی حیثیت میں فرنچ کی زندگی میں ہمیشہ عجیب وغریب واقعات پیش آتے رہتے ہیں اس نے دریافت حال کی غرض

سے پوچھا

"کہیئے حال میں کیا معروفیت رہی ؟"

فریچ کی عادت تھی سگرٹ یا سگار کے بدلے پائپ میں تمباکو بھر کر پیتا تھا جواب دینے سے پہلے اس نے پائپ کی چلم بھری پھر اسے سلگا کر اطمینان سے کرسی کی پشت پر جھکتے ہوئے کہنے لگا "میں کارنوال گیا ہوا تھا قریباً دو ہفتے وہاں ٹھہرا لیکن شکر ہے اس کام سے جلد فارغ ہو کر واپسی کا موقعہ مل گیا"

"کیا کوئی خفیہ واردات تھی ؟"

"بالکل نہیں واقعہ یہ ہے ایک آدمی کی لاش اس کے مکان کی روش پہ پڑی ہوئی پائی گئی لیکن بدن پہ خراش تک نظر نہ آتی تھی پوسٹ مارٹم امتحان کیا گیا تو معدہ میں سنکھیا کی موجودگی ثابت ہوئی اب سوال یہ پیدا ہوا کہ سنکھیا خود اس نے کھائی تھی یا کسی اور نے اس کو دی ؟"

"پھر آخر کار آپ کس نتیجہ پر پہنچے ؟"

"نتیجہ یہی نکلا کہ اس نے خودکشی کی تھی۔ دراصل ادھیڑ عمر کا آدمی تھا اور ایک جوان خوبصورت لڑکی سے شادی کر بیٹھا لڑکی کو کسی دوسرے جوان سے عشق ہو گیا پس عام خیال یہی تھا کہ نوجوان رقیب نے بڈھے کی جان لی ہے تاہم میں اپنی تحقیقات کے بعد جس نتیجے پر پہنچا یہ تھا کہ واردات قتل کی بالکل نہ تھی کم از کم ایسی کوئی شہادت نہ مل سکی جس کی بنا

پر کسی کے برخلاف استغاثہ دائر کیا جا سکتا"

ملیکن نے اپنے سگریٹ کی راکھ جھاڑی اس کے بعد پر خیال انداز سے کہنے لگا

"کیا عجیب اتفاق ہے کہ ایسی ہی ایک واردات ہمارے ہاں بھی ہوئی اور اس میں بھی ایک آدمی روش پر مردہ پایا گیا یہ واقعہ برمنگھم کا ہے اور چونکہ میرا بھائی پیٹر وہیں چڑیا خانہ میں کام کرتا ہے اس لئے حالات کی بنا پر پولیس اس پر بھی شک کرنے لگی تھی میرے خیال میں ساری کیفیت آپ نے اخباروں میں پڑھی ہوگی کس طرح ایک بڈھے پروفیسر کی جان چڑیا گھر سے نکلے ہوئے سانپ کی وجہ سے ضائع ہوئی ..."

"افسوس مجھے اس کا حال معلوم نہیں" فرینچ نے سرسری لہجہ میں کہا "آخر معاملہ کیا تھا؟"

سچ پوچھئے تو اس نے صرف اپنے دوست کا جی رکھنے کو ایسا کہا تھا ورنہ درحقیقت اس کو جرم کی وارداتوں سے اتنے واسطے پڑتے تھے کہ نہ اخباروں میں ان کا حال پڑھتا اور نہ کسی سے ان کا حال سننے کی خواہش ہی رکھتا تھا خیر اس کے کہنے پر ملیکن نے ساری کیفیت مختصر طور پر بیان کر دی کہنے لگا

"پروفیسر برنابی اس آدمی کا نام تھا اور اس کی لاش جیسا میں نے بیان کیا ہے ایک روش پر ہی پڑی پائی گئی تھی اس

لئے میرا خیال اس واردات کی طرف گیا۔ فرق اتنا ہے کہ وہ وقت جس پر اس کی لاش دیکھی گئی اسکی اپنی کوٹھی کی نہیں اس ڈاکٹر کی کوٹھی کی تھی جو اس کا خاندانی معالج تھا۔ بات یہ ہے پروفیسر برنابی کو سانپوں کے زہر سے تجربات کرنے کا شوق تھا ...“ اور اس سلسلہ کے باقی حالات اس نے ضروری اختصار کے ساتھ بیان کر دئے۔

”معاملہ بہت دلچسپ معلوم ہوتا ہے“ فریخ نے اس کے جواب میں کہا لیکن پھر بھی صرف اپنے مہمان کا جی رکھنے کی غرض سے ”میرے خیال میں“ لیکن فریخ کے رویہ سے خوش ہو کر کہنے لگا ”یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس کا کھوج آپ جیسے ماہر فن کو ضرور لگانا چاہئے۔ اس میں شک نہیں کا رونر کی جیوری نے یہی فتویٰ دیا کہ پروفیسر برنابی چڑیا گھر سے ایک سانپ چرا کر لے گیا تھا اور وہ اس سے تجربہ کرتے ہوئے مارا گیا لیکن بھائی پیٹرز کا یہ خیال نہیں۔ قانون بیشک قانون ہے لیکن بھائی یہی کہتا ہے کہ بڈھا پروفیسر کسی حال میں چوری کا مرتکب نہ ہو سکتا تھا اور اب تو کچھ عرصہ سے اس کی صحت اتنی خراب تھی کہ وہ سانپ کو پوشیدہ طور پر اس کے پنجرہ سے نکالنے کی کوشش کسی حال میں نہ کر سکتا“

”پھر اس کی اپنی رائے کیا ہے؟“

”کچھ بھی نہیں۔ وہ تو یہی کہتا ہے کہ اصل راز جوں کا توں سر بستہ ہے اور ضرور معاملہ کی تہ میں کوئی اور بات ہو گی“

•

ہر چند فریح جیسا پیشتر مذکور ہوا ہے جرم کی سنی سنائی وارداتوں سے بہت دلچسپی نہ رکھتا تھا لیکن پھر بھی ملیکن کا بیان سن کر اس کے خیالات کی رو اس قسم کے بعض اور واقعات کی طرف گئی جن میں کارونر کی جیوری نے کچھ اور فتوے صادر کیا تھا مگر لوگ یہی کہتے سنتے جاتے تھے کہ ممبران جیوری کو ضرور غلط فہمی ہوئی ہے۔ اسے نامی لکھ پتی اینڈریو ہیریسن کی موت کا واقعہ یاد آیا جس کی لاش اسٹاک کے میدان میں بعض زبردست سودے مکمل کرنے کے بعد اس کی ذاتی موٹر بکسی میں پڑی ہوئی پائی گئی تھی لیکن اس کا پتہ نہ چلتا تھا کہ موت قدرتی واقع ہوئی یا کسی نے اس کو ہلاک کر دیا۔ اس موقعہ پر پولیس کے افسر اعلیٰ میجر مارش نے کچھ ایسا ہی شک ظاہر کیا تھا جس کے سلسلہ میں تحقیقات کرنے سے آخر پتہ چلا کہ واردات قتل کی تھی لیکن سب کام اس ہوشیاری کے ساتھ کیا گیا تھا کہ اگر انتہائی گہری تفتیش نہ کی جاتی تو کسی کو جرم کا خیال تک نہ آتا۔

لیکن گو یہ اور اس طرح کی چند اور وارداتیں انسپکٹر فریح کو یاد آئیں تاہم اس نے سوچا کہ پیٹر ملیکن اور میجر مارش کا کیا مقابلہ! ایک افسر پولیس جس کی ساری عمر جرائم کی تحقیقات میں گذری ہو کسی بات پر شک کرے تو بجا ہے لیکن پیٹر ملیکن بیچارے کی کیا ہستی کہ وہ اپنے آپکو برنگھم کی پولیس یا کارونر کی جیوری سے زیادہ واقف حال سمجھے۔

تھوڑی دیر چپ چاپ سوچتے رہنے کے بعد فریح نے کہا "آخر پولیس نے ہر پہلو سے مکمل تحقیقات کی ہوگی پھر اس کے علاوہ جب ایک ڈاکٹر لاش کا معائنہ کرنے کے لئے موجود تھا اور اس نے پوسٹ مارٹم بھی کیا

•

تو شک کی کیا وجہ باقی رہ جاتی ہے؟"

اب آرتھر ملیکن کو لاجواب ہو جانا پڑا "تاہم بولا" جو کچھ آپ کہتے ہیں بے شک درست ہے اور بظاہر اس میں کوئی فروگذاشت بھی نظر نہیں آتی لیکن نہ جانے بھائی کے دل میں کیوں یہ خیال سمایا ہے وہ برابر کہے جاتا ہے کہ ضرور تحقیقات میں کوئی خامی باقی رہ گئی ہے"

"لیکن سنو تو" فریج نے ایک خیال کے زیر اثر پوچھا "سانپ کو پکڑنے کا طریقہ کیا ہے میرے خیال میں ہر شخص تو اس کام کو کر بھی نہیں سکتا"

"اس کا حال میں آپ کو بتاتا ہوں۔ ایک مضبوط لکڑی کے سرے پر چمڑے کا پھندا بنا لیا جاتا ہے اور جس سانپ کو پکڑنا ہو پنجرہ کھول کر وہ پھندا غیر معمولی پھرتی سے اس کی گردن میں ڈال دیتے ہیں اس کے بعد وہ قابو میں آجاتا ہے"

"یہ کام سہل تو معلوم نہیں ہوتا۔"

"بڑا دشوار عمل ہے کم از کم میں تو اس کی جرأت نہ کرسکتا"

اس پہلو سے غور کر کے فریج اس نتیجہ پر پہنچا کہ ایک زندہ زہریلے سانپ کو قابو کرنا اور وہ بھی دوسروں سے نظر بچا کر۔ یہ ایسا کام نہیں جسے ہر شخص کر سکے خصوصاً ایک اس طرح کا مردِ ضعیف جس کے اعصاب بے حد کمزور ہو چکے ہوں

سوچتے سوچتے اس نے اگلا سوال پوچھا "کارونر کی عدالت میں ہرنابی کی کمزور جسمانی حالت کے متعلق کس کس کا بیان ہوا تھا؟"

"کئی شخصوں کا" آرتھر نے جواب دیا "اول تو ڈاکٹر مارکا پھر چڑیا

گھر کے معتمد مسٹر سر رج کا - اور بعد میں نائب چوکیدار اور بھائی پیٹر کا لیکن میرے خیال میں سب سے زیادہ وزن دار رائے ڈاکٹر مار کی ہی سمجھی جا سکتی ہے"

"اور وہ کیسا آدمی ہے؟"

"بہت قابل راست گو اور شریف" آرتھر نے تعریفی لہجہ میں کہا "سب لوگ اس پر کامل اعتماد رکھتے ہیں اور اسے اپنے فن کا ماہر سمجھا جاتا ہے"

"اس صورت میں یہ بھی گمان نہیں کیا جا سکتا کہ اس نے کچھ پردہ پوشی کی ہو گی۔ کیوں مگر کیا یہ واقعہ پوری تفصیل کے ساتھ اخباروں میں چھپا تھا؟"

آرتھر مسکرایا پھر کہنے لگا "میں پہلے ہی جانتا تھا آخر کار ضرور آپ اس معاملہ سے دلچسپی لینے لگیں گے اس لئے میں اخبار برمنگھم ٹائمز کے وہ پرچے ساتھ لیتا آیا تھا جن میں اس واقعہ کی مفصل کیفیت درج ہے"

"میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں" فریخ نے جواب میں کہا "اگر وہ پرچے آپ مجھے دے سکیں تو میں ضرور ایک نظر انہیں دیکھنا چاہتا ہوں لیکن کیا آخر کار پولیس نے کارونر کی جیوری کے فیصلہ پر کاربند ہونا منظور کر لیا تھا؟"

"میرے خیال میں کر ہی لیا ہو گا کیونکہ بعد میں اور کوئی کاروائی ان کی طرف سے نہیں ہوئی"

"بے شک عام دستور یہی ہے کہ کارونر کی جیوری کا فیصلہ

پہنچنے کے بعد پولیس اگر کوئی بات شک انگیز باقی نہ ہو تو اپنی تحقیقات ختم کر دیتی ہے گو ایسا کرنا اس کا فرض لازم نہیں سمجھا جاتا"
اس کا حال آپ بہتر جانتے ہیں کیونکہ میں تو پولیس کے ضابطوں سے واقف نہیں ہوں" آرتھر ملیکن نے ہنستے ہوئے جواب دیا
اور یہیں اس معاملہ کو ختم کر دیا گیا

باب ۲

مشورے

اس رات انسپکٹر فریچ نے اخبار ٹائمز کے وہ سب پرچے بڑے غور کے ساتھ پڑھے جو آرتھر ملیکن نے اس کو دیئے تھے کارونر کی عدالت کی وہ کاروائی جس کا مفصل حال اخباروں میں درج تھا ہر لحاظ سے تسلی بخش تھی اور مختلف گواہوں نے متوفی کی خرابیٔ صحت کے متعلق جو جو بیانات دیئے وہ بھی تسلی بخش تھے خود کارونر نے اپنی اس تقریر میں جو اراکین جیوری کو مخاطب کر کے کی۔ اس پر خاص زور دیا تھا کہ اپنی بگڑی ہوئی صورت کی وجہ سے پروفیسر برنالی سانپ چرا لے جانے کی جرأت نہ کر سکتا تھا اور جیوری نے فتوے صادر کرتے وقت معاملہ کے اس پہلو پر یقیناً غور کیا ہوگا پھر اس میں کونسی کسر باقی تھی جس کی وجہ سے بیٹر ملیکن کا اطمینان نہ ہوتا تھا؟
اس نتیجہ پر پہنچ کر فریچ نے معاملہ کو ذہن سے نکال دینے کی

کوشش شروع کی لیکن سعی عظیم کے باوجود وہ کامیاب نہ ہوسکا رہ رہ کر اس کے خیالات کی رو برنالی کی پراسرار موت کی طرف جاتی تھی سوچتا کہ سانپ نے تبھی اس کو ڈسا ہوگا جب وہ اپنے مکان سے رخصت ہونے لگا تھا کیا تعجب وہ جانے سے پہلے یہ دیکھنا چاہتا ہو کہ سانپ ہر طرح محفوظ ہے یا نہیں لیکن ایسا کرتے ہوئے وہ کوئی ایسی حرکت کر بیٹھا جس کی بدولت سانپ قابو سے نکل گیا پھر جب وہ اس کو پکڑنا چاہتا تھا اس موقع پر سانپ کو حملہ کرنے کا موقعہ ملا۔ لیکن گو اس نے ان طریقوں پر اپنے دل کو سمجھانے کی بہت کوشش کی پھر بھی سوال رہ رہ کر یہی پیدا ہوتا تھا کہ واقعات نے درحقیقت کیا صورت اختیار کی ہوگی اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے یہ سوال بار بار اس کے دل کو بے چین کرنے لگا۔

کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ ایک فوری خیال اس کے ذہن میں پیدا ہو جاتا اور وہ اس کی روشنی میں سارے معاملہ پر ایک نظر بازگشت ڈالنے کی کوشش کرتا لیکن پھر کچھ سوچ کر اسے اپنے دل سے نکال دیتا

واقعہ مذکورہ کے ایک دن بعد وہ سونے کے لئے بستر پر لیٹا ہوا تھا کہ دفعتاً ایک نئی طرح کی روشنی اس معاملہ کے متعلق اسے اپنے دماغ میں پیدا ہوتی معلوم ہوئی۔ اس نے سونے کی تیاری میں روشنی گل کردی تھی لیکن یکایک اٹھ کر پھر لیمپ جلایا اور نچلی منزل پر پہنچ کر آرتھر کے چھوڑے ہوئے اخبارات

نکالے ان کو ساتھ لے جاکر اس نے جستہ جستہ پڑھا بعدازاں روشنی گل کر کے اطمینان کے ساتھ سو گیا۔

سوموار کا دن تھا کہ وہ ضروری کاموں سے فارغ ہو کر سر مارٹیمر ایلیبین اسسٹنٹ کمشنر خفیہ پولیس سے ملاقات کرنے گیا اور وہ پرچے جو اس کے پاس تھے نکال کر اپنے افسر اعلےٰ کی میز پر رکھدئے

"کیوں کیا بات ہے؟" سر مارٹیمر نے فریج کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ان اخباروں میں ایک شخص پروفیسر برنالی کی پراسرار موت کا حال درج ہے کیا آپ کو ساری کیفیت پڑھنے کا موقعہ ملا؟"

"یونہی سرسری ... لیکن معاملہ کیا ہے؟"

"اگر آپ اجازت دیں تو میں سارے حالات کا خلاصہ بیان کئے دیتا ہوں"

صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے پریشانی کا اشارہ کیا اس کے بعد گہرا سانس لے کر آہستہ سے کہا "اگر ایسا ہی اشد ضروری معاملہ ہے تو چلو میں سنتا ہوں"

فریج نے وہ سب حالات جو اخبار کے پرچوں میں اس نے پڑھے تھے موزوں اختصار کے ساتھ بیان کرنے شروع کئے سر مارٹیمر اپنی کرسی کی پیٹھ پر جھکا ہوا اس طرح آنکھیں نیچی کئے گویا حالت نیم خواب میں ہو چپ چاپ سنتا رہا لیکن فریج اپنے افسر اعلےٰ کے عادات سے خوب واقف تھا اور جانتا تھا کہ وہ

اس کے منہ سے نکلے ہوئے ہر ایک لفظ کو پوری توجہ کے ساتھ سن رہا ہے اور جو جو بات ضروری نظر آتی ہے اسے اپنے خانہ دماغ میں محفوظ بھی رکھتا جاتا ہے۔

جس وقت فریج پورا حال بیان کر چکا تو سر مارٹیمر نے آنکھیں کھول دیں اور صرف ایک لفظ کہا "پھر...؟"

"آپ مجھ سے بہت زیادہ تجربہ اور معلومات رکھتے ہیں" فریج نے جواب دیا "تاہم ایک بات میرے ذہن میں آئی ہے جو میں عرض کئے دیتا ہوں یعنی پروفیسر برنابی کی کوٹھی پر ایسی کوئی چیز نہیں پائی گئی جو سانپ کو گرفت میں لانے کے لئے برتی گئی ہو"

سر مارٹیمر نے تیز گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھا اس کے بعد پھر نظریں جھکا کر پوچھا "کیسے معلوم ہوا؟"

"میں ذاتی معلومات تو نہیں رکھتا" فریج نے جواب دیا "لیکن جو حالات ان اخباروں میں درج ہیں ان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ انسپکٹر ریٹکن نے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ وہ سانپ جس سے پروفیسر برنابی کی موت واقع ہوئی کوٹھی کے کسی مقام پر چھپا ہوا نہ ہو اس کے سب حصوں کی تلاشی لی تھی اگر ایسا کرتے ہوئے وہ چیز اس کو نظر آتی جو سانپ پکڑنے میں برتی جاتی ہے تو ضرور اس کا ذکر بھی آ جاتا یہ ایک بڑی ضروری شہادت تھی جس کا عدالت کارونر میں پیش کیا جانا امر لازم تھا"

"ممکن ہے سانپ کو کسی اور طریقہ سے پکڑ لیا گیا ہو یعنی کسی جال کی مدد سے یا تھیلے یا بکس میں ڈال کر..."

"آپ کا فرمانا درست ہے لیکن ایسی کسی بھی چیز کا ذکر رینکن نے اپنے بیان میں نہیں کیا"

ذرا سی دیر کے لئے گہری خاموشی چھا گئی اس کے بعد سر مارٹیمر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور مستعدی کے لہجہ میں بولے" فرخ جو بات دراصل تمہارے دل میں ہے اس کو ظاہر کردو پھر میں اس سوال پر بہتر غور کر سکوں گا"

"دیکھئے میں گذارش کرتا ہوں۔ بالفرض پروفیسر برنالی سانپ کو جیڑیا گھر سے نکال کر اپنی کوٹھی تک لے گئے تو اس مطلب کے لئے ضرور انہیں کسی نہ کسی آلہ یا ایسی چیز کی ضرورت ہوئی ہو گی جس سے سانپ کو قابو میں رکھا جا سکتا اول تو میری دانست میں اس تسمہ کا پایا جانا ضروری تھا جس سے عام طور پر سانپ کو قابو کرتے ہیں زیادہ تر اس لئے کہ جو مردہ سانپ پانی کے اندر ڈوبا ہوا پایا گیا اس کی گردن پر کچھ ایسے نشان بھی موجود تھے گویا اسے تسمہ کی مدد سے ہی پکڑا گیا تھا لیکن اگر واقعی ایسا ہوا اور وہ چیز پروفیسر برنالی کی کوٹھی میں نہیں ملی تو اس کے معنی یہی سمجھے جا سکتے ہیں کوئی شخص پولیس کے موقعہ واردات پر پہنچنے سے پہلے اسکو اٹھا کر لے گیا اس کے آگے سوال پیدا ہوتا ہے وہ کون تھا؟ کم از کم خود متوفی نے ایسا نہ کیا ہو گا کیونکہ اسے اس چیز کو چھپانے کی مہلت ہی نہ مل سکتی تھی ضرور یہ کسی دوسرے آدمی کا کام ہے"۔

"ممکن ہے تمہارا خیال صحیح ہو تاہم اس کو یقینی نہیں

سمجھا جا سکتا"

"یہ سچ ہے لیکن میں جو کچھ گذارش کرنا چاہتا ہوں صرف یہ ہے کیا اس ایک پہلو کو مدنظر رکھ کر مزید تحقیقات کی گنجائش باقی نہیں؟"

سر مارٹیمر اظہار رائے سے پہلے تھوڑی دیر چپ رہے اس کے بعد بولے "کیا تم نے اس بارہ میں کوئی خاص نظریہ قائم کیا ہے؟"

"جی ہاں ایک حد تک کیا ہے اور میں اس کو بھی عرض کئے دیتا ہوں۔ میری دانست میں کوئی شخص اس بڈھے پروفیسر کی موت کا خواہشمند تھا اور چونکہ اس کو معلوم تھا کہ وہ سانپ کے زہر سے تجربات کیا کرتا ہے اس لئے برنابی کی موت کا ذریعہ اس نے سانپ کو ہی بہتر جانا تاکہ اس سے کسی طرح کا شبہ پیدا نہ ہو اب میں جو بات عرض کیا چاہتا ہوں یہ ہے کہ سانپ کو چھیڑنے والا پروفیسر برنابی نہیں وہی دوسرا آدمی تھا جس کے بعد..."

"مطلب تمہارے کہنے کا یہ ہے کہ متوفی اپنی کبرسنی کی وجہ سے سانپ کو قابو نہ کرسکتا تھا۔ کیا یہی بات ہے؟"

"جی بے شک یہی میرا خیال ہے اور میں گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ میری رائے کے مطابق کسی مرد نامعلوم نے سانپ چھیڑا اس کے بعد چونکہ اس کو معلوم تھا کہ بڈھا پروفیسر شطرنج کھیلنے کا شائق ہے اور اکثر اس غرض سے اپنے دوستوں کے مکان

پر جایا کرتا ہے اس لئے اس انتظار میں رہا کہ کب ایسا موقعہ پیش آئے بدھ کی رات کو اتفاقاً برنابی کی نوکرانی بھی گھر پر موجود نہ تھی اس لئے دشمن نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اس نے ایک زندہ سانپ کو تسمہ کی مدد سے قابو کر رکھا تھا اسی طرح اسے ہاتھ میں لے کر اس نے تنہائی میں سانپ برنابی کی طرف بڑھایا بدنصیب بڈھے نے اس سے بچنے کو ہاتھ آگے نکالا اور یہی وہ وقت تھا کہ سانپ نے اس کو ڈس لیا ..."

"اف کتنا بھیانک خیال ہے ..."

"سرکار اتنا بھیانک طریقہ ہے کہ اگر سچ مچ کسی نے ایسا کیا ہے تو اسے قانونی گرفت سے بچنے کا موقعہ نہ ملنا چاہیئے"

"مانا۔ مگر آگے کہو"

"آگے یہ کہ اگر حالات اسی طرح پیش آئے تھے تو اس مرد نامعلوم نے قتل کی ایک واردات بھی کی اور اپنے آپ کو بچا بھی گیا اول اس طرح کہ جو کچھ ہوا اندھیرے میں ہوا دوسرے اس لئے بھی کہ سانپ کے ڈسنے کے بعد برنابی کا عرصہ قلیل میں بے ہوش ہو جانا امر لازم تھا غرض سانپ اور وہ تسمہ جس کی مدد سے سانپ پکڑا ہوا تھا دونو چیزیں مجرم کے پاس رہیں ... پھر اس نے ان کو کیا کیا؟"

"لیکن ایک چیز تو پانی کے پیپے سے برآمد ہو چکی ہے۔ یعنی مردہ سانپ"

"جی ہاں سانپ مل گیا لیکن تسمے کا کیا ہوا؟ اگر وہ اس کو بھی مکان کے کسی حصے میں چھوڑ کر چلا جاتا تو یہ بات ہر لحاظ سے

اس کے حق میں ثابت ہوتی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کے بعد اس کو دوبارہ مکان کے اندر جانے کا موقعہ نہیں مل سکا..."

"اچھا خیر یہ تو سب کچھ ہُوا لیکن ہر جرم قتل کا کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے اس میں مجرم کا مقصد کیا تھا؟"

"اس کا حال میں کیونکر عرض کر سکتا ہوں مگر ہاں اتنا سنا ہے کہ متوفی کے پاس زر و مال بہت تھا ضرور کوئی شخص اس کا وارث ہوگا اسی کو سب سے زیادہ اس بات کی خواہش ہو سکتی تھی کہ بد نصیب بڈھے کو جلد از جلد اپنی راہ سے ہٹا دے"۔

سرمارٹیمر نے گردن اٹھا کر دیکھا اس کے بعد کہا "بات فرضی معلوم ہوتی ہے"

"بے شک جو کچھ میں نے عرض کیا خالی مفروضات ہے تاہم میں پوچھتا ہوں کیا اس طرح کی حالتوں میں کوئی کارروائی عمل میں لانی ممکن ہے؟"

سرمارٹیمر گہری سوچ میں پڑ گئے پھر رکتے ہوئے بولے "میں سخت حیران ہوں ۔ سمجھ میں نہیں آتا کیا جواب دوں ۔ ہم صرف فرضی قیاسات کی بنا پر ایک طے شدہ معاملہ میں کیونکر دخل انداز ہو سکتے ہیں؟"

"کیا ہم اتنا بھی نہیں کر سکتے کہ برمنگھم پولیس کے روبرو اپنا نقطہ خیال پیش کر دیں؟"

خاموشی کا ایک لمبا وقفہ پھر حائل ہُوا جس کے بعد سرمارٹیمر نے کہا "عقل نہیں مانتی کہ برمنگھم پولیس نے معاملہ کے کسی پہلو کو

نظر انداز کیا ہو ۔ بے شک غلطی ہر انسان سے ہو جاتی ہے پھر بھی "تھوڑی دیر سوچتے رہنے کے بعد" تمہارا کہنا یہ ہے کہ برمنگھم پولیس سے دریافت کیا جائے کوئی اس قسم کا سانپ پکڑنے کا تسمہ جیسا تم نے بیان کیا تھا یا کوئی اور ایسی چیز کوٹھی پر دستیاب ہوئی تھی یا نہیں ؟"

فریخ نے اس کے جواب میں صورت انکار سر ہلایا اس کے بعد کہا "معاف کیجئے میرا یہ منشا ہرگز نہیں اگر ہم یہ طریقہ اختیار کریں تو ان لوگوں کے دلوں کو یقیناً رنج پہنچے گا ۔ اس لئے میری رائے میں زیادہ مناسب ہوگا کہ آپ ایک چٹھی برمنگھم پولیس کے افسر اعلےٰ کے نام لکھیں جس میں اتنا ہی درج ہو کہ ہمارے دفتر کے ایک کارکن نے اس طرح کا سوال اٹھایا تھا میں صرف آپ لوگوں کی اطلاع کے لئے اس کا ذکر کرتا ہوں ..."

صاحب اسسٹنٹ کمشنر عالت فکر میں اپنی ٹھوڈی کھجانے لگے اس کے بعد بولے "میرا اندازہ یہ کہتا ہے کہ جب ہماری چٹھی برمنگھم پولیس کو ملی تو ان لوگوں کے دلوں کو بے حد کوفت ہو گی جائے غور ہے اگر ایسی ہی چٹھی کوئی ہمارے نام لکھے تو ہمیں کتنا رنج ہو"

"لیکن بندہ نواز اصل حقیقت معلوم کرنے کے لئے آدمی کو سبھی کچھ کرنا پڑتا ہے"

"اچھا خیر جیسا تم کہتے ہو میں ایک پرائیویٹ خط برمنگھم پولیس کے افسر اعلےٰ کے نام لکھتا ہوں ۔ اس کے بعد جو ہو سو ہو"

باب - ۳

انسپکٹر ہیکن اور فرینچ

صاحب اسسٹنٹ کمشنر کے دفتر سے رخصت ہو کر انسپکٹر فرینچ جب اپنے کمرہ میں گیا تو گہری فکر و تشویش کی حالت میں تھا تشویش اس لئے کہ اس حد تک آگے قدم اٹھا دینے کے بعد اس کو یہ فکر دامنگیر ہوتی کہ اگر بات درحقیقت کچھ بھی نہ نکلی تو اسے کتنا شرمسار ہونا پڑیگا۔ اس کی عادت نہ تھی جب تک کسی معاملہ میں اس کی رائے نہ پوچھی جائے ہرگز دخل انداز نہ ہوتا تھا بہرحال اب اس کے لئے پیچھے قدم ہٹانا غیر ممکن ہو گیا آخر اس نے یہ کہہ کر اپنے جی کو سمجھایا کہ جو کچھ ہو چکا اب اس پر اظہار افسوس لاحاصل ہے۔ پھر بھی یہ خیال رہ رہ کر اس کے سینہ میں چٹکیاں لیتا تھا کہ یہ منگھم پولیس کے افسر نہ جانے سر مارٹیمر کا خط پڑھ کر کس قدر برا مانیں اور کس پیرایہ میں جواب دیں ممکن ہے وہ اس خط کو جواب کے قابل ہی نہ سمجھیں اور اسے ردی کی ٹوکری میں ڈال دیں...

لیکن اگلی سہ پہر کو جب وہ دن بھر کے کام سے فارغ ہو کر دفتر سے رخصت ہونے لگا تو اطلاع موصول ہوئی کہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے یاد فرمایا ہے وہ جب اس جگہ پہنچا تو کیا دیکھتا ہے محکمہ پولیس کا ایک جوان افسر بیٹھا صاحب اسسٹنٹ کمشنر سے باتیں کر رہا ہے۔

فرینچ کو دیکھ کر سر مارٹیمر نے کہا "یہ ہیں برمنگھم سٹی پولیس

کے انسپکٹر رینکن اور اس چٹھی کے سلسلہ میں لبغرض ملاقات آئے ہیں جو تم نے لکھوائی تھی"

رینکن نے اٹھ کر انسپکٹر فرینچ سے مصافحہ کیا اس کے بعد جب دونو بیٹھ چکے تو کہنے لگا" آپ نے جو کچھ لکھا اس سے پایا جاتا ہے کہ آپ کو اس واردات کی تہ میں جرم قتل کا شک ہے اس قسم کا شبہ شروع میں مجھ کو بھی ہُوا تھا لیکن بعد ازاں حالات ایسے پیش آئے کہ صاف نظر آنے لگا جو کچھ ہُوا محض امر اتفاقی تھا اس لئے میں نے قتل کا خیال دل سے نکال دیا اور جب یہ شک ہی باقی نہ رہا تو میں نے ایسی چیزوں کو تلاش کرنا بھی چھوڑ دیا جو اس طرح کی واردات کے سلسلہ میں ضروری سمجھی جا سکتی ہیں"۔

"یہ بالکل درست ہے" سر مارٹیمر نے تسلیم کیا "لیکن اگر پیشتر کسی موقعہ پر آپ کو چیف انسپکٹر فرینچ کا نام سننے کا اتفاق نہیں ہُوا تو جان لیجئے کہ حضرت بال کی کھال نکالنے کے شائق ہیں جہاں دوسروں کا اطمینان ہو جاتا ہے ان کا نہیں ہوتا میرے خیال میں بہتر ہو آپ ہر دو اصحاب علیٰحدہ بیٹھ کر تبادلہ خیالات کر لیں میرا فرض آپ کو ایک دوسرے سے ملا دینا تھا اور میں نے اس کو پورا کر دیا"

اس کے بعد فرینچ رینکن کو اپنے کمرہ میں لے گیا اور اس کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ رینکن اس کی مداخلت سے کسی طرح رنجیدہ نظر نہ آتا تھا البتہ وہ اس خیال سے مطمئن اور شکر گذار معلوم ہوتا تھا کہ معاملہ کی تہ تک پہنچنے میں فرینچ آمادہ امداد ہے پس فرصت چھوڑ کر اصل معاملہ کی طرف آتے ہوئے کہنے لگا

"ہم نے پروفیسر بنابی کی کوٹھی کے ہر حصہ کی تلاشی لی تھی لیکن اس طرح کا تسمہ جو سانپ پکڑنے کے کام آتا ہے کہیں نظر نہیں آیا اور جتنے چڑیا گھر میں عام استعمال کے لئے رہتے تھے ان میں بھی کوئی کم نہ پایا گیا دوسری بات یہ کہ کوٹھی کے اندر ایسا کوئی تھیلا یا جال بھی نہیں ملا جس میں سانپ کو رکھ کر لایا گیا ہو متوفی کے کمرہ نشست میں تین چھوٹے چھوٹے بکس بے شک پڑے تھے اور ممکن ہے ان میں سے کسی ایک سے یہ کام لیا گیا ہو لیکن اس بارہ میں ہمیں کوئی تائیدی شہادت نہیں مل سکی"

"کیا وہ صندوق کافی کھلے تھے؟... کہنے کا مطلب یہ ہے کیا ان میں کافی ہوا سما سکتی تھی؟" فریخ نے جلدی سے پوچھا

"جی ہمارے ماہر فن کا بیان یہی تھا اور ہم نے بھی آخر کار یہی نتیجہ نکالا کہ سانپ کو کسی ایک صندوق میں بند کرکے رکھا گیا ہوگا کیونکہ اور کوئی چیز ایسی موجود نہ تھی جس میں اس کو رکھنا ممکن ہوتا"

"اور یہ صندوق کیا کھلے تھے یا بند؟"

"ایک بند اور مقفل تھا باقی دو کے ڈھکنے تو بند تھے لیکن وہ غیر مقفل پائے گئے"

"فرض کیجئے سانپ ان میں سے کسی ایک صندوق کے اندر رکھا گیا ہوتا تو کیا یہ ممکن تھا کہ وہ ڈھکنا اٹھا کر باہر نکل جاتا؟"

"ہمارے ماہر کا خیال یہی تھا گو وہ یقینی طور پر کوئی بات نہ کہہ سکتا تھا"

"پھر آپ نے کیا نتیجہ نکالا؟"

"یہی جو اخبارات میں چھپا ہے یعنی پروفیسر غلطی سے بکس میں قفل ڈالنا بھول گئے اور سانپ ڈھکنا اٹھا کر نکل آیا بعد میں جس وقت پروفیسر صاحب شطرنج کھیلنے جا رہے تھے اور انہوں نے سانپ کو صندوق سے باہر پھرتے دیکھا تو بھرت پکڑنے کی کوشش کی اس وقت سانپ نے ان کے ہاتھ کو ڈس لیا"

"آپ کا یہ خیال ہر پہلو سے معقول نظر آتا ہے"

"لیکن جو دلیل آپ نے سانپ کی گردن مجروح پائے جانے کے متعلق پیش کی اور اس کے سلسلہ میں خیال ظاہر کیا ہے کہ اسے ضرور تسمہ کی مدد سے پکڑا گیا ہوگا اس سے معاملہ بالکل ہی درہم برہم ہو جاتا ہے"۔

"پھر اب آپ کی تجویز کیا ہے ؟ کیا اس معاملہ کو یہیں ختم رہنے دیا جائے یا تحقیقات مزید کی ضرورت ہے ؟"

"اس کے متعلق صاحب سپرنٹنڈنٹ نے یہ فرمایا تھا کہ اگر آپ بنگلہ تشریف لے جانے کی زحمت گوارا کریں تو معاملہ کو تبادلہ خیالات کے ذریعہ سے طے کیا جا سکتا ہے کم از کم ایک بات یقینی ہے یعنی یہ کہ اگر واردات سچ مچ قتل کی ہے تو پھر خواہ زمین آسمان ایک کر دینا پڑے ہم مجرم کو بچ کر نکل جانے کا موقعہ نہ دیں گے"

فریڈرخ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا تاہم دل میں وہ اپنی کامیابی پر مسرور تھا اب اس کو اس واقعہ سے غیر معمولی دلچسپی ہو چکی تھی اور وہ چاہتا تھا کہ مزید تحقیقات کے ذریعہ سے اصل حقیقت معلوم کی جائے یہ سچ ہے کہ وہ طبعاً رحمدل واقع ہوا تھا لیکن اس کے

باوجود نہیں چاہتا تھا کہ کوئی شخص قانون شکنی کرے اور اس کے بعد سزا سے محفوظ رہے

غرض آخری فیصلہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر کی رضامندی سے یہ ہوا کہ شام کی گاڑی سے چیف انسپکٹر فرنخ رینکن کے ہمراہ برمنگھم جائے اور وہیں صاحب سپرنٹنڈنٹ کے سامنے معاملہ کا آخری فیصلہ کیا جائے۔

باب - ۴

تین آدمیوں کی کونسل

داستان کا منظر پھر ایک مرتبہ برمنگھم کے دفتر پولیس میں تبدیل ہوتا ہے جہاں رینکن اور فرنخ اول الذکر کے کمرہ میں بیٹھے گفتگو کر رہے ہیں

"صاحب سپرنٹنڈنٹ مسٹر شیون دس بجے کے قریب آپ سے مل سکیں گے" رینکن نے ایک عارضی وقفہ کے بعد کہا

"یہ اور بھی اچھا ہے کیونکہ میں اس عرصہ میں گواہوں کے ان بیانات کو جو کارونر کی تحقیقات کے موقعہ پر ہوئے تھے پھر ایک بار پڑھ سکوں گا"۔

"اس سلسلہ میں آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو ہم سے طلب کر سکتے ہیں" رینکن نے کہا لیکن فرنخ نے جواب دیا کہ ہر چیز اس کے پاس موجود ہے کیونکہ وہ اخبار ٹائمز کے پرچے ساتھ ہی لیتا گیا تھا

غرض امر نے پھر ایک مرتبہ ان اخبارات کو دیکھا سارے بیان واضح اور صاف تھے اور فوٹو کی چند تصویریں جو ان کے ساتھ شامل کی گئیں وہ اصل حقیقت کو واضح کرنے میں اور بھی ذریعہ امداد ثابت ہوئیں۔

اس کے تھوڑی دیر بعد فریخ کی ملاقات سپرنٹنڈنٹ سٹون سے ہوئی۔ یہ شخص سر مارٹیمر ایلیسن سے بالکل ہی مختلف بلکہ متضاد شخصیت رکھتا تھا قد لمبا چہرہ پر رعب اور اس پر نخوت کے آثار پائے جاتے تھے اس کا رویہ عام سرکاری افسروں کا تھا اور گو وہ انسپکٹر فریخ سے اخلاق کے ساتھ پیش آیا تاہم ان کی ملاقات کو پرتپاک نہ کہا جا سکتا تھا چند رسمی باتوں کے بعد اس نے براہِ راست اصل معاملہ کی طرف آتے ہوئے کہا

"آپکی چٹھی سے پایا جاتا ہے کہ متوفی کے مکان پر سانپ پکڑنے کا تسمہ نہ پائے جانے کی بنا پر آپ نے چند خاص نتیجے اخذ کئے ہیں لیکن میں چاہتا ہوں آپ اس بارہ میں اپنے دلائل ذرا تفصیل کے ساتھ بیان کریں کیونکہ اگر میرا اس بارہ میں پورا اطمینان ہوگیا کہ واردات پر قتل عمد کا شبہ کیا جا سکتا ہے تو پھر مجھے تحقیقات کو نئے سر سے جاری کرنے میں ہرگز اعتراض نہ ہوگا اس لئے جو حالات آپ اس سلسلہ میں بیان کرنا چاہتے ہیں کریں"

فریخ تو پہلے سے اس طرح کا سوال پوچھا جانے کا انتظار تھا کہنے لگا "میں تعمیلِ ارشاد کے لئے حاضر ہوں لیکن اس بات کا خیال رکھا جائے کہ میں نے جو نتیجہ نکالا ہے وہ صرف اس کیفیت کی بنا

پر ہے جو اخباروں میں شائع ہوئی تھی ممکن ہے آپ لوگوں کو سرکاری طور پر بعض اور حالات ایسے معلوم ہوں جن کی بنا پر مجھے اپنے فیصلہ میں ترمیم کرنی پڑے"۔

صاحب سپرنٹنڈنٹ نے سر کے اشارہ سے اس خیال کی تائید کی اس کے بعد کہا:

"دیکھئے جو کچھ میرے خیالات ہیں ان کو میں چند سوالوں کی صورت میں پیش کرتا ہوں سب سے پہلی بات یہ کہ کیا متوفی کو سانپ چرانے کے لئے تسمہ یا اس طرح کی کسی دوسرے اوزار کی ضرورت تھی اور کیا اس نے ان چیزوں سے کام کیا؟ چونکہ یہ چیزیں اس کے مکان پر نہیں ملیں اس لئے اگلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کیا کسی شخص نے بعد ازاں ان چیزوں کو گم کر دیا۔ اور اگر ایسا کیا تو کس نے؟ کیا یہ پروفیسر برنالی کا اپنا فعل تھا یا کسی اور کا۔ بصورت آخر صاف ظاہر ہوگا کہ پروفیسر کے علاوہ کسی دوسرے آدمی کا بھی اس معاملہ سے تعلق تھا اور اس صورت میں جرم قتل کا شبہ پیدا ہونا ممکن ہے"

"آپ کے پہلے سوال کے متعلق میری گذارش یوں ہے ..." اور فریچ نے اپنے خیالات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنا شروع کر دیا

بہرحال اس کی باتوں کا صاحب سپرنٹنڈنٹ کے دل پر گہرا اثر ہوا بولے "اس حد تک آپ کا بیان کافی وزن رکھتا ہے لیکن اس سے اطمینان کامل حاصل نہیں ہوتا آپ کا یہ خیال درست ہے کہ سانپ کو چرانے اور کوٹھی تک لے جانے کے لئے کسی نہ کسی آلہ

کی ضرورت امر لازم تھی لیکن اس کے آگے چونکہ ہم کو معلوم نہیں کہ پروفیسر برنابی سانپ کے زہر سے کس قسم کے تجربات کیا کرتے تھے اس لئے ہم فیصلہ کن نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے کہ ان تجربات کے سلسلہ میں ان کے لئے سانپ چرانا بھی ضروری تھا دیکھئے میں اپنے خیال کو تمثیل کے ذریعہ سے واضح کرتا ہوں ممکن ہے متوفی کسی چھوٹے سے جانور۔ گنی پگ یا خرگوش وغیرہ کو رسی باندھ کر پنجرہ کے اندر لٹکا دینا اور جب سانپ اسے ڈس لے تو اسے باہر نکال لینا۔ اس طرح کی صورت میں اگر ایک مضبوط رسی لے کر چھوٹی سی ٹوکری اس کے سرے پر باندھ دی جائے تو کام دے سکتی ہے بہرحال یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر ہمیں سردست اپنا فیصلہ محفوظ رکھنا چاہئے ...“

”اس حد تک میں آپ کا ہم خیال ہوں“ فرخ نے جواب دیا

”دوسری طرف میں بھی یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوں“ سپرنٹنڈنٹ سٹون نے اپنی طرف سے کہا ”کہ اگر پروفیسر برنابی کی کوٹھی پر سانپ پکڑنے کا تسمہ موجود تھا تو ممکن ہے کسی دوسرے آدمی نے اس کو وہاں سے نکال کر غائب کر دیا ہو لیکن اس سے یہ بات لازمی طور پر ثابت نہیں ہوتی کہ اس مرد غیر کا جرم قتل سے بھی کوئی تعلق تھا اس کے لئے کچھ اور شہادتیں درکار ہوں گی۔ اور اب میں ایک خاص سوال آپ سے پوچھتا ہوں یعنی کیا آپ کو یقین ہے کہ متوفی نے خود وہ سانپ چرایا تھا؟“

”مجھ کو تو حالات اس کے برخلاف نظر آتے ہیں“ فرخ نے

پھر جواب دیا

"اور مجھ کو بھی" سٹون نے تسلیم کیا "اس صورت میں عین ممکن ہے اس نے سانپ چرانے کا فرض کسی مرد غیر کے ذمہ ڈالا ہو یعنی ممکن ہے اس نے چڑیا گھر کے ملازموں میں سے کسی کو انعام کا لالچ دیکر اس بات پر آمادہ کیا ہو کہ وہ ایک سانپ نکال کر اس کی کوٹھی پر پہنچا دے۔ اس آدمی نے سانپ پکڑنے کے لئے تسمہ سے کام لیا لیکن سانپ کو برنالی کے مکان پر لے جاکر پنجرہ یا صندوق میں رکھ آنے کے بعد وہ اس تسمے کو وہاں سے واپس لے آیا۔ ورنہ سانپ کا یکایک اپنے مقام سے نکل کر پروفیسر برنالی کو ڈسنا کیا معنی رکھ سکتا ہے؟"

فریج نے معاملہ کے اس پہلو کو زیر غور نہ لیا تھا مگر اس نے اپنی کوتاہی ماننے کی بجائے جواب میں کہا

"جو کچھ آپ فرماتے ہیں ممکن ہے صحیح ہو لیکن بات جچی تلی معلوم نہیں ہوتی سب سے بڑا اعتراض جو برنالی کے سانپ چرانے پر کیا گیا یہ تھا کہ وہ ایک صاحب حیثیت آدمی تھا جو ہرگز اس طرح کے فعل کا مرتکب نہ ہوا ہوگا لیکن دوسری طرف جو شخص بذات خود ایسا جرم کرنا پسند نہیں کرتا وہ کسی اور کو لالچ دیکر اس کام پر آمادہ کرنا بھی پسند نہیں کر سکتا۔ اس لئے میرا خیال تو یہی ہے کہ اس نے سانپ چرانے کا فعل نہ تو دکیا نہ کسی دوسرے کی معرفت کرایا"

"اچھا خیر اس سوال کو ہم فی الحال یہیں چھوڑتے ہیں لیکن آپ

کا جو یہ خیال ہے کہ کسی آدمی نے قصداً پروفیسر برنابی کو ہلاک کیا اس کے سلسلہ میں کیا آپ بتا سکتے ہیں آپ کا شبہ کس پر ہے؟"

"دیکھئے صاحب میرے پاس کوئی یقینی ثبوت اس بارہ میں موجود نہیں تاہم اتنا ضرور جانتا ہوں کہ پروفیسر برنابی ایک مالدار آدمی تھا اور کوئی نہ کوئی شخص اس کی دولت کا وارث بھی ضرور ہوگا"

صاحب سپرنٹنڈنٹ انسپکٹر رینکن کی طرف مڑے اور کہنے لگے "اب آپ کو جو کچھ اس بارہ میں کہنا ہو بیان کیجئے"۔

اس پر رینکن نے جواب دیا "یہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں اس کا خیال مجھ کو بھی آیا تھا لیکن کسی تائیدی شہادت کے نہ ملنے سے آخر کار اس کو دل سے نکال دینا پڑا ورنہ سچ پوچھئے تو متوفی نے بیس پچیس ہزار پونڈ رقم اپنے پیچھے چھوڑی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ جس آدمی کے حصہ میں یہ دولت آنے والی تھی اس نے اس کی ہلاکت کے لئے کوئی ترکیب سوچی ہو میں نے اس سلسلہ میں وارث کا پتہ بھی لگایا تھا وہ پروفیسر برنابی کا ایک بھانجا مسٹر کیپر ہے جو اس جگہ سے قریباً چالیس میل کے فاصلہ پر قصبہ برہم میں رہتا اور بڑے محدود پیمانہ پر وکالت کا کام کرتا ہے عین ممکن تھا اس نے روپے کے لالچ میں کوئی سازش کی ہوتی لیکن تحقیقات پر معلوم ہوا کہ وہ بالکل بے قصور ہے چنانچہ معلوم ہوا کہ واردات کے وقت وہ اپنے گھر پر موجود تھا"

فرینچ کو ایسا معلوم ہوا گویا اس کی ساری امیدوں پر اوس پڑ گئی مری ہوئی آواز سے بولا "کیا آپ کو اس کا یقین کامل ہے؟"

"جی اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش مطلق نہیں ۔ جس ڈاکٹر نے متوفی کا علاج کیا اس نے موت واقع ہونے پر یعنی واقعات کے تقریباً آدھا گھنٹہ بعد مسٹر کیپر کو اس کے مکان پر فون کیا اور اس نے وہیں سے جواب دیا تھا جس کے معنی یہی سمجھے جا سکتے ہیں کہ وہ گھر پر موجود تھا بعد ازاں وہ اپنی کار لینے ایک قریبی گراج میں گیا جہاں اس کی مرمت ہو رہی تھی اس کے متعلق کافی زبردست شہادتیں حاصل ہو چکی ہیں اس لئے میں اس آدمی کے برخلاف کسی حال میں شک نہیں کر سکتا"

"اور کیا اس کے علاوہ کسی دوسرے آدمی پر شک کی گنجائش نہیں ہے ؟"

"کسی پر نہیں !"

فریح کی رہی سہی آس بھی ٹوٹ گئی اب بعد از وقت اس کو معلوم ہوا کہ وہ ایک بالکل ہی غلط رستہ پر چلنے لگا ہے اور اس کی کوششوں کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہیں نکل سکتا کہ لوگ اس کا مذاق اڑائیں

وہ گہری فکروں میں پڑ گیا ۔ کبھی خیال آتا کہ اس معاملہ کو اسی حال میں چھوڑ کر واپس چلا جائے یا کوئی بہانہ ٹال دینے کا پیش کر دے یا کوئی اور ترکیب ایسی سوچی جائے جس سے بات رفتہ رفتہ دب جانی ممکن ہو تھوڑی دیر وہ اسی الجھن میں رہا لیکن آخری فیصلہ جو اس نے کیا یہ تھا کہ خواہ کچھ ہو ۔ خواہ آخر کار شرمندگی ہی اٹھانی پڑے ایک مرتبہ انتہائی کوشش کر کے ضرور دیکھنی چاہئے ۔ پس

وہ پرخیال لہجہ میں کہنے لگا

"جو کچھ آپ فرماتے ہیں بے شک درست ہوگا لیکن اس سے میرے دل کا اطمینان نہیں ہوتا اور اب اگر آپ لوگ تھوڑا سا وقت دے سکیں تو میں بھی اپنے خیالات دلی پیش کر دینا چاہتا ہوں"

سپرنٹنڈنٹ شیون نے سر کے اشارہ سے اجازت دی اور نسرین ٹہ مقتے ہوئے اعتماد کے ساتھ کہنے لگا "پہلی بات جو میں گذارش کیا چاہتا ہوں یہ ہے اگر یہ کام اکیلے برنابی کا ہوتا تو ضرور اس کے مکان پر سانپ پکڑنے کا تسمہ یا ایسی ہی کوئی اور چیز پڑی ہوئی پائی جاتی۔ کیونکہ وہ کسی ایسے ہی طریقہ پر سانپ پکڑ کر اپنے مکان پر لا سکتا تھا اور یہ تو کسی حال میں ممکن نہیں سمجھا جا سکتا کہ اس بڈھاپے میں وہ ایک بھاری صندوق اٹھا کر چڑیا گھر تک لے گیا اور وہاں سے اس میں سانپ بند کر کے لایا ہو۔ دوسری بات یہ کہ اگر کہا جائے اس نے سانپ کو تسمہ کی مدد سے ہی پکڑا ہوگا لیکن بعد میں سانپ بکس کے اندر بند کر کے تسمہ کو دوبارہ وہیں پہنچانے چلا گیا جہاں سے لے کر آیا تھا تو یہ بات بھی لگتی معلوم نہیں ہوتی۔ اول تو ایسے شریف آدمی کا چوری کرنا ہی ناقابل یقین ہے پھر اس طرح کی کارروائی تو ایک گہری سازش ظاہر کرتی ہے جس کی اس سے ہرگز امید نہیں کی جا سکتی۔ اگر آپ لوگوں کی رائے میں میرا خیال اس حد تک صحیح ہے تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ سانپ کو پکڑ کر لانے یا کم از کم تسمہ کو غائب کرنے میں ضرور کسی دوسرے

آدمی کا ہاتھ تھا"

"معاف کیجئے میں اس خیال کا حامی نہیں ہوں" شٹون نے جواب دیا "آپ کا خیال اغلب شاید ہو لیکن یقینی نہیں اس کے علاوہ اگر کسی دوسرے آدمی کو شامل سمجھ بھی لیا جائے تو یہ کب ضروری ہے کہ ہم اسے قاتل تصور کریں؟"

"چلئے خیر آپ اتنا ہی مان لیں کہ اس معاملہ میں کسی دوسرے آدمی کا ہاتھ تھا" فرنچ نے کہا "اس سے آگے سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ آدمی کون ہوگا؟ یا تو کوئی ایسا شخص جس کی خدمات سے برنالی نے سانپ چرانے کے کام میں فائدہ اٹھایا یا وہ جو اس کے قتل کا مرتکب ہوا کیونکہ اگر وہ ان دونو باتوں سے بے تعلق ہوتا تو ضرور سامنے آکر جو کچھ اس کو معلوم تھا بیان کرتا"

شٹون نے سر کے اشارہ سے ہاں کہی جس کے بعد فرنچ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے پھر کہا

"پروفیسر برنالی کی ناموری اور شہرت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات ماننے لائق نہیں کہ اس نے کسی آدمی کو اپنے جرم کا حصہ دار بنایا ہو اس لئے بات پھر پھرا کر وہیں آجاتی ہے یعنی یہ کہ وہ دوسرا آدمی ضرور اس کا قاتل ہوگا"

"دیکھئے صاحب میں پیشتر بیان کر چکا ہوں" شٹون نے اعتراض کیا "کہ ایسا ہونا اغلب بے شک ہے لیکن یقینی نہیں - زیادہ تر اس لئے کہ قاتل وہی آدمی ہو سکتا تھا جسے اس جرم میں کوئی فائدہ نظر آتا ہو"

"میں آپ کا خیال ہی صحیح مانے لیتا ہوں" فریخ نے مجبوری کے لہجہ میں جواب دیا "لیکن اگر متوفی نے بیچ کسی آدمی سے بطور مددگار کام لیا تو اس کا کھوج لگانا دشوار نہیں ہو سکتا اس موقعہ پر میں پھر عرض کرتا ہوں کہ یہ جرم چونکہ آپ کے حلقہ میں ہوا ہے اس لئے میرا اس سے کوئی تعلق نہیں میں تو صرف ایک مشورہ پیش کرنا چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں آپ اس کو اسی پہلو سے دیکھیں گے اب میری خواہش فقط یہ ہے کہ ہم اس معاملہ کی جانچ کر کے دیکھ لیں اگر آخری نتیجہ یہ نکلے کہ اس مددگار شخص نے پروفیسر برنابی کے لئے اتنا ہی کام کیا تھا کہ سانپ چرا کر لا دیا اور تسمہ جہاں سے اٹھایا تھا وہیں رکھ آیا تو پھر میں اس معاملہ سے دست بردار ہو جاؤں گا لیکن اگر یہ بات پایہ ثبوت کو نہ پہنچی تو پھر جرم قتل کے متعلق میرا خیال صحیح ہو گا اس صورت میں میں اس کام کو جاری رکھنے پر مجبور ہو جاؤں گا"

سپرنٹنڈنٹ سٹون شش و پنج میں پڑ گیا تھوڑی دیر چپ چاپ سوچتے رہنے کے بعد آخر کار اس نے کہا "اگر آپ میرے دل کی پوچھتے ہیں تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ سارا نظریہ جو آپ نے قائم کیا سراسر تسلی بخش ہے میرا اس بارہ میں کبھی اطمینان نہیں ہوا کہ متوفی نے خود کوئی سانپ چرایا یا کسی آدمی کی خدمات اس مطلب کے لئے حاصل کیں۔ ممکن ہے کہا جائے کہ اس کا اپنے تجربات کی کامیابی کے لئے اس فعل مذموم کا مرتکب ہونا باعث حیرت نہیں ہو سکتا پر افسوس میرا دل نہیں مانتا کہ اس پایہ شرافت کا آدمی کوئی ایسی

ذلیل حرکت کرتا۔ اسی لئے میں نے آپ کو یہاں آنے کی تکلیف دی تھی کہ اگر بنیاد لہ خیالات کے ذریعہ سے یہ بات واضح ہو جائے کہ ضرور کسی شخص نے اس کو ہلاک کیا ہے تو پھر ہمیں اپنی ساری توجہ سوال کے اس پہلو پر لگانی چاہئیے"

سٹون کے منہ سے نکلے ہوئے یہ الفاظ اس کی صدق دلی ظاہر کرتے تھے بہرحال فریخ کو یقین ہو گیا کہ اگر کوئی ثبوت جرم قتل کا حاصل کرنا ممکن ہو تو سٹون ضرور اس کام میں اس کا مددگار بننا منظور کرے گا۔

"آپ نے تھوڑی دیر پہلے کہا تھا" ایک عارضی وقفہ سکوت کے بعد فریخ نے کہنا شروع کیا" کہ ہمیں تحقیقات کے ذریعہ سے معلوم کرنا چاہئیے کس نے سانپ چرایا تھا اب میرا کہنا یہ ہے کہ اگر ہم اس سوال کو حل کر لیں تو پھر دوسرے سوال کو جو واردات قتل سے تعلق رکھتا ہے حل کرنا کچھ بھی مشکل نہ ہو گا پس میں جو مشورہ آپ سے لینا چاہتا ہوں یہ ہے کیا ہم اس معاملہ پر ایک اور زاویہ سے اپنی کوشش کا آغاز نہ کریں۔ یعنی یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے کہ جن لوگوں کا کسی نہ کسی طرح کا تعلق چڑیا گھر سے ہے کیا ان میں سے کوئی اس چوری کی واردات کا مرتکب نہ ہو سکتا تھا؟"

"لیکن یہ کام تو ہم اس سے پہلے ہی کر چکے ہیں" سٹون نے جواب دیا "ممکن ہے اس میں کوئی خامی رہ گئی ہو بہرحال ہم نے اس جگہ کے منتظم اعلیٰ مسٹر مسرج سے لے کر چھوٹے درجہ کے کارکنوں اور مزدوروں تک کے بارہ میں چھان بین کی تھی لیکن کسی کے برخلاف

کسی طرح کا شبہ پیدا نہ ہُوا۔ اب اگر آپ پھر اس سوال کو اپنے ہاتھ میں لیکر تحقیقات کیا چاہتے ہیں تو وہ بھی کر کے دیکھ لیجئے۔ لیکن آپ کو اس کام میں ہر ممکن طریقہ پر مدد دینے کے لئے تیار رہے گا"

فرنیچ اس جواب سے مطمئن ہو گیا کہنے لگا "آپ میرے افسرِ اعلےٰ مسٹر مارٹیمر کے نام ایک خط لکھ کر ان کی اجازت حاصل کر لیں یہ ایک رسمی کارروائی ہے جو ہونی ضرور چاہئے امید ہے وہ فوراً آپ کو رضامندی کا خط لکھ دیں گے۔ جس کے بعد میں اپنا فرض ادا کرنا شروع کر دوں گا"

باب - ۵

شک کے سایہ میں

دلن کا باقی ماندہ حصہ انسپکٹر فرنیچ نے اس واقعہ کے متعلق ہر قسم کی رپورٹوں کو از سر نو پڑھنے۔ چٹ یا گھر اور ہیر وفیسر برنابی کے مکان کا معائنہ کرنے۔ ڈاکٹر مار سے ملنے اور آئندہ کے لئے پروگرام بنانے میں صرف کیا

اس کے دوسرے دن صبح کو سکاٹ لینڈ یارڈ کے دفتر سے اس کی تحریر کے مطابق جاسوسی کا متفرق سامان مثلاً لینز۔ کیمرے لوٹ کیس۔ مختلف دواؤں کی شیشیاں وغیرہ آگئیں جس کے بعد اس نے اپنے سوچے ہوئے پروگرام کا پہلا حصہ مکمل کرنے کے سوال پر توجہ دی یعنی ان لوگوں کی فہرست بنائی جنہیں برنابی کا

دیکر چوری کے جرم پر آمادہ کر سکتا تھا اس مطلب کے لیئے اس
نے پیٹر ملیکن کی امداد بھی حاصل کی مگر اس کو سمجھایا کہ دیکھو کسی کو
معلوم نہ ہو میں اس قسم کی تحقیقات کر رہا ہوں تبھی میں سب آدمیوں
سے مل کر ان سے تبادلہ خیالات کر سکتا ہوں"

ملیکن اس کام میں اچھا معاون ثابت ہوا فریج نے ان سب
لوگوں سے ملاقات کی جن پر شک کیا جا سکتا تھا لیکن نتیجہ خلاف
امید کچھ بھی نہ نکلا

ملیکن کے ساتھ فریج کی جو باتیں ہوئیں ان سے اس نے معلوم
کیا کہ ملیکن کے خیال کے مطابق برنابی اگر سانپ کو سرکاری پنجرہ
سے نکالنا چاہتا بھی تو اپنی کبرسنی اور کمزوری کی وجہ سے چار زہریلے
سانپوں میں سے ایک کو نکالنے میں کامیاب نہ ہو سکتا تھا یوں
تو اس سے پہلے بھی یہ خیال فریج کے ذہن نشیں ہو چکا تھا لیکن اب
ملیکن کے بیان نے اس کو اور بھی زیادہ مستحکم کر دیا۔

اس نے مشکوک آدمیوں کی فہرست کو پھر ایک بار غور کے
ساتھ دیکھا اور ایک .... ایک آدمی کے حالات کی جانچ کی ۔ اس وقت
دفعتاً اس کو اپنے دماغ میں ایک نئی ۔ روشنی پیدا ہوتی معلوم ہوتی۔
اس کا خیال موقوف شدہ چوکیدار کاٹریں کی طرف گیا اور اس
نے سوچنا شروع کیا کہ کیا یہی وہ آدمی نہ تھا جس سے برنابی نے
سانپ چرانے کے کام میں مدد لی

اس کو معلوم تھا کہ کاٹریں عرصہ دراز تک زو میں رات کو پہرہ
دیا کرتا تھا لیکن ایک موقعہ پر جس کا حال پیشتر اس داستان کے

آغاز میں مذکور ہوا ہے اسے اس خطا پہ موقوف کر دیا گیا تھا کہ کیوں وہ اپنا کام چھوڑ کر بیوی کو دوا پلانے چلا گیا فریچ کو خیال آیا کہ ضرور اس آدمی کے دل کو اپنی موقوفی کا رنج ہوگا اور اگر کوئی موقعہ اسے ان لوگوں سے بدلہ لینے کا مل سکا جنہوں نے اس کو روزگار سے محروم کیا تھا تو وہ یقینی طور پر اس سے فائدہ اٹھانے پر آمادہ ہوگیا ہوگا

شروع میں یہ خیال فریچ کے دل میں سرسری پیدا ہوا تھا لیکن بعدازاں جب حالات پڑھتے ہوئے اس کو معلوم ہوا کہ کاچ رین کی بیٹی برنالی کے ہاں ملازم تھی اور موقوفی کے بعد یہ آدمی خود بھی کوٹھی میں مالی وغیرہ کا کام کرنے گاہ بگاہ چلا جاتا تھا تو اس کا شک اور زیادہ بڑھ گیا۔

بعدازاں جب اس نے معاملہ کا ذکر ریکنس سے کیا تو اس کے دل پر بھی فریخ کی باتوں کا گہرا اثر ہوا کہنے لگا

"معلوم ہوتا ہے اب یہ آدمی کاچ رین کچھ نیا کاروبار کرنے لگا ہے کل میں نے دیکھا سائیکل کے پیچھے ایک چھوٹی سی گاڑی لگائے بازار میں چلا جاتا تھا اور اس پہ اس مضمون کا بورڈ لگا تھا "جان کاچ رین سنطائی دان"

فریخ نے حیرت آمیز نظروں سے ریکنز کی طرف دیکھا اس کے بعد پوچھا "آپ کی رائے میں سائیکل وغیرہ خریدنے کے لئے جو روپیہ درکار تھا وہ اس نے کہاں سے حاصل کیا ہوگا؟"

یہی سوال میرے اپنے دل میں اس وقت پیدا ہوا تھا جب

آپ نے ذکر چھیڑا
"پھر کیوں نہ اس آدمی کے متعلق تحقیقات کر کے دیکھا جائے"
"کیا آپ اس کو یہاں بلوانا چاہتے ہیں؟"
"سردست نہیں! پہلے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ اس نے سائیکل وغیرہ کا سامان کب اور کہاں سے خریدا۔ کیا آپ کسی آدمی کو اس کام پر لگا سکتے ہیں؟"
"ضرور۔ اور میں فوراً ہی اس کام کا آغاز کرتا ہوں"
چنانچہ دو گھنٹے کے اندر اندر یہ حالات معلوم ہوئے کہ کاچ رین نے ایک تین پہیوں کا سائیکل۔ اس کے پیچھے لگانے کی گاڑی۔ ایک ہلکی سی بانس کی بنی ہوئی سیڑھی اور میلے کپڑے رکھنے کا صندوق جو اس کے ساتھ لگا تھا یہ تمام چیزیں حال میں خریدی ہیں اور اس موقعہ پر اس نے ایک ایک پونڈ کے بائیس نوٹ نقد ادا کئے تھے
"رقم کچھ بہت زیادہ نہیں" رینکن نے رائے زنی کرتے ہوئے کہا "ممکن ہے اس نے پہلے سے بچا کر رکھی ہوئی ہو"
"آپ کا خیال صحیح ہو سکتا ہے" فرینچ نے سوچتے ہوئے جواب دیا "تاہم اس کو بلا کر پوچھنے میں حرج بھی کیا ہے؟"

باب - ۶

سوال و جواب

اس رات نو بجے کے عمل پر جب انسپکٹر فرینچ کو نوالی پہنچا تو

کاچ رین پہلے سے آیا بیٹھا تھا فریخ نے اسے رینکن کے کمرہ میں بلوا لیا

اول تو اس آدمی کی صورت دیکھ کر ہی ان شبہات کی تقویت ہوئی جو پہلے سے اس کے دل میں پیدا ہو چکے تھے پھر اس کا لہجہ اور انداز کلام بھی شک انگیز ثابت ہوا کیونکہ ہر ایک سوال جو اس سے پوچھا جاتا وہ اسے ٹالنے کی کوشش کرتا۔ بظاہر وہ کسی طرح کی واقفیت مہیا کرنے کے لئے آمادہ نہ تھا۔ لیکن بحیثیت مجموعی فریخ نے اتنا ضرور دیکھا کہ اس آدمی کے چہرہ یا اس کی عام حالت سے اسکا خطاکار ہونا ثابت نہ ہوتا تھا

اس نے سوالات پوچھنے کا فرض رینکن کے ذمہ ڈالا تھا پس وہی کہنے لگا

"سنو کاچ رین ہم صرف دو چار سوالات تم سے پوچھیں گے تمہیں اختیار ہے کسی سوال کا جواب دو یا نہ دو۔ مگر اتنا جان لو کہ پولیس کو مدد دینا ہر حال میں فائدہ مند ثابت ہوتا ہے"

"لیکن میں کس طرح کی مدد آپ لوگوں کو دے سکتا ہوں؟" کاچ رین نے بگڑ کر سوال پوچھا "میں نے کوئی جرم نہیں کیا پھر میری سمجھ میں نہیں آتا آپ لوگوں نے مجھے بلایا کیوں ہے؟"

"اطمینان رکھو تم پر کوئی الزام عائد نہیں ہوتا" رینکن نے تسلی بخش لہجہ میں کہا "ہم اتنا ہی دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ یہ سامان سائیکل وغیرہ کا جو تم نے ہمفریز کی دکان سے خریدا ہے اس کے لئے روپیہ کس نے دیا تھا؟

کاچ رین اس سوال پر حیرت زدہ نظر آنے لگا تاہم اس کے چہرہ پر آثار اضطراب بالکل پیدا نہ ہوئے بولا "کیا آپ کے دل میں یہ شک ہے کہ میں نے روپیہ کہیں سے چرایا تھا؟ اگر ایسا ہے تو اس خیال کو دل سے نکال دیجئے میں نے کوئی ناجائز کام نہیں کیا"

"ٹھیک ہے" رینکن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا "اور میں خود نہیں کہتا کہ تم نے کوئی ناجائز کام کیا ہے لیکن اتنا بتانے میں حرج بھی کیا ہے کہ تمہیں یہ روپیہ کہاں سے ملا تھا؟"

"بالفرض میں اس کا جواب نہ دوں؟ کیونکہ آپ خود ہی کہہ چکے ہیں کہ کسی سوال کا جواب دینا نہ دینا میرے اختیار کی بات ہے"

"سچ ہے لیکن تم اگر جواب نہ دوگے تو ظاہر ہے ہمارے دل کے شکوک اور زیادہ بڑھ جائیں گے یہ تو تم اچھی طرح سمجھ سکتے ہو"۔

کاچ رین چپ رہا لیکن معلوم ہوتا تھا رینکن کی میٹھی باتوں سے رفتہ رفتہ اس کا اطمینان ہونے لگا ہے

"اگر آپ ضرور ہی جاننا چاہتے ہیں تو سن لیجئے" اس نے آخر کار کہا "یہ روپیہ مجھ کو بڈھے پروفیسر نے مرنے سے ایک ہفتہ پہلے دیا تھا"

"دیا ہوگا۔ بے شک دیا ہوگا۔ مجھے تمہارے بیان پر کسی طرح کا شک نہیں۔ لیکن اتنا اور بتادو کہ اس نے یہ روپیہ تمہیں کس مطلب کے لئے دیا تھا؟"

"مطلب!... میں نہیں جانتا اس سوال سے آپکی کیا مراد ہے؟

مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا کہ میں اس روپے سے ضروری سامان خرید لوں"

"تو تم سمجھے نہیں۔ میرے سوال کا منشا یہ نہ تھا میں تو یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس نے یہ روپیہ کیوں تم کو ادا کیا؟ کیا تم نے اس کا کوئی کام کیا تھا؟ یا تم اس کی نوکری کرتے رہے تھے؟"

کاچ رین کو پھر طیش آنے لگا تھا پرجوش لہجہ میں بولا" نہ جانے آپ کیوں بال کی کھال نکالنے پر تلے ہیں... نہیں میں نے اس بیچارے کی نوکری نہیں کی اور اگر کبھی کوئی متفرق کام کیا بھی تو اس کی اجرت اس نے فوراً ادا کر دی لیکن یہ روپیہ جو اس نے مجھ کو دیا کسی کام کے سلسلہ میں نہ تھا"

"تو پھر اس نے کیوں دیا؟"

"کیوں دیا!... کیوں دیا؟ یہ اچھا سوال ہے" کاچ رین بھڑک کر کہنے لگا" کیا آپ اتنا نہیں جانتے کہ وہ ایک نیک باطن شریف آدمی تھا اور ایسے لوگ ہم غریبوں کی مدد کرتے وقت یہ نہیں دیکھا کرتے کہ انہیں اپنے دیئے ہوئے روپے کا کوئی معاوضہ ملتا ہے یا نہیں۔ یہ وقیعہ ریٹائی کو معلوم تھا کہ جیٹ یا گھر والوں نے مجھ کو ناجائز طور پر موقوف کیا ہے اور بعد ازاں میں کسی دوسری جگہ نوکری بھی حاصل نہیں کر سکا پس اس کو میرے حال پر رحم آیا صرف اس خیال سے کہ میں اپنی محنت سے کچھ کمائی کر سکوں اس نے مجھ کو بلا کر سمجھایا کہ تم صفائی والے کا کام شروع کر دو اور سامان خریدنے کے لئے روپیہ اپنے پاس سے دے دیا۔ بڑی بات یہ ہے کہ میں

نے خود نہیں مانگا تھا انہوں نے اپنی مرضی سے ہی سب کچھ کیا"

"گویا تم کہنا چاہتے ہو کہ پروفیسر کو تمہارے حال پر رحم آیا اور اس نے تمہارا مددگار بننا منظور کیا؟"

"جی یہی تو میں بار بار کہتا ہوں۔ روپیہ دیتے وقت پروفیسر برنالی نے کہا تھا کہ تم اسے قرض حسنہ سمجھ سکتے ہو جب تمہارے پاس کچھ بچے گا تو اس حساب میں دے دینا اور خدا شاہد ہے اگر وہ زندہ رہتے کوڑی کوڑی ان کو واپس کر دیتا لیکن اب میں نہیں دونگا۔ کیونکہ مجھ پر جو احسان کیا وہ پروفیسر برنالی نے کیا تھا میراان کے رشتہ داروں سے کیا واسطہ"

"کیا کسی دوسرے کو معلوم تھا کہ پروفیسر نے یہ روپیہ تم کو دیا ہے؟"

"نہیں! میرے۔ میری بیوی۔ بیٹے اور بیٹی کے سوا اور کسی کو اس کا علم نہ تھا"

بس۔ یہاں پر کاہرین کا بیان ختم ہوگیا اور جب دونوافسروں نے دیکھا کہ اور کوئی مفید بات اس سے معلوم نہیں کی جاسکتی تو انہوں نے اسے رخصت کر دیا

اس کے چلے جانے پر۔ ینکن انسپکٹر فرخ کی طرف مڑا اور کہنے لگا "میں نے پیشتر بھی اس آدمی کے بارہ میں کچھ تحقیقات کی تھی اور اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ وہ فطرتاً برا نہیں صرف اس خطا پر اس کو ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا تھا کہ کیوں وہ پہرہ چھوڑ کر اپنی بیمار بیوی کو دوا پلانے گیا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ جو کچھ اس نے کیا جائز اور درست

تھا بہر حال اس سے فقط اس کی مجبوری ظاہر ہوتی ہے بدنیتی نہیں اس وقت کے بعد اس کے جس قدر حالات معلوم ہوئے ہیں ان سے یہی پایا گیا کہ وہ بے ایمان یا بد دیانت ہرگز نہیں"

"اس کی باتیں سن کر مجھ کو بھی کامل یقین ہو گیا ہے کہ جو کچھ اس نے کہا بالکل درست تھا" فرخ نے تسلیم کیا "بہر حال اب دوسرا آدمی جس سے مجھ کو تبادلہ خیالات کرنا پڑیگا پروفیسر بلینی ہیٹن ہے میں ان سے مل کر یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ پروفیسر برنابی کس قسم کے تجربات کیا کرتے تھے ؟... کیا آپ کو ان کے مکان کا پتہ معلوم ہے ؟"

"جی وہ بلوم فیلڈ پارک میں رہتے ہیں اور ۱۷ نمبر کی بس ان کے مکان کے دروازہ کے سامنے سے گذرتی ہے"

"تو آپ ذرا فون پر ان سے کہہ دیں کہ میں ان سے ملاقات کیا چاہتا ہوں پھر جیسا ہوگا طے کر لیا جائے گا"

باب - ۷

نئی روشنی

اس کے قریباً بیس منٹ بعد انسپکٹر فرخ اس نامور سائنسدان کے کمرہ نشست میں بیٹھا نظر آیا

تکلف اور معذرت کی رسمی باتوں کے بعد بلینی ہیٹن نے کہا "آپ آئے مجھے اس کی خوشی ہے فرمائیے میں آپ کی کیا خدمت بجا لا سکتا ہوں ؟"

"بس میں اتنا ہی دریافت کرنے کو حاضر ہُوا ہوں کہ آپ کی رائے میں جب پروفیسر برنابی کی موت واقعہ ہوئی وہ کس طرح کے کام میں مشغول تھے؟ چونکہ ان کے کاغذات آپ کے مطالعہ سے گذر چکے ہیں اس لئے آپ میرے خیال میں اس سوال کا بہتر جواب دے سکیں گے"

بلینی ہیٹن نے سگرٹوں کا بکس سامنے نکال کر رکھ لیا اور جب دونو آدمی اپنا اپنا سگرٹ سلگا کر بیٹھ گئے تو مسکراتے ہوئے کہا "میں آپ کے سوال کا جواب بے شک دے سکتا ہوں لیکن معاملہ زیادہ تر اصطلاحی ہے ۔ کیا آپ علم کیمیا کی اس شاخ سے واقف ہیں جسے آرگینک کہا جاتا ہے؟"

"نہیں ۔ میں نے سائنس بالکل نہیں پڑھی" فریزنگ نے جواب دیا "بہر حال اتنا فرما دیجئے کہ پروفیسر برنابی سانپ کے متعلق جو تجربات کرتے تھے کیا ان کے سلسلہ میں اس قسم کا حادثہ جو ان کی موت کا باعث ہُوا پیش آنا ممکن تھا؟"

"آپ نے خوب پتے کا سوال پوچھا ہے" پروفیسر بلینی ہیٹن نے جواب دیا "اور مجھ کو بار ہا یہ سوچکر تعجب ہُوا ہے کہ کیوں کسی نے پیشتر اس طرح کا سوال نہ اٹھایا سچ پوچھئے تو مجھے خود اس معاملہ پر غور کر کے بڑی حیرت ہوتی رہی ہے خصوصاً اس لئے کہ پروفیسر برنابی کے چھوڑے ہوئے کاغذات دیکھنے سے مجھ کو معلوم ہُوا کہ جب ان کی موت واقعہ ہوئی تو وہ رسل وائیپر قسم کے سانپوں کے زہر سے نہیں بلکہ ایک اور طرح کے سانپ کے زہر سے تجربات کر رہے تھے جسکو کریٹ کہتے ہیں"

"تو کیا آپ کے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ ان دو قسموں کا ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہیں ؟ کیا یہی بات ہے ؟"

"جی ہاں دونو کی نسلیں الگ ہیں اور دونو کے زہروں میں بھی اختلاف ہے" ماہر سائنسدان نے اس کے جواب میں کہا ۔

انسپکٹر فرینج میز پر آگے جھکا پھر رازدارانہ لہجہ میں کہنے لگا ۔

"دیکھئے میں اپنے خیالات آپ سے عرض کرتا ہوں سوال جو میرے دل کو پریشان کر رہا ہے یہ ہے کہ کیا متوفی نے وہ سانپ جو اس کے مکان پر مرا ہوا پایا گیا لغرض تجربہ حاصل کیا تھا ؟"

"تو کیا آپکو اس بارہ میں کسی طرح کا شبہ ہے ؟"

فرینج نے شانوں کو حرکت دی اس کے بعد کہنے لگا "میں آپ کو ایک راز سے آگاہ کرتا ہوں لیکن درخواست یہ ہے کہ بات آپ ہی تک رہے کسی دوسرے سے اس کا ذکر نہ کیا جائے"

"کہیئے میں وعدہ کرتا ہوں"

فرینج نے اپنی آواز زیادہ مدھم کر لی اس کے بعد کہا "واقعہ یوں ہے کہ میرے دل میں یہ شبہ پیدا ہو چکا ہے کہ پروفیسر برنابی کی موت کسی حادثہ کا نتیجہ نہ تھی بلکہ درحقیقت کسی نے قصداً ان کو ہلاک کیا میں اس سلسلہ میں تحقیقات کر رہا ہوں اور یہ شبہ ہر نئی دریافت کے ساتھ زیادہ مضبوط ہوتا جا رہا ہے"

پروفیسر بلیبنی ہیٹن کے چہرہ پر حیرت کے آثار پیدا ہو گئے کہنے لگا

"آپ کی بات کچھ جی لگتی معلوم نہیں ہوتی آخر ایسا کون ہو گا جسے

نیکدل اور شریف برنابی سے عداوت ہو؟ میرے خیال میں تو دنیا بھر میں کوئی اس کا دشمن نہ تھا!"

"ممکن ہے آپ کا خیال آخرکار صحیح ثابت ہو۔ لیکن سردست ہم اندھیرے میں ہیں بہرحال آپ میرا عندیہ اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے۔"

"جی بے شک میں سمجھ گیا لیکن اب میرا جواب بھی سن لیجئے پروفیسر برنابی روز مرہ کے معاملات میں کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ اپنی تحقیقات کے دائرہ میں ہمیشہ ضابطہ اور قانون کے پابند رہتے تھے اور جو کام انہیں کرنا ہو اس کا خلاصہ بطور یادگار لکھ کر رکھ لیتے تھے ان کے تجربات کا مقصد یہ تھا کیا سانپ کے زہر کا انجکشن دینے سے مرض سرطان کے کیڑے تلف کئے جا سکتے ہیں؟ اس مطلب کے لئے وہ باری باری مختلف سانپوں کے زہروں کی آزمائش کرتے رہتے تھے جب ایک کو ختم کر لیتے اور اس سے کوئی فائدہ ہوتا نظر نہ آتا تو پھر دوسرے پر توجہ دیتے چنانچہ جن دنوں ان کی موت واقع ہوئی تو جیسا میں نے بیان کیا ہے وہ کربیٹ سانپوں کے زہر کا تجربہ کر رہے تھے ایک جواب تو آپ کے سوال کا یہ ہوا دوسرا جو اور زیادہ فیصلہ کن سمجھا جا سکتا ہے یہ ہے کہ چار ماہ پیشتر انہوں نے رسل وائپر قسم کے زہر حاصل کر کے بہت سے تجربات کئے لیکن جب کامیابی حاصل نہ ہوئی اور پایا گیا کہ اس طرح کا زہر اس مرض میں بالکل بے کار ہے تو انہوں نے اس کوشش کو بالکل ہی ترک کر دیا تھا۔"

پروفیسر بلیتنی ہیٹن کے اس بیان نے انسپکٹر فرنج کے دل میں اس ایک خیال کو اچھی طرح پختہ کر دیا کہ پروفیسر برنابی نے نہ تو وہ سانپ چرایا جس کے ڈسنے سے ان کی موت واقع ہوئی بیان کی جاتی تھی اور

نہ کسی دوسرے آدمی کی خدمات ہی اس مطلب کے لیئے حاصل کی تھیں کیونکہ انہیں ایسا کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی بلیتی ہیٹن سے اس کا ذکر کیا تو وہ کہنے لگا

"یہ خیال ہی سرے سے غلط ہے کہ برنابی ایسا آدمی خود چوری کی واردات کا مرتکب ہوتا یا کسی اور کو اس کام کے لیئے آمادہ کرنا منظور کر سکتا تھا۔ میرا خیال آج تک سوال کے اس پہلو کی طرف نہ گیا تھا کہ ممکن ہے یہ واردات قتل کی ہو لیکن اب آپ کی باتوں سے میرے اپنے دل میں بھی یہ شک جاگزیں ہونے لگا ہے۔"

جب انسپکٹر فرنچ پروفیسر بلیتی ہیٹن کے مکان سے چل کر اس ہوٹل کی طرف جا رہا تھا جس میں اس کی عارضی سکونت تھی، تو اس نے سوال کے سارے پہلوؤں پر ایک نظر بازگشت ڈالی اور اس کے بعد چند آخری نتیجوں پر پہنچا۔ اول یہ کہ برنابی نے نہ خود سانپ چرایا نہ کسی کو اس فعل پر آمادہ کیا۔ دوسری یہ کہ اگر وہ سانپ حاصل کرنے کے لئے کسی کی مدد حاصل کر سکتا تو صرف کارح رین کی اور کارح رین کی باتوں سے فرنچ کو اس کی بے گناہی کا پورا یقین ہو چکا تھا۔ تیسری نئی بات جو اب اس کو معلوم یہ تھی کہ جس قسم کا سانپ برنابی کی کوٹھی میں مردہ پایا گیا اُس کی اس کو ضرورت ہی کچھ نہ تھی، کیونکہ وہ تو اس طرح کے سانپوں کے متعلق اپنے تجربات کافی عرصہ پہلے مکمل کر چکا تھا

لیکن اس کے آگے سوال پیدا ہوا کہ اگر اس کے اخذ کردہ یہ سب نتیجے صحیح تھے تو پھر جو فتوے کارونر کی جیوری نے صادر کیا سراسر غلط تھا۔ اور اس کے بعد صرف ایک امکان باقی رہ جاتا تھا یعنی جرم قتل

کا!

فریج نے آخری فیصلہ جو کچھ کیا یہ تھا کہ خواہ کچھ ہو سلسلہ تحقیقات ضرور جاری رکھنا چاہئے۔

کتاب ششم ختم ہوئی

کتاب ہفتم

دارِ مکافات

پنہاں تھا دام سخت قریب آشیانہ کے
اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے

گل طلب کرد غار سبے بر یافت — نظامی

انساں کی زندگی تو ہے اِک نفس تلک
ساماں کرے ہے جینے کا لاکھوں برس تلک — ظفر

باب - ۱

فرینج میدان عمل میں

دوسرے دن کوتوالی جانے سے پہلے فرینج نے اپنے کمرہ کی تنہائی میں سارے حالات پر ایک نظر باز گشت ڈالنا اور اس بات کا فیصلہ کرنا ضروری سمجھا کہ آئندہ کے لئے اس کا طریق کار کیا ہو۔

اگر سچ مچ کسی نے پروفیسر برنالی کو قصداً ہلاک کیا تو سب سے پہلا سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ وہ آدمی کون ہے؟ یہ تو وہ پہلے ہی جان چکا تھا کہ اگر کسی آدمی کے لئے بائیس ہزار پونڈ کی غیر معمولی بڑی رقم کی وصولی کسی دوسرے آدمی کی موت سے وابستہ ہو تو اس آدمی کے لئے راستہ کی رکاوٹ کو دور کرنا غیر ممکن نہیں سمجھا جا سکتا۔ صرف ایک آدمی ایسا تھا جس پر اس سلسلہ پر شک کیا جا سکتا تھا یعنی متوفی کا بھانجا کیپر۔ لیکن کیپر کے متعلق رینکن نے اس کو یعنی فرینج کو یقین دلا دیا تھا کہ جرم سے اس کی بے تعلقی اس بات سے ظاہر ہے کہ جس وقت ان کا جرم ہوا تو وہ موقعہ واردات سے چالیس میل کے فاصلہ پر تھا!

اس کے آگے دو سوال اور پیدا ہوئے۔ کیا کیپر کے علاوہ کوئی آدمی اور بھی ایسا ہے جو اس طرح کے جرم کا مرتکب ہو سکتا ہو؟ دوسرا یہ کہ کیپر کے موقعہ واردات پر موجود نہ ہونے کے بارہ میں جو واقعات اس وقت تک

تحقیق کیئے جا چکے تھے ان میں کوئی خامی تو نہ تھی ؟

فرخ نے ان دو سوالوں کو باری باری ہاتھ میں لیا پہلے کے متعلق بہت غور کرنے پر بھی اسے کوئی تسلی بخش جواب ملتا نظر نہ آیا۔ چونکہ متوفی بڑا نیک سیرت۔ فیاض۔ دوست نواز۔ اور اپنے حلقہ میں بے حد ہر دلعزیز تھا اس لیئے کسی کو اس سے عداوت نہ ہو سکتی تھی اس وقت تک فرخ نے جو تحقیقات کی اس میں کوئی ایک واقعہ بھی ایسا نظر نہ آیا تھا جس سے معلوم ہوتا کہ اس نے اپنی عمر میں کسی کو نقصان پہنچایا یا کسی کو رنجیدہ ہی کیا تھا اور کیپر کے سوا کوئی اس کی دولت کا وارث بھی نہ تھا۔ پس حالات یہی ظاہر کرتے تھے کہ کیپر ہی اصل مجرم ہے یا ہو سکتا ہے۔

اگلا سوال اس کے موقعہ واردات سے دور ہونے کا تھا تو اس کے متعلق اول تو فرخ یونہی اس طرح کے عذرات کو ناقابل یقین تصور کرتا تھا دوسرے آسے اب تک جو حالات معلوم ہوئے وہ چونکہ ناکافی تھے اس لئے یہ کہنا مشکل تھا کہ کیپر کی بیگناہی کا یہ عذر کس حد تک اطمینان بخش سمجھا جا سکتا ہے پس اس نے فیصلہ کر لیا کہ اس سوال کو ہاتھ میں لے کر ہر ممکن طریقہ پر یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے کہ کیپر کے عذرات کس حد تک صحیح اور تسلی بخش ہیں۔

سوال در سوال یہ پیدا ہو گیا کہ کیپر واردات قتل کا مرتکب ہو بھی سکتا تھا یا نہیں ؟ فرخ نے اپنی یادداشت کی کاپی نکال کر سامنے رکھ لی جو حالات اس وقت تک اس کو رینکن کی زبانی معلوم ہوئے تھے ان کی بنا پر وہ جان چکا تھا کہ کیپر بدنامی کے مزاج اور اس کے

عادات سے پوری طرح واقف تھا۔ اس کو یہ بھی معلوم تھا کہ وہ زہر کے متعلق تجربات کیا کرتا ہے۔ اس لئے اگر وہ سانپ کے زہر سے اس کی ہلاکت کی کوئی صورت پیدا کرنا چاہتا تو اس کے لئے یہ فعل غیر ممکن نہ تھا۔ دوسرے پروفیسر برنالی کی کوٹھی پہ آمد و رفت کے سلسلہ میں اس جگہ کے سارے حالات اس کو معلوم تھے۔ وہ جانتا تھا کہ نوکرانی کس وقت گھر سے باہر جاتی ہے اور کس دن کس وقت پروفیسر اپنے دوستوں سے شطرنج کھیلنے جایا کرتا ہے بالفرض اس نے برنالی کو اس وقت رستے میں گھیر لیا ہو جب وہ شطرنج کھیلنے جا رہا تھا تو اس کے لئے سانپ کے ذریعہ سے اس کی موت کا سامان پیدا کرنا غیر ممکن نہ سمجھا جا سکتا تھا۔

ان سارے پہلوؤں پہ غور کرنے کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ کیپر کو ارتکاب جرم کے موقعے سب حاصل تھے۔ سوائے ایک کے۔ یعنی وہ اپنی مطلب براری کے لئے سانپ کیونکر چرا سکتا تھا؟

اس وقت تک کوئی شہادت اس بارہ میں فرینچ کی نظر سے نہ گزری تھی کہ کیپر کو چڑیا گھر کے معاملات یا سانپوں کے رکھ رکھاؤ کے متعلق کوئی خاص معلومات حاصل تھیں۔ پھر اس نے پنجرہ کھولنے کے لئے کنجی کہاں سے لی ہو گی۔ اس جگہ آکر ایک بہت بڑی رکاوٹ فرینچ کو اپنی راہ میں حائل نظر آنے لگی اور وہ اس فیصلہ پر مجبور ہو گیا کہ کیپر کے لئے سانپ حاصل کرنا عملی طور پہ ناممکن تھا!

لیکن اگر ایسا ہو تو پھر وہ دوسرا آدمی کون تھا جس نے سانپ لا کر اس کو دیا اس کا شک پھر پھرا کے کا ج رین کی طرف جاتا تھا اول اس کی ہیکاری۔ پھر چڑیا گھر کے انتظامات سے پوری واقفیت تیسرے

اس کا برنابی کی کوٹھی پر گاہ لگاہ جاتے رہنا پھر وہ روپیہ جس سے اس نے اپنے لئے سامان خریدا . . . کیا ممکن نہ ہو سکتا تھا کہ وہ روپیہ برنابی نے نہیں بلکہ کیپر نے ہی اس کو دیا ہو ؟ ایک ایک پونڈ کے نوٹوں کی صورت میں اس روپیہ کی ادائیگی صریحاً شک انگیز تھی برنابی اگر چاہتا تو پانچ پانچ دس دس پونڈ کے نوٹ بھی دے سکتا تھا۔ ایک ایک پونڈ کے نوٹ دینے کی احتیاط کیپر کے حالات کے زیادہ مطابق تھی۔

دیر تک دماغ لڑانے کے بعد فرخ نے آخر طے کیا کہ اس سوال کو سردست یہیں چھوڑ دینا چاہئے ہو سکتا ہے اس وقت برنابی کے پاس صرف چھوٹے نوٹ موجود تھے لیکن سوال پیدا ہوتا تھا کہ اگر برنابی کے کاچ رین کی ذات پر اتنے احسانات تھے تو پھر وہ اس کے برخلاف کسی طرح کی سازش میں شریک ہونا کیسے منظور کر سکتا تھا ؟ ممکن ہے کیپر نے کوئی اور بہانہ کر کے اس سے مدد لی ہو۔ لیکن بعد میں کاچ رین کو اصل حقیقت معلوم ہو بھی گئی ہو اور وہ صرف اپنی سلامتی کے خیال سے بات کہتے ڈرتا ہو۔

مگر اس پر بھی فرخ کو اپنے کام کی رفتار پر کافی اطمینان تھا ہر چند وہ اس وقت تک کوئی خاص بات معلوم نہ کر سکا تھا تو بھی اس بارہ میں کوئی دشواری اس کو درپیش نہ تھی کہ اس کا اگلا قدم کیا ہونا چاہئے اور وہ قدم صریحاً یہ تھا کہ اول کیپر سے مل کر اس کی تحقیقات کی جائے کیا سچ وہ جرم کے وقت موقعہ واردات سے میلوں دور تھا ؟ دوسرے یہ کہ جب ارتکاب جرم ہوا تو کاچ رین کہاں تھا ؟

اس نے وقتی طور پر دوسرے سوال کو نظر انداز کر کے صرف پہلے کو

ہاتھ میں لینا ضروری سمجھا یوں تو اس کے پاس رینگن کی مہیا کی ہوئی ہر طرح کی واقفیت کیپر کے بارہ میں موجود تھی پھر بھی وہ خود اس سے ملنا چاہتا تھا نہ صرف زبانی حالات دریافت کرنے کے لئے بلکہ اس غرض سے بھی کہ اس کے چہرہ عادات اور انداز کو دیکھ کر جو نئی بات ممکن ہو معلوم کی جائے۔ اس میں ایک قباحت ضرور تھی یعنی لازم تھا کہ تحقیقات کی خبر پا تے ہی کیپر اپنی نقل و حرکت اور روزمرہ کے کاموں میں زیادہ محتاط ہو جائے گا لیکن اول تو یہ ایک ایسی مجبوری تھی جس کے بغیر چارہ کار ہی نہ تھا دوسرے فریخ نے یہ کہہ کر اپنے دل کو سمجھایا کہ جدید تحقیقات کی اطلاع جلد یا بدیر کسی نہ کسی طریقہ پر ضرور اس کو ہو جائے گی یوں نہ سہی تو اخباروں کے ذریعہ سے ہو گی۔ پس اس نے اس کے متعلق زیادہ تشویش کرنا بے کار سمجھ کر سوال کے اس پہلو کو نظرانداز کر دیا۔

باب - ۲

کیپر سے دو دو باتیں

اس فیصلہ پر پہنچ کر فریخ سید ھا کبوتوالی گیا اور وہاں سے ایک سارجنٹ ساتھ لے کر برہمپٹن جانے والی ٹرین پر سوار ہو گیا۔ آٹھ دس ہزار کی آبادی کا ایک چھوٹا سا قصبہ تھا اور فریخ نے دیکھا کہ کیپر ایک خوشنما پرانے مکان میں ایک ایسے حصہ شہر میں سکونت رکھتا ہے جہاں کسی زمانہ میں فیشن ایبل لوگ رہا کرتے تھے مکان کی نچلی دو منزلیں کاروباری

مزدوروں کے لئے مخصوص تھیں اور بالائی دو سکونت کے کام آتی تھیں۔ فرتیج نے بہت کچھ سوچنے کے بعد اپنا سویلین کارڈ ہی اطلاع کرنے کے لئے بھیجا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا دفتر کے کلرکوں میں ایک افسر پولیس کی آمد کا حال جان کر کسی طرح کی چہ میگوئیاں ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کو ایک علیحدہ کمرہ میں پہنچا دیا گیا جس میں کیپر ایک میز کے پاس بیٹھا تھا

کرسی پر بیٹھتے ہوئے فرتیج نے اپنا دوسرا کارڈ نکال کر ہاتھ میں لے لیا اور مسکراتے ہوئے کہنے لگا "مسٹر کیپر یہ ہے میرا اصلی سرکاری پتہ اور میں فی الحال اسی حیثیت سے بغرض ملاقات حاضر ہوا ہوں مجھ کو برمنگھم سٹی پولیس نے اس غرض کے لئے بھیجا ہے کہ چڑیا گھر سے ایک سانپ چرائے جانے کی جو واردات ہوئی تھی اس کے متعلق چند تشریح طلب باتیں آپ سے دریافت کروں۔ غالباً آپ میرے کہنے کا مطلب سمجھ گئے ہونگے۔ میرا اشارہ اس سانپ کی طرف ہے جس کے ڈسنے سے پروفیسر برنالی کی موت واقع ہوئی تھی میں اس سلسلہ میں طلب امداد کے لئے حاضر خدمت ہوا ہوں"

فرتیج کی زبانی ان الفاظ کو سن کر کیپر نے پہلے کھانسنا شروع کیا اس کے بعد رومال ہاتھ میں لے کر ناک صاف کرنے کا بہانہ کرنے لگا واقعہ میں وہ ان طریقوں پر اپنے چہرہ کے آثار اضطراب کو چھپانا چاہتا تھا لیکن آخر کار جب وہ بولا تو معلوم ہوتا تھا کافی حد تک سنبھل چکا ہے۔

رسمی لہجہ میں بولا "انسپکٹر صاحب۔ مجھے آپ کی باتیں سن کر بڑی

حیرت ہوتی ہے ۔ جہاں تک مجھ کو معلوم تھا یہ معاملہ فیصلہ کن طریق پر
ختم ہو چکا پھر اب اس میں کس نئی دریافت کی ضرورت پیدا ہو گئی
کہ آپ نے یہاں تک آنے کی تکلیف گوارا کی نیز وہ کونسی خاص باتیں ہیں
جن کی تشریح آپ مجھ سے چاہتے ہیں ؟"

"دیکھئے عرض کرتا ہوں" فرخ نے اس پر جواب دیا "پہلی بات
تو یہ ہے کہ ان عظیم احتیاطوں کے باوجود جو چڑیا گھر میں خطرناک حیوانات
یا حشرات الارض کو محفوظ رکھنے کے لئے کی جاتی ہیں ایک زہریلے سانپ
کا چرایا جانا کیونکر ممکن ہوا ؟ جیسا کہ آپ سمجھ سکتے ہیں معاملہ بے حد
خطرناک ہے اگر ایک بار ایسا ہوا تو ممکن ہے دوبارہ پھر ہو جائے"

"سچ ہے" کیپر نے محتاط لہجہ میں کہا "لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ میں
اس بارہ میں آپ کی مدد کس طریقہ پر کر سکتا ہوں ؟ مجھ کو تو وہی حالات
معلوم ہیں جو کارونر کی عدالت میں سنے گئے تھے حالانکہ آپ کے پاس
اس سے بہت زیادہ معلومات کا ذخیرہ ہوگا ۔ اس کے باوجود آپ حکم
دیں میں ہر ممکن طریقہ پر آمادہ ہوں" ۔

"اس کے لئے میرا دلی شکریہ قبول کیجئے" فرخ نے دوستانہ لہجہ
میں جواب دیا "لیکن ابھی مجھے اس سلسلہ میں ایک بات اور آپ کے گوش
گذار کرنی ہے گو ایسا کرنے سے پہلے میں اس کا وعدہ لینا ضروری
سمجھتا ہوں کہ بات آپ ہی تک رہے اور کسی دوسرے کے کانوں تک
نہ جائے" ۔

"کہئے میں تیار ہوں"

"تو سنئے ہم نے اپنی تحقیقات کے دوران میں یہ نئی بات معلوم کی

ہے کہ پروفیسر ہمنابی کی موت کسی حادثہ کا نتیجہ نہ تھی بلکہ انہیں... قصداً ہلاک کیا گیا تھا"!

پھر ایک مرتبہ فریزنج کو کیپر کے رویہ سے مایوسی ہوئی اس میں شک نہیں اس خبر کو سن کر وہ گھبرا سا گیا تھا لیکن خدا معلوم یہ عارضی پریشانی اس کے گنہگار ضمیر سے تعلق رکھتی تھی یا اس عالم دہشت سے جو ہر شخص کو ایسی خبر سن کر ہوا کرتی ہے فریزنج کے لئے اس کا فیصلہ کرنا سخت دشوار تھا۔

"یہ تو آپ نے بڑی افسوسناک خبر سنائی" کیپر نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا" مگر میں امید کرتا ہوں آپ نے یقینی حالات کی بنا پر ہی ایسا کیا ہوگا ورنہ جہاں تک مجھ کو معلوم ہے۔ ماموں ہر طبقہ میں ہر دلعزیز تھے۔ مجھے تو کوئی ایک شخص ایسا نظر نہیں آتا جسے ان کا دشمن سمجھا جا سکے"۔

"آپ کا فرمانا درست ہے" فریزنج نے سر ہلاتے ہوئے تسلیم کیا" اور یہی بات ہم سب کو حیران کر رہی ہے مگر اس کے باوجود کوئی نہ کوئی آدمی ضرور ایسا ہوگا جس نے یہ فعل بد کیا"

"ہاں بشرطیکہ آپ کا اندازہ صحیح ہو"

جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے کیپر اپنے لئے گڑھا کھودنے کے کام میں حصہ نہ لے سکتا تھا اس لئے فریزنج کو اس کی طرف سے کسی ایسے ہی جواب کی توقع تھی بہر حال اس نے سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہا "مسٹر کیپر آپ ایک ماہر قانون دکیل ہیں اس لئے آپ کو بخوبی معلوم ہوگا کہ اگر کسی شخص کی موت کے بارہ میں جرم قتل کا شبہ پیدا ہو تو

چند ضروری باتیں تحقیق طلب ہوتی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ جن لوگوں کو ایسے آدمی کی موت سے مالی نفع حاصل ہونے کی امید ہو ان کی اس وقت کی نقل و حرکت کی جانچ ضروری سمجھی جاتی ہے جب واردات ہوئی تھی۔ چونکہ آپ متوفی کے واحد وارث ہیں اس لئے یہ فرض میرے ذمہ عاید ہوا ہے کہ آپ کو چند سوالات سے تکلیف دوں امید ہے آپ بُرا نہ مانیں گے۔"

کیپر کے چہرہ پر آثار متانت پیدا ہو گئے بولا "اس میں برا ماننے کی کوئی بات نہیں تاہم میں خیال کرتا ہوں اپنا فرض ادا کرتے ہوئے آپ بھی اس قاعدہ کو نظر انداز نہ کریں گے کہ میں آپ کے ہر ایک سوال کا جواب دینے کے لئے پابند نہیں گو اس کے باوجود چونکہ میں قانونی موشگافیوں میں پڑنا نہیں چاہتا اور آپ مجھ سے دوستانہ مشورہ کرنے کے لئے آئے ہیں اس لئے جو کچھ مجھ کو معلوم ہے وہ میں خوشی سے آپ کو بتا دوں گا اگر آپ کو میری اس روز کی نقل و حرکت کا حال معلوم کرنا ہے تو جان لیجئے کہ اس بدھ کی رات کو میں اپنے اس مکان کی بالائی منزل کے کمرہ نشست میں بیٹھا تھا کہ مجھے فون پر ماموں کے انتقال کی خبر دی گئی۔ فرمائیے کیا اتنا ہی کافی ہے یا کچھ اور بھی؟"

فرخ نے دکھاوے کا تبسم کیا اس کے بعد کہنے لگا "معاف کیجئے ... نہیں!

"تو کیا آپ میری پل پل کی نقل و حرکت معلوم کیا چاہتے ہیں؟"

"ہاں خاطر نہ ہو ... تو"

کیپر نے ایک گہرا سانس لے کر مختلف جیبوں میں ہاتھ ڈالنا شروع

کیا حتیٰ کہ آخرکار اس نے ایک چھوٹی سی ڈائری برآمد کی اور اس کی ورق گردانی کرتے ہوئے کہنے لگا

"غالباً بدھ کا روز تھا... لیکن نہیں بہتر ہوگا میں ایک دن پہلے منگل سے آغاز کروں۔ منگل کے دن میں لندن گیا تھا سہ پہر اور شام کا وقت کاروباری مصروفیتوں میں گذرا اور رات بھی وہیں بسر کی۔ بدھ کی دوپہر کو میں لنچ کے وقت سے ذرا پہلے اس جگہ پہنچا رستے میں مجھ کو داڑھ درد کی تکلیف شروع ہو گئی تکلیف پہلے بھی کئی بار ہو چکی تھی لیکن اس موقعہ پر اتنی شدید ہوئی کہ منگل کی رات میں اچھی طرح سو بھی نہ سکا پس میں نے فیصلہ کر لیا کہ لندن سے واپس جا کر ضرور کسی دندان ساز کو دکھاؤں گا بدھ کی صبح کو لندن سے روانہ ہونے سے پیشتر میں نے برنگھم کے ایک دندان ساز کو فون پر مخاطب کر کے پوچھا کہ آپ شام کا کونسا وقت مجھے دے سکتے ہیں؟ اس نے چھ بجے کے لئے کہا میں نے دفتر کا کام ساڑھے چار کے قریب ختم کر دیا پھر چائے کا ایک کپ پی کر کار پر برمنگھم گیا وہاں کچھ دیر انتظار کرنا پڑا لیکن شکر ہے داڑھ کھروانے سے تکلیف دور ہو گئی ٹھیک یاد نہیں میں کس بجے دندان ساز کی دوکان سے رخصت ہوا تھا تاہم اندازاً کہہ سکتا ہوں کہ پونے سات کا عمل تھا مکان پر آیا تو سوا آٹھ کے قریب ہو گئے تھے یا شاید اس سے ایک دو منٹ زیادہ۔ رستہ ہی میں نے دیکھا تھا کہ میری کار بری طرح کھڑکھڑاتی ہے اس لئے سیدھا اس آدمی کے پاس گیا جس سے ہمیشہ مرمت کراتا ہوں اور کہا کل صبح اسے دیکھ کر ٹھیک کر دینا ساڑھے آٹھ کے قریب وقت ہوگا کہ میں کھانا کھانے بیٹھا دندان ساز نے

نے ہدائت کی تھی کہ فوراً ہی کھانا نہ کھانا ۔ ورنہ بھری ہوئی داڑھ میں خرابی پیدا ہو جائیگی اس لئے میں نے کھانے میں قصداً دیر کر دی تھی ...۔"

"خوب اس حد تک آپ کا بیان ہر طرح واضح اور صاف ہے" فرینچ نے اس موقعہ پر کہا "پھر اس کے بعد کیا ہوا ؟"

"میں کھانا کھا کر فارغ ہو ہی چکا تھا کہ ڈاکٹر مار نے ٹیلیفون پر مانٹوں کے انتقال کی خبر دی ...۔"

"صحیح وقت یاد ہے ؟"

"ہاں میں نے گھڑی کی طرف دیکھا تو نو بجنے میں دس منٹ باقی تھے اسی وقت سیدھا موٹر مرمت کے کارخانہ میں گیا ۔ کار نکلوائی اور جس قدر جلد ممکن ہو سکا موقعہ واردات کی طرف روانہ ہو گیا"

"بس اتنا ہی مجھ کو آپ سے معلوم کرنا تھا ۔ اب صرف ایک دو سوالات باقی ہیں جن سے آپ کے بیان کی تصدیق ممکن ہو ۔ ایک یہ کہ آپ کا دندان ساز کون ہے ؟"

"کلو ویلی سٹریٹ میں مسٹر میکس ویل نام کا ڈاکٹر رہتا ہے میں اسی کے پاس گیا تھا مگر اس کے متعلق میں سب حالات پیشتر مقامی پولیس کو بھی بتا چکا ہوں"

فرینچ نے نوٹ بک بند کر کے جیب میں ڈال لی اور کہا "افسوس ہے آپ کو اتنی زحمت ہوئی کیا یہ بھی آپ نے مقامی پولیس کو بتا دیا تھا کہ لندن میں کس جگہ آپ نے قیام کیا ؟"

"ہاں یہ اور باقی تمام تفصیلات بھی"

"تو بس میں رخصت ہوتا ہوں قصدیہ معاف۔ میں نے ناحق آپ کو دوبارہ تکلیف دی۔"

اپنے دل میں اس نے سوچا کہ اگر کیپر کے بیانات صحیح ہیں تو پھر اس کے برخلاف کسی پہلو سے شک کرنا ممکن نہیں۔ جس صورت میں یہ آدمی سوا آٹھ بجے کے عمل پر جیب برنابی کو سانپ لے ڈسا اپنے گھر کے آس پاس موجود تھا تو اس کے برخلاف شک کرنے کی کونسی وجہ ممکن سمجھی جا سکتی تھی؟ زیادہ سے زیادہ وہ اس موٹر مرمت والے سے دریافت حال کر سکتا تھا جس کا ذکر کیپر نے اس سے کیا تھا۔ رہ گیا دندان ساز تو اس کے پاس جا کر سوالات پوچھنا سراسر بے ضرورت معلوم ہوتا تھا۔

خیر اس نے کیپر کا شکریہ ادا کیا اور اس کے مکان سے چل کر اس گراج والے کے پاس گیا جس کا نام اس کو رینکن کی لکھوائی ہوئی یادداشت سے معلوم ہو چکا تھا۔ اس سے اس نے معلوم کیا کہ آسٹن سیون قسم کی کار تھی جس کی پشت پر سامان رکھنے کا کیریر لگا تھا جس کا ایک بولٹ ڈھیلا ہونے سے کھڑکھڑاہٹ پیدا ہوتی تھی چونکہ کیپر رات کے وقت کار لے کر گیا تھا اس لئے مرمت کا عمل دوسرے دن پر ملتوی کرنا پڑا۔ اگلے روز جو نقص تھا رفع کر کے کار اس کے حوالہ کر دی گئی۔

باب ۔ ۳۰

پریشانیاں

جس وقت فرنچ برمنگھم پہنچا تو اس کا دماغ پہلے سے بھی زیادہ پریشان تھا جو بڑی بڑی امیدیں لے کر وہ کیپر کے پاس گیا تھا وہ سب آن واحد میں ملیامیٹ ہو گئیں کیپر کے برخلاف شک کرنے کی اب کوئی وجہ نظر نہ آتی تھی کیونکہ جس وقت سانپ چرایا گیا تو کیپر لندن گیا ہوا تھا اور جب برنابی کی موت واقع ہوئی تو وہ موقعہ واردات سے چالیس میل کی دوری پر تھا۔

اب دو سوال اس کے دل میں پیدا ہوئے کیا کیپر واقعی بے قصور تھا؟ یا اس نے کاچ رین کے ذریعہ سے سانپ منگوا کر استعمال کیا تھا؟ یوں تو وہ کاچ رین کو بھی بالکل بے قصور سمجھ چکا تھا لیکن اگر ایسا ہو تو پھر شک کس کے برخلاف کیا جائے؟ خیر اس نے پھر ایک مرتبہ کاچ رین سے چند سوالات اور پوچھنے کا فیصلہ کر لیا۔

لیکن اگر فرنچ کو اس تازہ تحقیقات سے کسی فائدہ کی امید تھی تو اس کو بہت جلد مایوس ہونا پڑا کیونکہ کاچ رین کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ دونوں موقعوں پر اپنے گھر پر تھا بیوی نے بھی اس کے بیان کی تصدیق کی گو وہ کسی اور ایسے آدمی کا نام نہ لے سکے جو ان کے بیان کی تصدیق مزید کر سکتا لیکن اس کے ساتھ ہی فرنچ نے دیکھا کہ ان کا بیان کسی پہلو سے غلط معلوم نہ ہوتا تھا۔ بحیثیت مجموعی اسے

کاحرین اور اس کی بیوی کے بیان کو صحیح تسلیم کرنا پڑا
ہفتہ کی رات کو وہ لندن گیا کیونکہ اسے گھر سے آئے کئی
دن ہو گئے تھے اور اس کے بعد اتوار کی رات کو پھر بینکھم آگیا ریل
کے سفر میں اس نے ان ساری معلومات پر جو اپنی یادداشت کی کاپی
میں نوٹ کر رکھی تھیں اچھی طرح غور کیا لیکن کوئی نئی بات معلوم نہ ہو
سکی اور اس کو آخر کار یہی ماننا پڑا کہ اس وقت تک اس نے کوئی بھی
مفید کام نہیں کیا۔

لیکن گو اس طریقہ پر کبھی کبھی اس پر یاس کا غلبہ ہونے لگتا
پھر بھی وہ اس یقین کو دل سے خارج نہ کر سکتا تھا کہ برنابی کی موت
کسی حادثہ کا نتیجہ ہرگز نہ تھی ضرور کسی نے اس کو قصداً جان سے مارا
تھا اب تک اس کا شبہ کیپر کے برخلاف تھا لیکن جس صورت میں وہ
کوئی بات ایسی معلوم نہ کر سکا جس کی بنا پر اس شک کی تصدیق ہوتی تو
اس کا خیال بھی دل سے نکال دینا پڑا۔

اس طرح کے موقعوں پر وہ یہ کہہ کر اپنے آپ کو دلاسہ دیتا کہ
ایسی مشکلات پہلے بھی کئی بار اس کو پیش آئی ہیں۔ امید ہے رفتہ رفتہ
کامیابی کی منزل نظر آنے لگے گی ... لیکن یہ سب جی پر چلانے کے بہانے
تھے۔ جن کی حقیقت کچھ بھی نہ تھی۔

سوموار کو اس نے اس سلسلہ میں کئی اور شخصوں سے ملاقاتیں
کیں جن میں قابل ذکر نام جارج سرج۔ کرنیل کرک مین۔ برنابی
کی خادمہ مسز برلوی اور کاحرین کے تھے۔ لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلا۔
مگر عین اس موقعہ پر ایک نیا خیال دفعتاً اس کے ذہن میں پیدا!

ہوا اور اس خیال نے اس کے دل میں یہ حوصلہ پیدا کر دیا کہ یہی وہ رستہ ہے جس کی اس کو تلاش تھی اپنی زندگی میں پیشتر بھی کئی موقعوں پر یہ بات اس کے دیکھنے میں آچکی تھی کہ قاتل نے کسی آدمی کی ہلاکت کے لئے ایسے طریقوں سے کام لیا جن میں دوسرے کی موت فوراً نہیں کچھ عرصہ کے بعد واقع ہو سکے۔ طریقے بے شمار تھے۔ مثلاً بم کے گولے میں فلیتہ لگا کر اس کا سلسلہ کسی گھڑی سے قائم کر دیا تاکہ جب گھڑی کی سوئی ایک مقررہ وقت پر پہنچے تو گولہ چل جائے۔ یا بم کو پارسل کی صورت میں اس آدمی کے پاس بھیج دینا جس کی جان لینی ہو۔ تاکہ وہ اسے کھولتے ہوئے ہلاک ہو جائے یا بندوق کے گھوڑے سے کو رسی سے کس دینا یا اس طرح کے زہر استعمال کرنا جن کا اثر کچھ مدت کے بعد ظاہر ہونا شروع ہو وغیرہ۔ لیکن پھر وہ سوچتا کہ ایک زندہ سانپ سے کام لینے کی ترکیب میں اس طرح کے طریقے کیونکر برتے جا سکتے ہیں؟ بالفرض قاتل نے کسی ایسے ہی اصول پر عمل کیا ہو تو پھر سوال پیدا ہوتا تھا کہ اسے کیونکر یقین ہوا کہ سانپ وقت مقررہ پر ہی بہنالی کو ڈسے گا؟ ... نہیں۔ یہ بات کسی طرح بھی لگتی نہ تھی۔

اس رات وہ بڑی دیر تک سوال کے مختلف پہلوؤں پر غور کرکے دماغ سوزی کرتا رہا اسی طرح آدھی کے قریب رات گذر گئی اور اس وقت سوچتے سوچتے اس کو اپنے دماغ میں نئی روشنی پیدا ہوتی معلوم ہوئی اور اس نے یہ کہہ کر اپنے آپ کو ملامت کرنی شروع کی کہ کیوں اس وقت تک اس کا خیال سوال کے اس پہلو

پہنچ گیا۔

خیال جواب اس کے دل میں پیدا ہوا یہ تھا کہ کیا برنابی کو ہلاک کرنے کے لئے کسی زہر آلود آلہ سے کام نہ لیا گیا ہوگا؟ اس وقت تک اس نے اپنی ساری توجہ صرف اس بات پر لگا رکھی تھی کہ پروفیسر کی موت سانپ کے ڈسنے سے واقع ہوئی ہے اور اس ایک سوال پر غور کرتے ہوئے اس نے باقی تمام باتوں کو نظر انداز کر رکھا تھا لیکن اب نئے خیال کے زیر اثر اس نے یہ سوچنا شروع کیا کہ ہو نہ ہو برنابی کی موت ضرور کسی زہر آلود آلہ کی مدد سے ہی عمل میں لائی گئی ہے۔ زہر اس میں شک نہیں سانپ کی کیچلیوں سے ہی حاصل کیا گیا ہوگا لیکن برنابی کی موت واقعہ میں سانپ کے ڈسنے سے نہیں بلکہ اس آلہ کو چھونے سے ہوئی ہوگی۔ لیکن وہ آلہ کس قسم کا ہو سکتا تھا؟ یقیناً ایسا ہوگا کہ اس میں دو تیز سوئیاں اس طریقہ پر ابھری ہوئی ہوں کہ ہاتھ لگانے سے گوشت میں پیوست ہو جائیں اور اتنا زہر بدن میں داخل کر دیں جس سے ہاتھ لگانے والے کی موت واقع ہو سکے اس کو یاد آیا کہ تہذیب کے وسطی زمانوں میں خاندان بورجیا کے افراد اور ان کے بعد کئی لوگ اور بھی ان طریقوں سے کام لیتے رہے ہیں مثلاً کسی انگوٹھی کے اندر ذرا سی ابھری ہوئی زہر آلود نوک داخل کر دی اور دشمن کی انگلی پر اس کو پیار سے پہناتے ہوئے ایسی خراش پیدا کر دی جس سے وہ عرصہ قلیل کے اندر مر گیا۔ یا کسی سے مصافحہ کرتے ہوئے اس طرح کی زہریلی نوک اس کے ہاتھ میں گھونپ دی بس

سوچنے کی بات یہ تھی کیا برنابی کی موت بھی کسی ایسے ہی طریقہ پر عمل میں نہیں لائی گئی ؟

یہ خیال اتنا حوصلہ افزا معلوم ہوا کہ فریخ پر ایک نیا جوش طاری ہو گیا اور اس نظریہ کو سامنے رکھ کر اس نے تفصیلات پر غور کرنا شروع کیا۔

مقتول کے ہاتھ پر وہ زخم کس جگہ آئے جو اس کی ہلاکت کا موجب بنے تھے ؟ داہنے ہاتھ کی ہتیلی پر۔ پہلی اور دوسری انگلیوں کی جڑوں کے قریب۔ فریخ نے اپنے ہاتھ سے آزمائش کر کے دیکھی تو معلوم ہوا کہ جب کوئی شخص کسی چیز کو پکڑنے لگتا ہے تو ہاتھ کا یہی حصہ کام کرتا ہے لیکن اس کے آگے سوال پیدا ہوا کہ وہ چیز کیا تھی جسے برنابی نے بے خبری میں پکڑا ؟ ضرور وہ کوئی ایسی ہی چیز ہو گی جو گھر سے اسکی رخصت کے موقعہ پر کام آئی ہو۔ اچھا تو جب آدمی مکان سے رخصت ہونے لگتا ہے تو وہ کس کس چیز کو پکڑا کرتا ہے ؟ یقیناً دروازہ کے ہینڈل کو۔ تاکہ باہر نکل کر دروازہ پھیر دے۔ تب کیا زہر آلود سوئیاں دروازہ کے ہینڈل میں پیوست کر دی گئی تھیں ؟ اور جب برنابی نے ہینڈل کو پکڑا تو وہ اس کے ہاتھ میں کھب گئیں ۔۔۔ ؟

لیکن پھر خیال آیا کہ اگر کیپریا کا وح رین کو مجرم سمجھا جائے تو اس قسم کا واقعہ پیش آنا غیر ممکن تھا اس لئے کہ برنابی کی موت کی خبر سنتے ہی پولیس جھٹ موقعہ واردات پر پہنچ گئی تھی اور اس کے کارکن کوٹھی کی نگرانی کرنے لگے تھے۔ پھر کیا انہوں نے ہینڈل کی ساخت

پر توجہ نہ دی ہو گی؟ یا دوسری صورت میں کیونکہ ممکن ہوا ہو گا کہ مجرم پولیس کی موجودگی میں اس چیز کو اتار کر لے گیا...؟

مگر اس کو بھی جانے دو۔ اور کیا چیز ہو سکتی ہے جسے آدمی مکان سے رخصت ہوتے وقت ہاتھ میں لیتا ہے؟ ہر چند فریخ نے بہت دماغ لڑایا لیکن اور کوئی چیز اس کے ذہن میں نہ آئی دروازہ کے ہینڈل میں لگی ہوئی زہریلی سوئیاں ہی اس طرح کا زخم پیدا کر سکتی تھیں آخری چارہ کار کے طور پر دوسرے دن اس نے برنالی کی کوٹھی پر جا کر اور اپنے آپ کو برنالی ہی سمجھ کر یہ سوچنا شروع کیا کہ گھر سے نکلتے وقت کس کس چیز کو ہاتھ لگایا جا سکتا ہے؟ خیال آیا سیر کرنے کی چھڑی!... لیکن نہیں اگر اس طرح کا زخم چھڑی کے سرے پر لگے ہوئے آلہ سے آیا ہوتا تو چھڑی اس روش پر کسی جگہ گری ہوئی پائی جاتی جہاں برنالی بے ہوش پڑا تھا حالانکہ ایسی کوئی چیز موقعہ واردات کے آس پاس نہ دیکھی گئی تھی

ادھر سے مایوس ہو کر اس نے از سر نو دروازوں کے ہینڈل دیکھنے شروع کئے مگر وہ سب صحیح حالت میں تھے۔ کسی کی نسبت گمان نہ کیا جا سکتا تھا کہ کوئی زہر آلود چیز اس کے ساتھ لگائی گئی ہو گی۔ افسوس۔ افسوس کتنا اچھا خیال اس کے ذہن میں پیدا ہوا تھا جو آخر کار بالکل نکما ثابت ہوا۔ اب فریخ کو تسلیم کرنا پڑا کہ یقیناً وہ اس وقت تک بالکل ہی غلط سراغ پر چلتا رہا ہے۔ کیونکہ نہیں کوئی دوسرا آدمی ہی قاتل ہو گا اب اس کو سارے معاملہ پر نئے سرے سے غور کرنا پڑے گا اور یہ سوچنے کی ضرورت ہو گی کہ

کیپر کے علاوہ ایسا آدمی کون ہو سکتا ہے جس کے دل میں
برنابی کے مرنے کی خواہش ہو ۔۔۔ ؟

باب ۔ ۴۰

نئے نئے خیالات

یکایک اس کا خیال اس آدمی کی طرف گیا جس سے پروفیسر
برنابی شطرنج کھیلنے جایا کرتا تھا لیٹ اس کا نام تھا اور فریخ
نے سوچنا شروع کیا۔ کیا یہی تو وہ آدمی نہیں جس کی ان کو تلاش
ہے ؟ اس وقت تک کسی نے لیٹ پر شک نہ کیا تھا۔ حیرت
ہے کیوں ؟ غالباً اس لئے کہ لیٹ کو برنابی کی موت سے کوئی
دلچسپی نہ ہو سکتی تھی ۔ لیکن ممکن ہے یہ خیال آخر کار غلط ثابت
ہو ۔ یعنی ہو سکتا ہے کہ لیٹ کا پروفیسر سے کچھ خفیہ لین دین تھا
جس کا حال کسی کو معلوم نہ ہو سکتا تھا

اس خیال کو سامنے رکھ کر اس نے سوچنا شروع کیا کہ
لیٹ کے لئے قتل کی واردات کرنا کتنا سہل ثابت ہو سکتا تھا
وقتی طور پر اس سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ اس نے سانپ
کو خود چرایا یا چڑیا گھر کے کسی ملازم کو لالچ دیکر اس کی بدولت
سانپ حاصل کیا اس نے اپنے دل میں سوچا کہ جس وقت برنابی
کوٹھی سے چلا کرتا تھا تقریباً اس وقت یہ آدمی ۔ لیٹ سانپ کو
سمیندہ میں لئے اس طرف کو روانہ ہوا ۔ ممکن ہے اس نے

بھیس بدل رکھا ہو اور کسی غیر آباد رستہ پر چل کر کوٹھی کی طرف گیا ہو بہرحال اس کا اندازہ یہ کہتا تھا کہ وہ کوٹھی کے پاس چھپ کر کھڑا ہو گیا اور جب برنابی نکلا تو اس نے تسمے میں بندھا ہوا سانپ اس کی طرف بڑھا دیا برنابی نے ہاتھ سے اس کو پرے ہٹانے کی کوشش کی اور اس موقعہ پر سانپ نے اس کو ڈس لیا!۔ اس کے بعد لیسٹ نے سانپ کو پانی کے پیپے میں ڈال دیا اور وہ تسمہ جس کی مدد سے اس نے سانپ پکڑ رکھا تھا واپس جاتے ہوئے رستہ میں کسی مقام پر غالباً دریا کے پانی میں ڈال دیا

سارا معاملہ اتنا واضح اور صاف تھا کہ فریخ کو اس خیال سے حیرت ہونے لگی کہ کیوں نہ رینکن نے سوال کے اس پہلو پر توجہ دی۔ پس اس نے سوچا کہ ضرور اس آدمی سے مل کر دیکھنا چاہئے اس کی خو بو کیسی ہے اور وہ مختلف سوالوں کا کیا جواب دیتا ہے۔

اس فیصلہ پر عمل کرنے کے خیال سے وہ برنابی کی کوٹھی کے اس بغلی دروازہ کی طرف چلا جدھر سے لیسٹ کے مکان کو رستہ گیا تھا لیکن جونہی اس نے دروازہ کھولا حیران و ششدر کھڑے کا کھڑا رہ گیا!

دروازہ میں کوئی خاص خوبی نہ تھی مگر جس چیز نے فریخ کو محو حیرت کیا یہ تھی کہ اس دروازہ کے کھولنے یا بند کرنے کے لیئے ہینڈل گھمانا پڑتا تھا!

اس نے دروازہ کے پاس کھڑے ہو کر ہینڈل کو بڑے

غور کے ساتھ دیکھنا شروع کیا۔ یہ ایک لائٹ مصالحہ کا بنا ہوا بیضوی
ہینڈل تھا اور اس کے وسط میں ایک پیچ کسا ہوا نظر آتا تھا۔ جس وقت
فرنچ نے جھک کر ہینڈل کے ہر حصہ کو بغور دیکھا تو یہ عجیب
بات اس کو نظر آئی کہ ہینڈل پرانا مگر اس کے اندر لگا ہوا پیچ بالکل
نیا تھا!

اس دریافت نے جوش کی تازہ لہر اس کے بدن میں پیدا کر دی
اب معلوم ہوا کہ معاملہ کی اصل حقیقت کیا تھی۔ لیبٹ کے مکان پر جانے
کے لئے برنابی کو اسی دروازہ کی راہ سے گذرنا پڑتا تھا اور قاتل کو
معلوم تھا کہ رات کے وقت برنابی کے سوا اور کوئی اس دروازہ کی
راہ سے باہر نہیں جاتا اس لئے ضرور یہی ہینڈل ہوگا جس میں پیچ
کے مقام پر وہ دو زہریلی سوئیاں لگا دی گئی تھیں جن کے چبھنے
سے برنابی کے ہاتھ میں زخم آیا اور اس کے زہر کے اثر سے وہ
تھوڑی دور آگے جا کر روش پر گر پڑا۔ رہ گیا یہ سوال کہ قاتل نے
اپنا مطلب حل ہو جانے کے بعد دوبارہ ان سوئیوں کو نکال کر ہینڈل
میں نیا پیچ کیسے لگایا؟ تو یہ دروازہ چونکہ مکان کے ایسے حصہ
کی طرف کھلتا تھا جس کو بہت کم استعمال کیا جاتا تھا نیز اس مقام
کے آس پاس چونکہ خودرو جھاڑیوں کی کثرت تھی اس لئے یقینی طور
پر قاتل نے نظر بچا کر ہینڈل میں ضروری تبدیلی کر دی ہوگی۔

جس طرح سکول کا معلم تختہ سیاہ پر لکھی ہوئی عبارت کو ایک
منٹ میں صاف کر دیتا ہے اسی طرح فرنچ نے اپنے دل سے لیبٹ
کا خیال نکال دیا اب اسے کامل یقین ہو گیا تھا کہ قاتل کیپر ہی ہے

اور بڈھے برنابی کی موت دروازہ کے ہینڈل میں اسی کی لگائی ہوئی زہریلی سوئیوں کے چبھنے سے واقع ہوئی ہے!

باب ۔ ۵

حادثہ یا قتل؟

انسپکٹر فرنچ کی عادت تھی جب کسی گہرے سوال پر غور کرنا ہو تو یا بستر پر لیٹ کر یا پر آسائش طریقہ پر آرام کرسی پر بیٹھ کر کیا کرتا تھا مگر اس موقعہ پر اس نے لیٹنے کی حاجت نہ سمجھی ہوٹل میں واپس جا کر وہ اپنے کمرہ کی ایک آرام کرسی پر بیٹھ گیا پائپ منہ میں اور نوٹ بک سامنے رکھ لی اس کے بعد سوچنا شروع کیا۔

پیشتر اس کو معلوم ہو چکا تھا کہ کیپر نے اپنے رہنے کے مکان کی پشت پر ایک چھوٹی سی ورکشاپ بنا رکھی ہے جس میں وہ تفریحاً کام کیا کرتا ہے اس نے سوچا اسی ورکشاپ میں دو زہریلی سوئیاں ہینڈل میں لگانے کا عمل مکمل کیا گیا ہوگا دوسری بات یہ کہ ہینڈل کی پہلی تبدیلی اس میں زہر آلود سوئیاں لگانے کی اس وقت سے پہلے کر لی ہوگی کہ برنابی لیٹ کے مکان کی طرف جائے اس کے بعد پولیس کی آمد سے پہلے پہلے اس کو دوبارہ اصلی حالت میں لانا بھی ضروری تھا اب سوال یہ پیدا ہوا کیا کیپر یہ دو کام سہولت کے ساتھ کر سکتا تھا؟

تھوڑی دیر سوچتے رہنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ

برنابی کی کوٹھی چونکہ برمنگھم اور برسہم کی درمیانی سڑک پر واقع تھی اس لئے کیپر بڑی آسانی کے ساتھ اس میں آجا سکتا تھا اپنا سوچا ہُوا عمل مکمل کرنے کے لئے اسے یوم مذکور کو دوبارہ یہاں آنا پڑا ہوگا ایک بار آٹھ بجے سے پہلے اور دوبارہ اس کے بعد۔

وہ سوچ ہی رہا تھا کہ کیا کیپر ان دو موقعوں پر کوٹھی پر آیا ہوگا یا نہیں کہ ناگاہ اس کا خیال کیپر کے بیان کے اس حصہ کی طرف گیا جو اس نے دندان ساز کے پاس جانے اور داڑھ بھروانے کے متعلق دیا تھا بیشتر یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آتی تھی کہ کیپر نے یہ ساری کیفیت کیوں اس سے بیان کی لیکن اب اس کی اہمیت واضح ہو گئی ضرور اس آمد و رفت کے پردہ میں یہ بات تھی کہ اگر کسی نے کیپر کو کوٹھی کے آس پاس دیکھا ہو تو یہی سمجھا جائے کہ وہ دندان ساز کی دوکان پر گیا یا اس سے واپس آیا تھا۔

کام لینے کے بعد زہریلے ہینڈل کو تبدیل کرنا کیپر کے لئے بھی کچھ مشکل نہ تھا چونکہ برنابی کا اس دنیا میں اس کے سوا اور کوئی دوسرا رشتہ دار نہ تھا اس لئے وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ بڈھے کی موت واقع ہوتے ہی ڈاکٹر مار کی طرف سے جو اس کا دیرینہ طبیب تھا ضرور بذریعہ فون اسے یعنی کیپر کو اطلاع دی جائے گی اور وہ اطلاع پاتے ہی برمنگھم آئے گا اور رستہ میں اس دروازہ کے پاس سے گذرے گا جس کا ہینڈل بدلا گیا تھا پھر کیا اس کے لئے ذرا سی دیر ٹھہر کر ہینڈل کو دوبارہ بدل دینا کوئی دشوار کام تھا؟ اول تو وہاں اس کو دیکھنے والا ہی کوئی نہ تھا لیکن بالفرض کوئی دیکھ بھی لے تو وہ بڑی

آسانی سے یہ عذر پیش کر سکتا تھا کہ اس نے سوچا تھا کہ ماموں کی لاش کوٹھی پر ہی ہو گی اس لیئے وہ سیدھا اس طرف چلا آیا تھا۔

ان ساری تفصیلات پر غور کر کے فرنچ کو بے حد خوشی ہوئی اور اس نے جان لیا کہ یہ نظریہ ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ پھر بھی وہ معاملہ کی پوری جانچ کئے بغیر مطمئن نہ ہو سکتا تھا۔ اس طرح کی جانچ کے تین طریقے اس کے ذہن میں آئے ایک یہ کہ انسپکٹر رینکن سے کہا جائے وہ اس حصہ آبادی کا گشت کرنے والے سپاہیوں کی یادداشت کی کاپیاں دیکھ کر معلوم کرے کہ شب مذکور کو کوٹھی کے آس پاس کسی مقام پر اس طرح کی موٹر تو نہ دیکھی گئی تھی جیسی کیمپر کے پاس تھی پھر دندان ساز کے پاس جا کر ان اوقات کی تصدیق کی جائے جو کیمپر نے بیان کئے تھے تیسری اور آخری بات یہ کہ ڈاکٹر مار سے ملاقات کر کے اس نئے نظریہ کے بارہ میں جو ہینڈل میں زہر آلود سوئیاں لگانے کے بارہ میں اس نے قائم کیا تھا تبادلہ خیالات کیا جائے۔

رینکن سے جب اس معاملہ کا ذکر کیا گیا تو اس نے دلچسپی لیتے ہوئے تفصیلات جاننے کی خواہش کی لیکن فرنچ نے یہ کہہ کر ٹال دیا "یونہی ایک گذران خیال میرے دل میں پیدا ہوا ہے۔ اور اگر مجھے اس کے سلسلہ میں کوئی خاص بات معلوم ہوئی تو یقیناً سب سے پہلے آپ ہی واقف کرونگا لیکن بہتر یہ ہے کہ فی الحال اس معاملہ کو یونہی رہنے دیا جائے"

یہ کہہ کے فرنچ کلوویلی شربٹ والے دندان ساز کے پاس

گیا لیکن وہاں سے کوئی خاص بات معلوم نہ ہو سکی کیپر نے
جو حالات اس بارہ میں بیان کئے تھے مسٹر میکس ویل نے ان
کی تصدیق کر دی ایک اور سوال کے جواب میں کہنے لگا "اس کا
حال میں کیونکر جان سکتا ہوں کہ مسٹر کیپر کی تکلیف شدید تھی یا نہیں
بہرحال وہ دیر تک ضرور رکتی ہیں میں نے مسٹر کیپر کو چھ بجے کا وقت
دیا تھا لیکن بڑھی ہوئی مصروفیت کی وجہ سے کچھ بیس سے پہلے ان
کو اندر نہ بلا سکا آخر جب مسٹر کیپر کو رخصت کیا تو پونے سات
کا عمل تھا یہ وقت مجھ کو اچھی طرح یاد ہے"

اس کے معنی یہ ہوئے کہ پونے سات بجے سے لے کر پونے
آٹھ بجے تک جب کیپر واپس اپنے مکان پر پہنچا اسے ایک گھنٹہ کی
مہلت حاصل تھی سوال پیدا ہوا کہ چالیس میل کا فاصلہ طے کرتے
ہوئے کیا کیپر کو ہینڈل تبدیل کرنے کا وقت مل سکا ہوگا۔ بہرحال
وقتی طور پر فریچ نے یہی نتیجہ نکالا کہ یہ عمل دشوار ہو تو ہو ناممکن
نہیں ہو سکتا گویا اس حد تک اس کے نظریہ کی پوری تصدیق ہو گئی

اب صرف ڈاکٹر سے ملنا باقی رہا تھا وہ قریباً نو بجے اس سے
ملاقات کرنے گیا مارے نے اسے بیٹھنے کو کرسی دی اور اس کے ایک حاملہ
کی طرف آتے ہوئے کہا "میں ان قانونی جھگڑوں سے دلچسپی تو نہیں
لیتا لیکن پھر بھی اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ اگر سچ مچ کسی ظالم نے
بڈھے برنابی کو سانپ کی مدد سے ہلاک کیا ہے تو مجھے اس کے سزا
پانے سے خوشی ہوگی"

"آپ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پروفیسر برنابی ہر دلعزیز

تھے"

"صاحب میں اتنا ہی جانتا ہوں کہ وہ بڑے پاک باطن اور نیک سیرت انسان تھے جو کوئی ان سے ملتا ان کو قدر و عزت کی نظر سے دیکھنے لگتا تھا"

"اچھا خیر اب میں ایک سوال آپ سے پوچھتا ہوں" فبرنخ نے ان رسمی تکلفات کو ختم کر کے کہا "مگر خواہش یہ ہے کہ بات آپ ہی تک رہے کسی دوسرے سے اس کا ذکر نہ کیا جائے"

مارا نے حیرت آمیز نظروں سے فبرنخ کی طرف دیکھا مگر اس کے بعد فوراً کہا "جیسا آپ چاہتے ہیں اسی طرح ہوگا"۔

"تو سنئے۔ بالفرض یہ واردات قتل کی ہو گو ابھی تک میں اس کے متعلق کوئی بات یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا لیکن بالفرض محال ایسا ہو تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ قاتل کا طریق عمل کیا تھا؟ اب تک ہم لوگ یہی خیال کرتے رہے کہ پروفیسر برنابی کی موت سانپ کے ڈسنے سے واقع ہوئی تھی لیکن اب مجھ کو خیال آتا ہے کہ شاید کسی نے سانپ کو آلہ قتل بنانے کی بجائے کسی اور طریقہ سے ان کو ہلاک کیا ہو میں اپنے خیال کو اس طرح بہتر واضح کر سکوں گا کہ ممکن ہے متوفی نے مکان سے رخصت ہوتے وقت جب دروازہ پھیرنے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا تو چونکہ اس ہینڈل میں زہر آلود سوئیاں لگا دی گئی تھیں اس لئے موت ان سوئیوں کے چبھنے اور زہر کے سرایت کرنے سے واقع ہوئی تھی ... یہ میرا خیال ہے لیکن میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کیا ایسا ہونا ممکن ہے؟"

مارنے تھوڑی دیر تک کچھ جواب نہ دیا اس کے بعد سوچتے ہوئے کہنے لگا آپ نے ایک بڑا انوکھا سوال پیش کیا ہے میں اس نظریہ کو دلچسپ تو کہہ سکتا ہوں لیکن دو وجوہات سے وہ اغلب نظر نہیں آتا اول یہ کہ بےنابی کے ہاتھ میں جو زخم پائے گئے وہ صریحاً اس طرح کے تھے جیسے سانپ کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں لیکن اگر اس کو بھی جانے دیا جائے تو دوسری وجہ جو میں عرض کرتا ہوں زیادہ وزن دار اور مکمل ہے یعنی یہ کہ جتنا زہر بدنصیب مرنے والے کے جسم میں داخل ہوا وہ کسی مصنوعی طریقہ پر نہیں بلکہ سانپ کے ڈسنے سے ہی داخل ہو سکتا تھا۔

فرنچ اس جواب کو سن کر گھبرا گیا اگر ڈاکٹر مار کا خیال صحیح تھا تو پھر اس کے تمام اندازے غلط ثابت ہوئے اور کیپر کے مجرم ہونے کے بارہ میں اس کا اندازہ پھر بے بنیاد نکلا اگر سچ مچ یہی بات ہو تو پھر جتنی دردسری اس نے اس وقت تک کی۔ لا حاصل اور بے سود تھی کیونکہ یہ بات پھر پھرا کر وہیں آگئی جہاں سے چلی تھی۔ اور جو نتیجہ ہر منگھم پولیس نے پیشتر نکالا تھا وہی آخر کار صحیح ثابت ہوا اس کے دل کو بڑی مایوسی ہوئی۔ نہ اس لئے کہ وہ ضرور ہی کسی آدمی کو سزا دلانا چاہتا تھا بلکہ اس وجہ سے کہ ناکامی کی صورت میں نہ صرف اس کے اپنے وقار بلکہ سکاٹ لینڈ یارڈ کی شہرت کو بھاری صدمہ پہنچنے کا اندیشہ تھا۔

ہنستے ہوئے کہنے لگا ڈاکٹر صاحب یہ آپ کا آخری فیصلہ ہے؟ اس میں کسی ترمیم کی گنجائش تو نہیں؟

مارنے نے شانوں کو حرکت دی پھر بولا "میرے خیال میں بالکل نہیں۔ لیکن ساتھ ہی مجھ کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ میں ایسی باتوں کا ماہر نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ میری عمر میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ مجھے سانپ کے ڈسے ہوئے ایک آدمی کا علاج کرنا پڑا۔ پروفیسر بیلینی ہیٹن اس کام میں مجھ سے بہت زیادہ مہارت رکھتے ہیں آپ ان سے دریافت کر کے دیکھیں اگر آپ کا ارادہ ہو تو میں اس وقت ان کو فون کئے دیتا ہوں"۔

فرنچ آمادہ ہو گیا اور اس کے نصف گھنٹہ بعد پروفیسر کے مکان پر جا پہنچا مگر بلینی ہیٹن نے بھی ڈاکٹر مار کے خیالات کی تائید کی اور کہا کہ "اس طرح کا زخم یا زہر کی اتنی مقدار سانپ کاٹنے سے ہی بدن میں داخل ہو سکتی ہے اور کسی طریقہ سے نہیں"

مایوس و جگر خستہ فرنچ پروفیسر بلینی ہیٹن کے مکان سے رخصت ہوا۔ اب حالات یہی ظاہر کرتے تھے کہ کیپر بے قصور ہے لیکن اگر کیپر بے قصور تھا تو پھر یہ جرم کس نے کیا؟ کیونکہ اس کا تو اس کے دل کو یقین کامل ہو چکا تھا کہ برنابی کی موت کسی اتفاقی حادثہ کا نہیں کسی کی سوچی ہوئی سازش کا ہی نتیجہ تھی۔ پھر ایک مرتبہ اسکے خیالات کی رو لیبٹ یعنی اس آدمی کی طرف گئی جس سے پروفیسر برنابی شطرنج کھیلنے جایا کرتا تھا۔

لیکن رات زیادہ جا چکی تھی اس نے اس ملاقات کو کل پر ملتوی کرنا ہی بہتر سمجھا۔

باب - ۶

ایک قیمتی سراغ

جب دن نکلا تو پہلی اطلاع جو فرینچ کو موصول ہوئی وہ پھر ایک بار اس کے اندازوں میں انقلاب پیدا کرنے والی تھی۔ پھر ایک مرتبہ اس کا خیال لیبٹ سے ہٹ کر کیپر کی طرف گیا کیونکہ اطلاع یہ تھی کہ ریٹنگن کو ایک پہرہ دار سپاہی کی یادداشت کی کاپی میں اس مضمون کا اندراج نظر آیا تھا کہ واردات کی رات کو جب وہ پہرہ دے رہا تھا تو اس نے ایک کار اس گلی کی طرف سے جس میں برنابی کے مکان کا پشتی دروازہ واقع تھا سڑک کی طرف جاتی دیکھی تھی چونکہ گلی تنگ تھی اور اس طرف موٹر کاروں کی آمد و رفت عموماً نہ ہوتی تھی اس لئے سپاہی نے ایک غیر معمولی واقعہ سمجھ کر اسے اپنی کاپی میں نوٹ کر لیا تھا۔ بعد ازاں جب وہ اس گلی میں پہنچا تو اس نے ٹارچ کی روشنی میں دیکھا کہ نرم زمین پر کار کے پہیوں کے نشان بنے ہوئے تھے اور ان سے معلوم ہوتا تھا کار کو اس جگہ کھڑا کیا گیا تھا۔ ان نشانات کی بنا پر اس نے یہ بھی معلوم کیا تھا کہ وہ کوئی چھوٹی کار تھی جو شاید آسٹن سیون قسم کی ہو۔

انسپکٹر فرینچ کی امید کا باغ پھر سے ہرا ہو گیا اگر سچ مچ کیپر کی کار واردات کی رات کو بدنصیب برنابی کی کوٹھی کے قریب کھڑی ہوئی دیکھی گئی تھی تو پھر اس کے مجرم ہونے میں کسی شک و شبہ کی مطلق گنجائش نہ تھی لیکن اب فیصلہ طلب سوال یہ تھا کہ وہ کیپر

کے برخلاف کوئی کارروائی اس وقت سے پہلے کہ اس کے جرم کا کچھ ثبوت ہاتھ آ جائے کیونکہ شروع کر سکتا تھا؟ محض شک کی بنا پر نہ وہ برسنگھم پولیس کے کارکنوں کو یقین دلا سکتا تھا اور نہ اسکے لئے کوئی عملی کارروائی شروع کرنا ہی ممکن تھا۔

قریباً آدھ گھنٹہ وہ اس معاملہ پر غور کرتا رہا اس کے بعد اس نے طے کیا کہ پھر ایک مرتبہ برسہم جاکر اگر ممکن ہو تو کیپر کی درکشا کو ایک نظر دیکھنا چاہیئے تلاشی کے وارنٹ کے بغیر کسی کے مکان میں داخل ہونا بیشک جرم ہے لیکن ادائے فرض کے سلسلہ میں وہ بیشتر بارہا ایسی کارروائیاں کر چکا تھا اور اب اس نے پھر ایک مرتبہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

اس سارجنٹ کو ساتھ لے کر جو قریباً ہر وقت اس کے احکام کا منتظر رہتا تھا وہ دوپہر کے قریب برسہم جا پہنچا کیپر کا مکان کارلٹن سٹریٹ میں واقع تھا لیکن فریچ کو چونکہ براہ راست کیپر سے ملنے کی خواہش نہ تھی اس لئے وہ بازار کی طرف نہ گیا بلکہ ایک لمبا چکر کاٹ کر اس سڑک کی طرف ہو لیا جو اس بازار کے متوازی ان عمارتوں کے پشتی حصہ کی طرف گئی تھی جو کارلٹن سٹریٹ میں واقع تھیں۔ تھوڑی دور آگے چل کر وہ اس مقام کے پاس جا پہنچا جہاں سے کیپر کے مکان کا پشتی حصہ نظر آتا تھا۔ ایک کشادہ صحن کے سرے پر لکڑی کا بنا ہوا شیڈ دکھائی دیتا تھا۔ باہر کے پھاٹک میں قفل لگا ہوا اور دیواریں اتنی اونچی جن کو پھاند کر اندر جانا غیر ممکن تھا کوئی چارہ کار نہ دیکھ کر فریچ نے اپنے ساتھی کو اس

کی تاکید کی کہ وہ تھوڑے فاصلے پر کھڑا ہو کر اس کا خیال رکھے کہ کوئی اس طرف آتا نہ ہو اور اس کے بعد خود اس نے بعض اس طرح کے آلات کی مدد سے جیسے نقب زن اپنے پاس رکھا کرتے ہیں قفل کھولنے کی کوشش شروع کی اس کو معلوم تھا کہ بارہ بجے کے عمل پر کیپر اپنے قانونی کاموں میں مشغول ہوگا پس اس نے ہر طرح کا خوف دل سے نکال کر قفل کھول لیا اور صحن میں داخل ہو گیا۔

اندر جا کر دیکھا۔ ایک چھوٹی سی ورکشاپ بنی تھی جس میں بڑھئی اور لوہار دونوں کے کاموں کے ضروری اوزار رکھے ہوئے تھے معلوم ہوتا تھا کیپر کو لکڑی اور لوہا دونوں چیزوں کے استعمال میں مہارت ہے جیسا اس طرح کے مقامات پر اکثر دیکھا جاتا ہے ہر طرف سخت بے ترتیبی پھیلی ہوئی تھی ایک لکڑی کی بنچ پر چند اوزار اور لکڑی کے چھلکے پڑے تھے اور فرش کی عام حالت ظاہر کرتی تھی گویا کسی نے ہفتوں اس جگہ کو صاف نہیں کیا۔

فرنچ نے اندر آنے کی جرأت تو کر لی لیکن داخل ہونے کے بعد یہ سوچ کر حیران تھا کہ اسے کونسی چیز تلاش کرنی چاہئیے وہ کسی خاص مقصد کو لے کر اس جگہ نہ آیا تھا۔ یونہی لمبی چوبی بنچ مختلف الماریوں اور خانوں کو دیکھنا شروع کر دیا مگر ان میں کوئی چیز ایسی نظر نہ آئی جو ذرا بھی شک انگیز ہوتی۔

نصف گھنٹہ کے عرصہ میں اس کا تلاشی کا عمل ہر لحاظ سے مکمل ہو گیا اور کوئی ایک چیز بھی ایسی نہ ملی جو اس کے کارآمد ہو اس سے اس کو معلوم ہونے لگا کہ ساری کوشش بالکل بے کار گئی۔ اب

وہ جلد از جلد اس جگہ سے رخصت ہو جانا چاہتا تھا کہ ایسا نہ ہو لنچ کھانے کی فرصت میں کیپر وہاں آ نکلے مگر جانے سے پہلے اس نے پھر ایک آخری کوشش اور کی اور ٹارچ ہاتھ میں لئے فرش پر دو زانو ہو کر جو کچھ بکھرا ہوا سامان پڑا تھا اس کے اندر کوئی سراغ تلاش کرنے کی کوشش شروع کی۔ فرنچ کا معمول تھا جس کام کو کرتا بڑے ضابطہ کے ساتھ کرتا تھا چنانچہ ایک کونے سے شروع ہو کر وہ ایک لمبے خط کی صورت میں آگے ہی آگے دیکھتا چلا گیا اور اس وقت دفعتاً ایک ایسی چیز اس کو ملی جس نے اس کے مایوس دل میں پھر ایک بار امید کی دھڑکن پیدا کر دی۔ یہ چیز کیا تھی؟ اسی بیک لائٹ مصالحہ کا ایک ذرا سا ٹکڑہ جس کا بنا ہوا وہ ہینڈل تھا۔ جس میں زہر آلود سوئیاں لگانے کا شبہ اس کے دل میں پیدا ہوا تھا۔ ایک بالکل بے حقیقت چیز تھی۔ یعنی نصف انچ لمبی چوتھائی انچ چوڑی۔ تاہم اس کی عام حالت ظاہر کرتی تھی کہ وہ کسی ایسی چیز کا حصہ ہے جسے خراد پر چڑھا کر چھیلا گیا تھا۔ اس نے اس ردی ٹکڑے کو یوں اپنی جیب میں ڈال لیا گویا ایک بیش بہا الماس تھا!

اس کے بعد باری باری دو ٹکڑے اور اس کو ملے وہ ان کو بھی اٹھا لینا چاہتا تھا لیکن پھر کچھ سوچ کر اس نے انکو وہیں رکھ دیا سوچ یہ تھی کہ اب جو کچھ کرنا ہو وہ تلاشی کا وارنٹ حاصل کر کے ہی کرنا چاہئے۔ تاکہ اس باضابطہ تلاشی کے موقعہ پر کچھ تو حاصل کیا جا سکے۔ کیونکہ عدالت انصاف میں انہی چیزوں کو پیش کیا جا

سکتا تھا جنہیں اس نے سرکاری حیثیت میں حاصل کیا ہو۔

اس ایک ٹکڑے کو جان سے لگائے وہ چپ چاپ باہر نکلا اور دروازہ کو بدستور مقفل کر کے سارجینٹ کو ساتھ لیے کوتوالی روانہ ہو گیا۔

اس جگہ انسپکٹر رینکن سے مل کر اس نے درخواست کی کہ آپ ازراہ عنایت اس بات کی تحقیقات کریں کیا بیرنالی کی موت سے کچھ عرصہ پیشتر کیپر نے براؤن رنگ کے ہیکل لائٹ مصالحہ کے بنے ہوئے کچھ ہینڈل بازار سے خریدے تھے؟

رینکن حیرت آمیز نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا پھر بولا "دروازہ میں لگانے کے ہینڈل!... میں سمجھا نہیں۔ آپ کا کیا مطلب ہے۔ کیا آپ زیادہ وضاحت سے کام نہیں لے سکتے؟"

فرنچ نے محسوس کیا کہ اب وقت آ پہنچا ہے جب اسے رینکن کو اپنا محرم راز بنا لینا چاہیئے کہنے لگا "ابھی وقت تک میرا سوچا ہوا نظریہ خام ہے جو ممکن ہے آخر کار بے نتیجہ ثابت ہو۔ لیکن دوسری طرف اس سے میری بڑی بڑی امیدیں ہیں۔ البتہ ہیں" اور اتنا کہہ کر اس نے سارا حال رینکن سے بیان کر دیا

آخر الذکر کے دل پر فرنچ کی باتوں کا گہرا اثر ہوا کہنے لگا "اگر آپ کوئی مکمل ثبوت پیش کر سکیں تو پھر ہماری فتح یقینی ہے"

"خیر کوشش کرنا فرض ہے اس کے بعد جو خدا کو منظور ہو"

لیکن اپنے دل میں اب وہ اس بات کا یقین کامل رکھتا تھا کہ کیپر ہی اصلی مجرم ہے ضرورت صرف اس بات کی تھی کہ اس کے

بر خلاف مکمل شہادت فراہم کی جائے۔

اس طرح کے خیالات دل میں لیئے فرنچ مطمئن و مسرور اپنے ہوٹل کی طرف چلا۔

باب ـ ۷

دریا کا راز

اس رات فرنچ نے جیسا اس کی عادت تھی اطمینان کیساتھ بیٹھ کر سارے حالات پر ایک نظر باز گشت ڈالنے کی کوشش کی پہلی بات یہ تھی کہ کیپر کو برنا جی کی موت پر بائیس ہزار پونڈ ملنے کی یقینی امید تھی لیکن اس کے ساتھ ہی وہ دیکھ رہا تھا کہ یہ بڑی رقم صرف بڈھے کے انتقال پر اس کے ہاتھ آ سکتی ہے اور اس کے انتقال کی کوئی فوری صورت نظر نہ آتی تھی ایسا معلوم ہوتا ہے کیپر نے جب دیکھا قدرت اپنے آپ اس مرد ضعیف کو عالم بالا کیطرف کھینچنے سے قاصر ہے تو اس نے سوچا کیوں نہ کسی مصنوعی طریقہ پر اسکو زندگی کے وبال سے آزاد کر دیا جائے۔ اسے ماموں کے عادات کا پورا علم تھا اور وہ جانتا تھا کہ وہ سانپ کے زہر سے تجربات کیا کرتا ہے بس اس نے اسکو ہلاک کرنے کی ترکیب بھی ایسی ہی سوچی جو سانپ کے زہر سے تعلق رکھتی تھی کسی نہ کسی طریقہ پر جس کا حال بعد کو جانا جا سکے گا اس نے سانپ حاصل کر کے اس کا زہر نکالا اور بینڈل کی سوئیاں زہر میں آلود کرنے کے بعد سانپ کو نکما سمجھ کے پہلے

ڈبو دیا پھر اسے برنابی کے مکان پر رکھے ہوئے پانی کے پیپے میں ڈال دیا اس کے آگے ہینڈل کا سوال پیدا ہوتا تھا۔ اپنے مطلب کے لیئے ضرور اسے بازار سے چند ہینڈل خریدنے پڑے ہوں گے تاکہ ان پر تجربات کرنے کے بعد جب ہر طرح اطمینان ہو جائے تو ایک کو دروازہ میں لگا دے۔ دندان ساز کے پاس جاکر اس سے دانت بھروانے کا بہانہ اس نے محض اس غرض سے سوچا تھا کہ اگر کوئی اسکو کوٹھی کے آس پاس پھرتا دیکھ لے تو اس کے لیئے یہ کہنے کا موقعہ ہو کہ وہ دندان ساز کی دوکان کی طرف جاتا یا وہاں سے آتا تھا۔

فریج نے اندازہ سے معلوم کیا کہ کیپر پونے سات بجے پہلا ہینڈل ساتھ لیئے دندان ساز کی دوکان سے چلا اس نے کار گلی میں چھوڑی اور خود کوٹھی کے دروازہ کے پاس جاکر ہینڈل تبدیل کر دیا واقعہ میں کار کے اندر کوئی نقص نہ تھا اس نے خود ہی اس کا بولٹ ڈھیلا کر لیا ہوگا اور صرف اس مطلب کے لیئے مرمت کرانے لے گیا کہ وقت پر یہ عذر پیش کر سکے کہ میں تو اس کام میں مشغول تھا اس کے بعد جوں ہی ماریے اس کو ٹیلیفون پر برنابی کے مرنے کی اطلاع بھیجی وہ گراج سے کار نے کر سیدھا موقعہ واردات کی طرف روانہ ہو گیا اور اس پہلے ہینڈل تبدیل کرنے کا وقت بھی اسے مل گیا۔

لیکن وہ ہینڈل جس کی بدولت برنابی کی موت واقع ہوئی تھی آخرکار کہاں گیا؟ اس کا جواب فریج کے دل نے یہ دیا کہ رستہ میں دریا قریب پڑتا تھا یقیناً اس نے اس کو وہیں ڈال دیا ہوگا۔

پھر اب کیا اس ہینڈل کو دریا کے پیٹ میں تلاش کیا جائے؟

کام اس میں شک نہیں بظاہر غیر ممکن تھا لیکن اس سے پہلے ایک موقعہ پر نامور کھوجی اینڈریو ہیریسن کی موت کی تحقیقات کرتے ہوئے فریخ نے دریائے ٹیمز کی گہرائی سے ایک ایسا ہی سراغ نکلوایا تھا جس کی بنا پر اصل مجرم کا پتہ چل گیا اب سوچ یہ پیدا ہوئی کیا ایسی ہی کامیابی تازہ کوشش میں حاصل ہونی ممکن ہے ؟

اس رات وہ بڑی دیر تک اس سوال پر غور کرتا رہا آخر دوسرے دن مقامی پولیس کے دفتر میں جا کر اس نے سپرنٹنڈنٹ سٹون سے درخواست کی کہ "مجھے ہینڈل کے دریا میں پھینکے جانے کا شبہ ہے اور میرا اندازہ کہتا ہے کہ یہ چیز کوٹھی کے دروازہ کے عین سامنے وسط دریا میں کسی مقام پر پڑی ہو گی آپ اس کو نکلوانے کا انتظام کر دیں"

مسٹر سٹون نے اس خیال کی مزاحمت تو نہ کی لیکن وہ سوچ میں پڑ گیا اور اس کے لبوں کہنے لگا "کیا جال ڈلوانے کا ارادہ ہے ؟"

فریخ نے اس طریقہ کو ناپسند کیا اور کہا کہ "اگر جال ڈالا گیا تو ممکن ہے یہ چھوٹی سی چیز اور زیادہ کیچڑ میں دب جائے پھر اس کا دستیاب ہونا ہی ناممکن ہے کیوں نہ آپ کسی غوطہ خور کا انتظام کر دیں ؟"

سٹون کو اخراجات کی بچت کے پہلو سے یہ طریقہ ناپسند تھا لیکن فریخ کے زور دینے سے وہ آخر کار رضامند ہو گیا چنانچہ لورپول سے ایک ماہر غوطہ خور کی خدمات حاصل کی گئیں اور اسے وہ خاص قسم کا سوٹ پہنا کر جو غوطہ لگانے والوں کو کام دیتا ہے ایک کشتی پر سوار کر کے اس مقام تک لے گئے جہاں ہینڈل پھینکے جانے کا شبہ تھا۔ بہت سے لوگ تماشہ دیکھنے دریا کے کنارے جمع ہو گئے تھے انہی

کے وسط میں کھڑا فریڈ دھڑکتے ہوئے دل سے اپنے تجربہ کے نتیجہ کا سخت بے چینی سے انتظار کرنے لگا۔

دفعتاً اس کو غوطہ خور کا ایک ہاتھ سطح آب سے اوپر اٹھتا نظر آیا اس مقام پر دریا کی گہرائی بہت کم یعنی سات فٹ کے قریب تھی فریڈ کنارے پر کھڑا ہُوا یہ تو معلوم نہ کرسکا کہ اس کے ہاتھ میں کیا ہے تاہم اتنا ضرور اس نے جانا کہ دروازہ کا ہینڈل نہیں۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد جب وہ چیز اس کو پہنچائی گئی تو اس کے منہ سے اطمینان کا گہرا سانس نکلا کیونکہ اگرچہ یہ چیز وہ نہ تھی جس کو وہ تلاش کر رہا تھا تاہم اس کی بدولت اس کے دل کو یقین کامل ہو گیا کہ وہ صحیح سراغ پر چل رہا ہے۔

وہ چیز تھی ایک چھوٹا سا پیچ کس۔ اتنا چھوٹا جس سے کسی دروازہ کے ہینڈل کے وسطی پیچ کو کسا جا سکتا ہے اور اس کے ساتھ ایک چھوٹی سی برقی ٹارچ لگی ہوئی تھی جس سے اس پیچ کس سے کام لیتے وقت روشنی حاصل کی جا سکے۔ اس پنسل سے مشابہ ایک چیز جسکو مصنف یا موجد اس خیال سے اپنے پاس رکھا کرتے ہیں کہ اگر رات کے اندھیرے میں ایکایک کوئی خیال دل میں پیدا ہو تو اس کو فوراً تحریر کرسکیں۔

اس کے بعد آدھا گھنٹہ اور گذر گیا اور اب کی مرتبہ غوطہ خور باہر نکلا تو اس کی حالت ظاہر کرتی تھی کہ جس چیز کی تلاش تھی آخر کار مل گئی کیونکہ اس کے بعد اس نے پھر غوطہ لگانے کی ضرورت نہ سمجھی۔

فریڈ نے دیکھا یہ براؤن رنگ کے بیک لائٹ مسالہ کا بنا ہُوا دروازہ میں لگانے کا ہینڈل تھا!

لیکن مسرت کی اس پہلی تیز لہر میں جو اس چیز کو دیکھ کر اس کے سینے

میں پیدا ہوئی اس نے اس احتیاط کو جس کا وہ ہمیشہ خوگر رہا تھا بالکل نظر انداز نہ کیا چونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ ایک خطرناک چیز ہے اور نہ جانے ذراسی بے احتیاطی اس کو ہاتھ میں پکڑنے سے کیا نتیجہ پیدا کرے اس لئے اس نے اسکو بڑی احتیاط کے ساتھ اپنے پاس رکھا اور بعد ازاں اسے لے کر سیدھا پروفیسر بلیبنی ہیٹن کے مکان پر گیا۔

"اوہو۔ آپ پھر تشریف لے آئے" پروفیسر نے اسے دیکھ کر کہا "لیکن یہ کیا چیز ہے جسے آپ لئے پھرتے ہیں؟"

"یہی سوال میں آپ سے پوچھنے آیا ہوں" فرینج نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"معلوم ہوتا ہے آپ کو اس چیز کے پانے سے بے حد خوشی ہوئی ہے" بلیبنی ہیٹن نے اس چیز کی طرف۔ جسے فرینج نے اس کی میز پر لاکر رکھ دیا تھا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا

لیکن فرینج نے فوراً یہ کہہ کر روکا "دیکھئے بڑی خطرناک چیز ہے ذرا اس کی طرف سے محتاط رہئیے گا"

پروفیسر نے گھبرا کر اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا اور کہا "واقعی" پھر اپنی جگہ سے اٹھ کر لوہے کی بنی ہوئی ایک چیز جس سے اس کو اٹھایا جاسکتا تھا نکالی۔

اس کے ذریعہ سے ہینڈل کو پکڑ کر بغور دیکھتے ہوئے اس نے کہا "میں سمجھا۔ اس میں نصف انچ کے فاصلہ پر دو سوئیاں لگی ہوئی صاف نظر آتی ہیں گو خدا کو بہتر معلوم ہے کہ ان کے لگانے میں کیا طریقہ برتا گیا ہے"

"مگر یہ تو فرمایئے" فریخ نے دفعتاً کہا "آپ کیا اس چیز کو کھول کر اس کے اندرونی اجزا کے متعلق رائے ظاہر کر سکتے ہیں؟"

"افسوس نہیں۔ یہ کام میرے دائرہ سے باہر ہے" پروفیسر نے جواب دیا "بالفرض میں نے اسے کھولنے کی کوشش کی تو ممکن ہے ٹوٹ جائے"

"تو پھر کیا میں اس کو سکاٹ لینڈ یارڈ والوں کے پاس نہ بھیج دوں؟" فریخ نے پوچھا

بلیینی ہیٹن سوچ میں پڑ گیا پھر کہنے لگا "ٹھہریئے میرے ایک دوست میجر میک مقامی قلعہ نشین فوج کے افسر ہیں مجھ کو معلوم ہے کہ وہ خطرناک قسم کے بم کھولنے کی اچھی مشق رکھتے ہیں وہ اس کام کو بہتر کر سکیں گے"

میجر میک کی بھیجی ہوئی رپورٹ بالکل ویسی ہی نکلی جیسی فریخ کے خیال میں ہونی چاہئے تھی۔ معلوم ہوا ہینڈل کے نیچے کچھ اس قسم کی پیچدار کل لگا دی گئی ہے کہ جس وقت کوئی شخص دروازہ بند کرتے یا کھولتے ہوئے ہینڈل کو پکڑے تو جو زہر اس کے اندر بھرا جا چکا تھا سوئیوں کے ذریعہ سے باہر نکل آئے اور جیسے ہی سوئیوں کی نوک پکڑنے والے کے ہاتھ میں چبھے زہر فوراً زخم میں داخل ہو جائے۔ میک نے اس کا ایک پتلی خاکہ بنا کر بھی دکھایا اور فریخ یہ جان کر محو حیرت ہو گیا کہ کتنی عیاری سے یہ سامان تیار کیا گیا تھا

"اتنی مکمل تیاری کے بعد مجرم کا کامیاب ہونا یقینی تھا" فریخ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا میں پوچھ سکتا ہوں مجرم کون تھا؟" بلیینی ہیٹن نے

دریافت کیا

مگر فرنخ بھی ایک کارآزمودہ افسر تھا جو اس طرح کے راز ظاہر کرنے پر آسانی سے آمادہ نہ ہو سکتا تھا مسکراتے ہوئے کہنے لگا "میں آپ لوگوں سے معافی کا خواستگار ہوں لیکن بہر صورت یہ ایک ایسا راز ہے جسے میں سرکاری خدمتگذاری کے سلسلہ میں ظاہر نہیں کر سکتا۔ بہر حال میں آپ لوگوں کی امداد کا تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ اب مجھ کو یقین ہے کہ مجرم کے برخلاف یقینی طور پر جرم ثابت کیا جا سکے گا"

"خیر جانے دیجئے" میک نے کسی قدر خشک لہجہ میں کہا "تاہم یہ فرمایئے کیا زخم ہاتھ کی پہلی اور دوسری انگلیوں کی جڑوں کے قریب تھے؟"

"بالکل ٹھیک۔ وہیں تھے۔ آپ کے اس بیان نے میرے خیال کو اور بھی پختہ کر دیا ہے۔ لیکن ایک بات باقی رہی ہے اگر آپ اس کے سلسلہ میں بھی کچھ مدد دے سکیں تو داخل عنایت ہوگا"

اتنا کہہ کر اس نے بیک لائٹ مصالحے کا وہی ذرا سا ٹکڑا جسے وہ کیپر کی دکشاپ سے اٹھا لایا تھا نکال کر سامنے رکھا

"اوہو" میک نے اس کو لے کر بغور دیکھتے ہوئے کہا "یہ تو اسی ہینڈل کا ٹکڑا ہے جسے پیشتر آپ نے دکھایا تھا۔ وہی رنگت۔ اتنی ہی موٹائی اور اگر ہینڈل کے پاس رکھ کر دیکھا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ ہینڈل کو مشین کے ذریعہ درست کرتے ہوئے اس کو چھیلا گیا ہے"۔

لیکن کیپر کے جرم کی رہی سہی تصدیق ہو گئی اب فرنخ کو کامل یقین تھا کہ جو ثبوت اس نے حاصل کیے ہیں ان کی بنا پر عدالت قانون میں

مجرم کو لازمی طور پر سزا دلائی جا سکتی ہے۔

اب صرف ایک سوال غور طلب باقی تھا یعنی کیپر نے وہ سانپ کہاں سے حاصل کیا جس کا زہر نکال کر اس نے ہینڈل کے ذریعہ سے استعمال کیا تھا۔ لیکن فریج نے سوچا اس معاملہ کو سردست معرض التوا میں رکھا جا سکتا ہے بڑی ضرورت کسی نہ کسی طریقہ پر مجرم کو گرفتار کر کے حوالات میں رکھنے کی تھی اس کا خیال یقیناً ہر وقت معاملات کی رفتار پر لگا رہتا ہوگا اس لئے جس وقت یہ خبر اس کے کانوں تک پہنچی کہ غوطہ خور دریا میں داخل ہوا ہے تو ضرور سمجھ جائے گا کہ پولیس آخر کار صحیح راہ پر چلنے لگی ہے۔ چوکنا ہونے کے بعد وہ یا تو کسی غیر ملک کو فرار ہونے کی کوشش کرے گا جس کے بعد اُسے واپس لانا صریحاً دقت طلب ہوگا یا ممکن ہے خودکشی کر لے اور اس طرح قانون کی گرفت سے بچ جائے۔

اس طرح کے خیالات دل میں لئے فریج کوتوالی پہنچا اور ریجکن اور شون دونوں سے مل کر اپنے خیالات دلی کا اظہار کیا دونوں اس کے بیان سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے مجرم کی گرفتاری کا عمل فوری سمجھ کر اس بارہ میں کارروائی شروع کرنے کی اہمیت کو تسلیم کیا۔

جب کافی دیر تک اس بارہ میں گفت و شنید ہو چکی تو شون آخر کار کہنے لگا "اب تو رات زیادہ جا چکی ہے اس لئے کچھ نہیں کیا جا سکتا البتہ کل میں ضرور اس کا وارنٹ گرفتاری حاصل کر دوں گا جس کے بعد آپ ریجکن کو ساتھ لے جا کر اسے زیر حراست کر سکتے ہیں"

دوسرے دن گرفتاری کا وارنٹ دوپہر تک حاصل ہو گیا تھا لیکن گرفتاری کا عمل پھر بھی رات تک ملتوی رکھا گیا چنانچہ اس رات نو بجے

کے قریب پولیس کی ایک کار برمنگھم سے برسہم روانہ ہوئی۔ اگلی سیٹ پر ڈرائیور کے پہلو میں فریڈرخ بیٹھا اور پچھلی سیٹوں پر انسپکٹر رینکن اور ایک مددگار سارجنٹ

لیکن موٹر کشادہ تھی اور پچھلی سیٹوں پر ایک تیسرے آدمی کے لئے کافی گنجائش نظر آتی تھی!

باب ۸

ڈر کی پہلی جھلک

اِدھر جارج سرج کا حال سنئے۔ جس وقت انسپکٹر فریڈرخ کیپر کے برخلاف زبردست تیاریاں عمل میں لا رہا تھا بدنصیب جارج اپنی پریشانیوں کے سمندر میں غرق تھا بارہا اس کے دل کو یہ سوچ کر گہرا اضطراب ہوتا کہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ سکون یا اطمینان حاصل ہونے کی بجائے دہشت اور پریشانیاں نت نئی پیدا ہوتی اور بڑھتی جاتی ہیں۔ اس نے اپنے لئے جو پاپ کی گٹھڑی تیار کی تھی اس کا بوجھ رفتہ رفتہ زیادہ ہی ہوتا جاتا تھا۔

اب اس کو ہر لحظہ۔ ہر گھڑی غایت درجے محتاط رہنا پڑتا تھا۔ کیونکہ سوچتا تھا اگر اس کے منہ سے کسی وقت بے خبری میں ایک بھی لفظ ایسا نکل گیا جو کہنا واجب نہ تھا تو ضرور اس کے سر پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑے گا۔ سوچنے والے سوچیں گے کہ اس کا حال اس کو کیونکر معلوم ہُوا اور اگر اس کی بے احتیاطی سے پہلا قدم غلط اٹھ

گیا تو پھر مستقبل کا خدا حافظ! -

'آدمی کے غم کا بوجھ اس حالت میں کم ہو جاتا ہے جب کوئی اس غم کا شریک ہو لیکن یہاں ایسا کون تھا جس سے یہ بدنصیب اپنا حال دل کہہ سکتا؟ ... کوئی نہیں! کوئی فرد واحد ایسا نہ تھا جس کو وہ محرم راز بنا سکتا۔ وہ اپنا راز قفس سینہ میں بند رکھنے پر مجبور تھا اور رفتہ رفتہ اس نے اس کے سینہ میں ایک ناسور کی صورت پیدا کر دی تھی۔ عام حالات میں بیوی اس کے رنج و راحت کی شریک سمجھی جا سکتی تھی لیکن دونوں میں مدت سے جو بگاڑ چلا آتا تھا اس کے بعد ناممکن تھا کہ وہ اس سے کسی طرح کی ہمدردی کرتی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر اس کو معاملہ کی اصلیت معلوم ہو جاتی تو وہ اس سے ... یعنی اپنے شوہر سے اس سے بھی زیادہ نفرت کرنے لگتی جتنی اب تک کرتی رہی تھی۔ رہ گئے دوست تو وہ سب دسترخوان کی کھیاں ہیں۔ مصیبت کے وقت کوئی کسی کا یار نہیں بنتا ان سے کسی امداد یا ہمدردی کی توقع ہی بے سود تھی۔

لے دے کر ایک نینسی باقی رہ گئی لیکن اس کے منہ سے نکلے ہوئے اس فقرہ کو یاد کیجئے جس میں اس نے کہا تھا کہ اسے اس آدمی کو پھانسی پاتے دیکھ کر خوشی حاصل ہوگی جس نے ناکردہ گناہ بہ نابالی کی جان لی۔ وہ اس سے بھی کیا امید رکھ سکتا تھا؟ وہ تڑپتا تھا اس سے ملنے کے لئے - اس کی پیاری آواز سننے کے لئے - اس کے روبرو حال دل کہنے کے لئے۔ لیکن اس کا موقعہ کہاں تھا؟ پھر اس کے علاوہ یہ ڈر ہر وقت لگا تھا کہ اگر دونوں کے تعلق کی خبر لوگوں کو ہوگئی تو نہ جانے وہ

اس سے کیا نتیجہ نکالیں۔

ایک اور پریشانی اس کے جی کو اس وجہ سے لاحق تھی کہ ہجوم افکار کی وجہ سے اب وہ سرکاری کاموں پر بھی توجہ نہ دے سکتا تھا۔ وہ مصروفیتیں جو کسی زمانہ میں اس کے لئے باعث دلچسپی تھیں اب بار معلوم ہونے لگیں جس کام کو ہاتھ میں لیتا اسی سے طبیعت اچاٹ ہو جاتی خیالات کی رو کہیں سے کہیں پہنچنے لگتی اور وہ اپنی فکروں میں اتنا کھو جاتا کہ بارہا اس کے دفتر کی صدر محرر عورت مس ہیپ ورتھ متعجبانہ اس کی طرف دیکھنے لگتی...

علاوہ بریں رفتہ رفتہ اس کو بسیار نوشی کی عادت ہوتی جاتی تھی ہرچند جانتا تھا کہ آب آتشیں کا اثر بے حد مضرت بخش ہے پھر بھی غم غلط کرنے کو پینے پر مجبور تھا۔ پھر پی کر یہ دوسرا فکر دامنگیر ہوتا کہ اگر زیادہ پی کر کوئی لفظ نادانستہ منہ سے نکل گیا تو جانے کیا خرابی پیدا ہو۔

اس کے اعصاب کمزور اور مزاج بے حد چڑچڑا ہو گیا کئی دفعہ اوروں کو دیکھ کر ان کی بے فکری پر رشک کھاتا اور چاہتا وہ بھی ان کی طرح ہنس کھیل کر زندگی گذار سکے جیسے کسی زمانہ میں گذارا کرتا تھا لیکن اب اس کی حالت میں کچھ ایسی تبدیلی واقع ہو چکی تھی کہ سعی عظیم کے باوجود کوئی صورت اصلاح پیدا نہ ہو سکتی تھی۔

آخر ایک روز ایک واقعہ پیش آیا جس نے اس کو اور بھی زیادہ دہشت زدہ کر دیا۔ وہ دو دن کے لئے کسی کام سے لندن گیا تھا واپسی پر وقت گذار لے کے خیال سے کلب چلا گیا گو جی وہاں بھی

نہ لگا اور وہ وقت سے پہلے ہی رخصت ہونے کے لئے اٹھ کر باہر نکل آیا۔ مگر اتفاق ایسا پیش آیا کہ برآمدہ میں ڈاکٹر مارسے ملاقات ہو گئی دونوں میں باتیں ہونے لگیں مار نے صلاح دی آؤ سیر کرتے چلیں گے رستہ میں باتیں بھی ہوتی رہیں گی۔

جارج آمادہ ہو گیا لیکن پہلا ہی سوال جو ڈاکٹر مار نے اس سے پوچھا اس کے حواس کو پراگندہ کرنے والا تھا "کیا آپ کی ملاقات انسپکٹر فرنچ سے ہوئی ہے ؟" اس نے پوچھا

"میں دو دن کے لئے لندن گیا تھا" جارج نے رکتے ہوئے جواب دیا "اس لئے میری کسی سے ملاقات نہیں ہوسکی تاہم یہ فرمائیے انسپکٹر فرنچ کون ہے ؟"

"اوہو۔ کیا آپ نے سکاٹ لینڈ یارڈ کے چیف انسپکٹر فرنچ کا نام نہیں سنا ؟"

"نہیں تو" جارج نے سہمی ہوئی آواز سے جواب دیا "آخر ہوا کیا ہے اور یہ آدمی انسپکٹر فرنچ کس مطلب سے یہاں آیا ہے ؟"

مار نے چلتے چلتے کھڑے ہو کر حیرت آمیز نظروں سے جارج کی طرف دیکھا پھر کہا "کتنی عجیب بات ہے کہ اب تک آپ کو اتنا بھی معلوم نہیں ہوا پروفیسر میرتابی کی پراسرار موت کے سوال کے متعلق پھر سے تحقیقات شروع ہوئی ہے مقامی پولیس کے سپرنٹنڈنٹ ٹوون نے سکاٹ لینڈ یارڈ والوں سے مدد کے لئے آدمی مانگا تھا۔ انہوں نے انسپکٹر فرنچ کو بھیج دیا"

جارج کو اپنا خون رگوں میں سرد ہوتا معلوم ہونے لگا۔ اتنی

دہشت اس پر طاری ہوئی کہ تھوڑی دیر کے لئے ایک لفظ تک منہ سے نہ کہہ سکا آخر بڑی مشکل سے ضبط کرکے رکتے رکتے بولا "ڈاکٹر صاحب یہ معما کیا ہے؟ کیا پولیس اپنی پہلی تحقیقات سے مطمئن نہ تھی؟ ... اس کے علاوہ میرا اس معاملہ سے کیا واسطہ؟"

"آپ کا واسطہ اسی قدر ہے" ڈاکٹر نے جواب میں کہا "کہ چڑیا گھر کے سانپ جن حالات میں رکھے جاتے تھے ان کے متعلق آپ ہی بہتر واقفیت مہیا کر سکتے ہیں پولیس کا خیال ہے کہ اگر اتنا معلوم ہو جائے سانپ چرانے والا کون تھا تو پھر سارا عقدہ آسانی سے حل ہو سکتا ہے"۔

جارج نے اطمینان کا گہرا سانس لیا شکر ہے اس وقت تک مارے کے دل میں کسی طرح کا شبہ اس کے برخلاف پیدا نہ ہوا تھا لیکن پھر بھی جو اطلاع اس کے کانوں تک پہنچی بے حد پریشان کرنے والی تھی کیونکہ اسے ڈر تھا اگر سکاٹ لینڈ یارڈ کا یہ افسر فریج اس سوال پر پوری توجہ دینے لگا کہ سانپ کس نے چرایا تھا تو لازمی طور پر اس کی اپنی ذات پر ہی شک کیا جائے گا۔

لیکن پھر اس نے یہ کہہ کر جی کو حوصلہ دیا کہ میں ناحق سہما جاتا ہوں۔ وہ کچھ بھی تو دریافت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں نے کوئی خفیف سا سراغ بھی ایسا نہیں چھوڑا جسکی بنا پر اسے کوئی بات میرے برخلاف معلوم ہو۔ کوئی نہ جانتا تھا کہ وہ اس رات اپنے مکان سے باہر نکلا۔ کسی کو معلوم نہ تھا کہ وہ سانپوں کے پنجرہ تک گیا اور نہ یہ بات کہ اس نے کیپر کو سانپ بھیجا تھا ان حالات میں

کیپر کے سر پر خواہ کوئی مصیبت آئے ... یا نہ آئے۔ وہ یعنی جارج ہر طرح محفوظ تھا۔

پس اپنا دل مضبوط کر کے اس نے مارے پر اطمینان لہجہ میں گفتگو جاری رکھی لیکن آخر کار جب زو کے پھاٹک کے قریب پہنچکر دونو جدا ہوئے تو پھر اس کے دل میں یہ خیال دہشت پیدا کرنے لگا کہ سکاٹ لینڈ یارڈ والوں کا اس معاملہ میں دخل انداز ہونا اچھا نہیں ہر چند اس نے اپنے کام کا کوئی سراغ نہ چھوڑا تھا تاہم ممکن تھا کیپر سے کسی قسم کی کوتاہی ہوگئی ہو پس اگر وہ پکڑا گیا تو پھر اس کا بھی خدا حافظ!

اس خیال نے پھر ایک مرتبہ اس کے دماغ میں ہیجان کرنا شروع کر دیا۔

باب - ۹

ڈر کی دوسری جھلک

دو دن کا لمبا عرصہ جارج نے گہرے قلق و اضطراب میں بسر کیا کلب جانا اور ممبروں کو اس معاملہ کا ذکر کرتے سنتا تو خون اس کی رگوں میں سرد پڑنے لگتا اور کلب جائے بغیر یوں نہ رہ سکتا کہ ہر وقت اس کا خیال اس معاملہ کی طرف لگا رہتا تھا۔ حالات کی رفتار جاننے کا دوسرا کوئی ذریعہ اس کے سوا نظر بھی نہ آتا تھا۔

آخر دوسری رات واقعات نے انتہائی صورت اختیار کی

وہ شب کا کھانا کھا چکنے کے بعد کمرہ نشست میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ مکان ہی پر رہے یا کلب تک جائے کہ اتنے میں کسی نے دروازہ کی گھنٹی بجائی آدمی کا ضمیر گنہگار ہو تو آنے والے واقعات خود ہی واضح ہونے لگتے ہیں اس سے پہلے کہ نوکرانی کسی کا ملاقاتی کارڈ لے کر آتی وہ جان چکا تھا کہ کون آیا ہے۔

اتنے میں خادمہ اندر آئی اس کی آنکھیں فرط حیرت سے کشادہ تھیں اور وہ سہمی ہوئی آواز سے کہنے لگی "چیف انسپکٹر فرخ اور ان کے ساتھ ایک آدمی اور یہ دونو آپ سے ملاقات کیا چاہتے ہیں"

"اچھا تم انہیں ایک منٹ انتظار کرنے کو کہہ دو میں یہ کاغذ سنبھال کر ابھی بلائے لیتا ہوں" جارج نے جس قدر پر اطمینان لہجہ میں ممکن تھا کہا۔

مگر اپنے دل میں وہ اچھی طرح جان چکا تھا کہ یہ اس کے لئے کڑی آزمائش کا وقت ہے گرتے ہوئے حوصلہ کو استوار کرنے کے لئے شراب سے بہتر کوئی دارو نہ تھا ہر چند جانتا تھا کہ شراب کی بو اگر اس کے منہ سے آئے گی تو فرخ کو ضرور شک ہوگا لیکن اس کے بغیر چارہ کار بھی نہ تھا خیر اس نے جلدی سے آدھا گلاس شراب کا پر کرکے اس میں تھوڑا پانی ڈالا اور پی گیا پھر تھوڑی سی مقدار شراب کی اور اس میں ڈالی اور زیادہ پانی آمیز کرکے گلاس سامنے رکھ لیا کچھ کتابیں اور حساب کے کاغذ میز پر پھیلا لئے اتنا کرکے اس نے دروازہ کھولا اور ڈیوڑھی کی طرف نظر ڈالی ایک فربہ اندام نیلی آنکھوں والا آدمی جس نے سادہ کپڑے پہنے ہوئے تھے سلام کرکے آگے بڑھا اس کے پس

پشت ایک سادہ پوش آدمی اور تھا جو صریحاً اس کا نائب تھا۔

"تسلیمات" جارج نے خوشگوار لہجہ میں کہا "آئیے آئیے۔ یوں تشریف لائیے آپ کو سردی میں بڑی زحمت ہوئی..."

اس نے دو کرسیاں ان دونوں کے لیے آتشدان کے قریب کھینچ لیں فرخ شکریہ ادا کر کے بیٹھ گیا پھر میز پر پھیلے ہوئے کاغذات کو دیکھ کر کہنے لگا "معاف کیجئے آپ کے کام میں ہرج کرتا ہوں لیکن ایک بڑا ضروری معاملہ تھا..."

جارج اس خیال سے بہت خوش ہوا کہ ان تیاریوں کو دیکھ کر ان لوگوں کے دلوں میں تاخیر کے متعلق کوئی شبہ پیدا نہیں ہوا مسکراتے ہوئے کہنے لگا "آپ اس کا ذکر نہ کریں میں یہ کام پھر بھی کر سکتا ہوں" پھر اٹھ کر الماری سے دو گلاس نکال لایا اور پر تپاک لہجہ میں کہنے لگا "کچھ پیجیے گا..."

فرخ نے صورت انکار سر ہلایا اور پر اخلاق لہجہ میں کہنے لگا "شکریہ یہ عرض کرتا ہوں لیکن ہم لوگ ڈیوٹی پر ہوں تو نہ شراب پیتے ہیں اور نہ تمباکو نوش کرتے ہیں"

جارج اپنی جگہ پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا "امید ہے آپ کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا کہ میں اپنا گلاس ختم کر لوں؟"

"شوق سے ایسا کیجئے" فرخ نے اس کے جواب میں کہا "میں پروفیسر برنابی کی موت کے بارہ میں تحقیقات کر رہا ہوں اس کے متعلق کچھ باتیں آپ سے دریافت کیا چاہتا تھا"

"جی بے شک میں نے سنا تھا کہ یہ معاملہ اب آپ لوگوں کے ہاتھوں

میں ہے" جارج نے شراب کے دو گلاسوں کے زیر اثر پر اطمینان لہجہ میں کہا" تاہم میرا خیال یہ تھا کہ اس تحقیقات کے بعد جو مقامی پولیس نے کی تھی اور جس کے سلسلہ میں کارونر کی جیوری نے کھلا فتوائے صادر کیا تھا یہ معاملہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے"

"تو کیا سچ مچ آپ کا خیال ہے پروفیسر برنابی کی موت کسی اتفاقی حادثہ کا نتیجہ تھی؟" فرانج نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

"جی بیشک یہی میرا خیال تھا گو ممکن ہے مجھ کو غلط فہمی ہوئی ہو" جارج نے گول لفظوں میں کہا" یاد ہوگا کسی زمانہ میں مسٹر برنابی ہمارے چڑیا گھر سے سانپوں کا زہر حاصل کر کے تجربات کیا کرتے تھے لیکن جب سے ان کی صحت خراب ہوئی مجھ کو نامناسب نظر آیا کہ وہ ایسے خطرناک حشرات الارض سے کوئی تعلق رکھیں چنانچہ میں نے ہی زور دیکر اس اجازت کو جو بورڈ کی طرف سے ان کو حاصل تھی منسوخ کرایا تھا"

"یہ بات میرے سننے میں بھی آچکی ہے گو میں تفصیل سے واقف نہیں ہوں - اس کے علاوہ میں یہ بھی جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کے ہاں سانپ کن حالات میں رکھے جاتے ہیں"

جارج نے اطمینان کا سانس لیا اس وقت تک کوئی بات ایسی نہ ہوئی تھی جو اس کے لئے موجب تشویش ہوتی پھر بھی دوراندیشی کی راہ سے وہ ہر ایک سوال کا جواب دینے سے پہلے تھوڑی دیر سوچنے کے بہانے چپ ہو جاتا اس لئے کہ اگر کوئی مشکل سوال پوچھا جائے تو اس وقت جواب کی تاخیر شک انگیز نہ سمجھی جا سکے لیکن جوں جوں گفتگو

کا سلسلہ بڑھا جارج کے دل کو اطمینان مزید ہونے لگا سوالات سیدھے منزل تھے اور فریڈرخ کا سلوک ادب آمیز تیز وہ چونکہ جارج کے ہر ایک جواب سے مطمئن نظر آتا تھا اس لئے یہ دیکھنا کچھ دشوار نہ تھا کہ وہ ہر پہلو سے مطمئن ہو رہا ہے۔

تاہم ایک بات جارج نے ضرور دیکھی، یعنی یہ کہ انسپکٹر فریڈرخ کے سوالات کا دائرہ نہایت وسیع وہمہ گیر تھا وہ باری باری ہر ایک سوال کو لیتا اور اس کے سارے پہلو ختم کرنے کے بعد ہی دوسرے کی طرف قدم بڑھاتا تھا اگر جارج کی طرف سے چڑیا گھر کے انتظام میں کسی طرح کی غفلت ہوئی ہوتی تو فریڈرخ کے پوچھے ہوئے سوالات سے فوراً ظاہر ہو جاتا۔ لیکن خوش قسمتی سے اس نے اپنے فرائض کو ہمیشہ خوش اسلوبی سے پورا کیا تھا۔ اس پر کسی پہلو سے اعتراض وارد نہ ہو سکتا تھا۔

مگر ایک بات اس کے لئے موجب پریشانی ہونے لگی یعنی وسکی کے دو گلاس پینے سے گو اس کو فوراً کوئی خاص اثر معلوم نہ ہوا لیکن اب اس کا دماغ چکر میں آنے لگا تھا بہر حال اس نے اپنے آپ کو سنبھالے رکھا ملاقات ہر لحاظ سے تسلی بخش ثابت ہوئی اور کوئی ایک گھنٹہ کے بعد فریڈرخ اپنے ساتھی کو ہمراہ لئے لہٰذا ہر طرح مطمئن رخصت ہو گیا۔

آخری فیصلہ جوان کے چلے جانے کے بعد جارج نے اپنے دل میں کیا یہ تھا کہ انسپکٹر فریڈرخ کو اس کی بیگناہی کا یقین کامل ہو گیا ہے۔

باب - ۱۰

مرنا کھیل نہیں

مگر واقعہ میں یہ کیفیت صرف اس وقت تک رہی جب تک شراب کا اثر غالب تھا - آخر کار جب وہ سونے کے لئے لیٹا تو مراجانہ اثرات طاری ہونے شروع ہوئے اس کا اطمینان دور ہو گیا اور گوناں گوں دہشتوں نے از سرنو زور پکڑا اکئی طرح کے خیالات دل میں پیدا ہونے شروع ہوئے فریج نے اس کی ہر بات بلا اعتراض صحیح تسلیم کر لی تھی لیکن ممکن تھا اس میں بھی پولیس کی کوئی چال ہو اس معاملے کو جو ایک بار طے ہو چکا تھا نئے سرے کھولنا ہی اس بات کی دلیل سمجھا جا سکتا تھا کہ پولیس کے دل میں ضرور جرم قتل کا شبہ جاگزیں ہے اس خیال نے بد نصیب آدمی کو پھر سے افسردہ کر دیا دو دن اور گذر گئے لیکن اس کا رنج و غم کم ہونے کی بجائے بڑھتا ہی چلا گیا بار بار خیال پیدا ہوتا کہ نہ جانے پولیس کیا سراغ ڈھونڈتی پھر رہی ہے کاش ان کی کارروائی کا حال کسی طرح اس کو معلوم ہوتا رہے کون کہہ سکتا ہے وہ لوگ عیاری سے کام لیتے ہوں اس کی گرفتاری - مقدمہ چلانے کی تیاری اور سزا دلانے کی کوشش کر رہے ہوں جس کے بعد ... اُف بھیانک خیال! جس کی طرف دھیان جاتے ہی اس کا بدن پسینہ پسینہ ہو لے لگتا تھا -

رفتہ رفتہ جارج کو محسوس ہونے لگا کہ اس کی حالت ناقابل برداشت ہے - اور اگر کچھ عرصہ یہی صورت حال رہی تو دماغ اس کا مقابلہ نہ کر

سکے گا ممکن ہے بے خبری میں اس کے منہ سے اقبال جرم کے الفاظ نکل جائیں یا اس پر حالت جنون طاری ہو جائے۔ پھر اب کرے تو کیا؟ صرف ایک آخری چارہ نظر آتا تھا یعنی یہ کہ اپنی جان ضائع کر لے!

سوچنے لگا اگر میں خودکشی کر لوں تو یہ ساری مصیبتیں آج ختم ہو جائیں گی اس ایک کڑوی گولی کو نگل لینے کے مقابلے میں یہ آئے دن کی پریشانیاں سراسر ناقابل برداشت تھیں پھر نہ پولیس کا کھٹکا رہے گا نہ اٹھتے بیٹھتے بدنامی کی ہیولانی صورت ملامت آمیز نظروں سے دیکھتی نظر آئے گی... کچھ شک نہیں خودکشی ہی سب سے سہل رستہ تھا۔

اور یہ کام کس آسانی سے سرانجام کیا جا سکتا تھا! بالفرض وہ اپنا ہاتھ سانپوں کے پنجرہ میں ڈال دے تو سب کچھ منٹوں میں ختم ہو جائے گا... یا ٹھہرو کیوں نہ کوکین سے کام لیا جائے؛ اس سے دماغ سن ہو جاتا ہے اور جانکنی کی تکلیف بالکل نہیں ہوتی؛ نہ جینے کی کمی اور نہ مرنے کی قابل عمل نظر آتے تھے ضرورت صرف فیصلہ کر لینے کی تھی۔

اور وہ فیصلہ؟... اس میں دیر بھی کیا تھی؟ زندہ رہتے ہوئے اب اسے کیا لطف یا دلچسپی معاملات دنیا سے باقی رہ گئی تھی۔ خانگی راحت پہلے ہی تباہ ہو چکی تھی ملازمت کا ہاتھ سے جاتے رہنا کل دن کی بات تھی نہ اب اس کو تفریحات سے دلچسپی تھی نہ کھیل سے۔ وہ تھوڑے سے انسو...

رہ گئی نینسی ... تو خدا جانے وہ کس حال میں تھی۔ مگر اس کی اپنی طبیعت اب ہر طرف سے اتنی بیزار ہونے لگی تھی کہ خیال کی رو بہت ہی کم نینسی کی طرف جاتی تھی جانتا تھا اب وہ ہمیشہ کے لئے ہاتھ سے نکل گئی اب اس سے ملنے کی آرزو ہی دل میں نہ تھی اس لئے کہ نہ وہ اس سے کوئی رازِ دل کہہ سکتا نہ اس کی صحبت میں کوئی لطف حاصل کر سکتا تھا پس بہترین طریقہ یہی تھا کہ جان ضائع کر دے اور یہ کام جس قدر جلد کیا جائے اتنا ہی بہتر تھا مثال کے طور پر کل ہی ... آخر اس دنیا میں کون تھا جسے اس کی موت کا رنج ہوگا؟

لوگ کہا کرتے ہیں موت کے بعد ایک زندگی اور ہے جس میں آدمی کو سزا و جزا کے مرحلوں سے گذرنا پڑتا ہے لیکن جارج نے سوچا یہ سب من گھڑت افسانے ہیں سانس کی آمد و رفت ختم ہونے کے ساتھ سب جھگڑے دور ہو جاتے ہیں جب حواس باقی نہ رہے تو دکھ سکھ کا احساس بھی نہ رہا۔ اور لوگ جو یہ کہتے ہیں ہر شخص کو مرنے کے بعد اپنے افعال کی جوابدہی کے لئے خدا کے دربار میں حاضر ہونا پڑتا ہے یہ بھی نرے مذہبی ڈھکوسلے ہیں واقعہ میں خدا کی کوئی ہستی نہیں۔ اگر ہوتی تو کیوں وہ مجھ کو وقت پر خبردار نہ کر دیتا اور جو میں کرنے لگا تھا اس سے کیوں نہ روکتا؟ نہیں یہ سب جھوٹ باتیں ہیں، آدمی کی زندگی کے ساتھ اس کے سب دنیاوی علائق کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور میرے تعلقات تو پہلے ہی ختم ہو چکے ہیں مجھ سے کسی کو ہمدردی نہیں۔ نہ کوئی میرا مونس ہے نہ رفیق۔ بس یہی فیصلہ مبارک ہے کہ اس ہستیِ بے سود کا جلد از جلد خاتمہ کر دیا جائے۔

وہ ارادہ کر کے اٹھا اور جہاں گیس جل رہی تھی اس مقام کے پاس گیا سوچا کتنا سہل کام ہے بس اس آگ پر ڈھکنا رکھ دوں گا اور خود فرش زمین پر لیٹ جاؤں گا کمرہ میں گیس جمع ہونے سے میرا دماغ عرصہ قلیل میں سن ہونے لگے گا غنودگی طاری ہوگی نیند آنے لگے گی اور وہی نیند راحت ابدی کی طرف لے جانے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

اس فیصلہ پر پہنچکر اس نے دروازہ اندر سے بند کر لیا آگ کو ڈھک کر خود فرش زمین پر لیٹ گیا اور منہ پر کپڑا لے لیا پھر زور سے دانت بھینچ کر گیس کھولنے کی ٹونٹی ہلا دی۔ بلا سے دم گھٹنے کا احساس ہوگا یا سر درد ہونے لگے گا۔ یہ عارضی کیفیتیں جھیلی جا سکتی ہیں۔ ان روز روز کی مصیبتوں کا تو خاتمہ ہو جائے گا۔

لیکن مرنے کا ارادہ کرنا گو سہل ہو موت کے منہ میں جانا سہل نہیں ایک یا دو منٹ ہی گذرے تھے کہ جی گھبرانے لگا جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا سوچا میں کتنا بیوقوف ہوں خدا جانے میرے اندیشے بالکل ہی بے بنیاد ثابت ہوں اور زندہ رہنے کی صورت میں کسی خطرہ کا سامنا ہی نہ ہو۔ حالانکہ خودکشی کے بعد ہر شخص کے دل میں یہی خیال پیدا ہوگا کہ ضرور خطاوار تھا اس لئے ڈر کر مر گیا لیکن بہتر یہی ہے زندہ رہ کر حالات کا مقابلہ کیا جائے۔ ان کمزوریوں پر غالب آنا بھی ایک کام ہے۔

اس نے گیس کی ٹونٹی دوبارہ بند کر دی اور جا کر بستر پر لیٹ گیا آخری فیصلہ یہ کیا کہ صبح پھر اس سوال پر غور کیا جائے گا ممکن ہے کوئی بہتر رستہ نظر آ جائے۔

پریشانی اور مصیبت کے چند دن اور اسی طرح گذرے مگر اس کے بعد پھر ایک واقعہ پیش آیا جس نے اس کے اندیشوں کو صد ہا گنا بڑھا دیا۔

وہ کلب گھر میں بیٹھا دوستوں سے بات چیت کر رہا تھا کہ معلوم ہوا پولیس نے ایک غوطہ خور کو دریا میں اتارا تھا اور وہ اس میں سے کوئی ایسی چیز نکال لایا ہے جس سے پولیس والوں کو ایک نیا سراغ ملا ہے۔ اس اطلاع کو پا کر بد نصیب جارج کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔ خدا کو بہتر معلوم تھا کیا نیا سراغ پولیس کے ہاتھ آیا ہے سوچا اس کی خبر ضرور کیپر کے کانوں تک بھی پہنچ چکی ہوگی کیوں نہ اسی سے پوچھ کر دیکھا جائے ...

اس رات اس نے سڑک پر لگے ہوئے ایک ٹیلیفون بوتھ میں داخل ہو کر کیپر سے گفتگو شروع کی کیپر نے شروع میں محتاط لفظوں میں کچھ جوابات دیئے۔ لیکن جب آخر کار جارج نے غوطہ خور کا ذکر کیا تو بولنے والے کا لہجہ بالکل ہی بدل گیا۔ اس کے الفاظ گو مختصر تھے لیکن انہیں سن کر جارج کو ایسا معلوم ہوا کہ زمین اس کے پیروں تلے نکلی جاتی ہے ...

اس طرح کی آواز میں جو ٹیلیفون پر بھی گلوگرفتہ معلوم ہوتی تھی کیپر نے دوسری طرف سے کہا "اگر سچ مچ ان لوگوں نے دریا سے کوئی چیز نکالی ہے تو پھر سمجھ لو کہ آخری منزل قریب آگئی آج کے بعد جس قدر ممکن ہو مجھ سے دور رہنے کی کوشش کرو۔ اور اپنی سلامتی کی راہ سوچو"

حیران و ششدر جارج ٹیڈی ریسیور لٹکا ہاتھ میں لیے کھڑا رہا اس کے بعد یہ معلوم کر کے کہ کنکشن آف کر دیا گیا ہے ریسیور ہاتھ سے رکھا اور بہ قلب پریشان گھر کو روانہ ہوا۔

باب - ۱۱

کیپر کے مکان پر

وہ کار جس کا ذکر پیشتر کیا گیا ہے۔ اور جس میں فرینچ۔ پینگمن اور سائمنڈ کے سوار ہونے کے بعد ایک سیٹ خالی بھی رکھ دی گئی تھی اندھیرے میں فاصلہ طے کرتی بر سیم پہنچی اور سیدھی کوتوالی کے دروازہ پر جا کر ٹھہر گئی۔ یہ لوگ اس وقت دس بجکر کچھ منٹ ہوئے تھے۔ فیصلہ یہ تھا کہ اس جگہ سے سیدھا کیپر کے مکان پر جائیں تین یا چار منٹ راستہ میں لگ جائیں گے تین یا چار اور اس کی گرفتاری میں صرف ہوں گے کیونکہ کیپر کو اس قدر مہلت دینے کا ارادہ تھا کہ وہ اپنا کوٹ اور ہیٹ پہن لے اور نوکرانی کو ضروری ہدایات دے سکے اس کے بعد وہ اسے لیکر چلے آئیں گے واپسی پر ان کا ارادہ موٹر کی رفتار ہلکی رکھنے کا تھا تاکہ راستہ میں کسی طرح کا حادثہ نہ ہو جائے بہر حال ان کا خیال تھا کہ آدھی رات سے پہلے پینگھم کی کوتوالی پہنچ جائیں گے وہاں اس کو جرم سے آگاہ کرنے کے بعد اس کی جامہ تلاشی لی جائے گی اور اس کے بعد حوالات ... غرض یہ قصہ ساڑھے بارہ تک ختم ہو جائے گا۔

قانونی مشکلات سے بچنے کے لئے یہ بات طے کر لی گئی تھی کہ ملزم

کو حراست میں لینے کا عمل رینکن ہی کی طرف سے ہو جو مقامی پولیس سے تعلق رکھتا تھا اس بات ملزم کو گرفتار کرنے اور حوالات پہنچانے سے زیادہ اور کوئی کام کرنے کا ارادہ نہ تھا البتہ یہ بات طے کر لی گئی تھی کہ دوسرے دن فرنیخ اور رینکن کیپر ملزم کے مکان پر جا کر اس کے سامان کی تلاشی لیں۔

جس وقت موٹر کوتوالی کے دروازہ تک پہنچی تو رینکن اندر چلا گیا لیکن فرنیخ خیالات کے سمندر میں ڈوبا ہوا وہیں کار کے ایک کونے میں بیٹھا رہا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ وہ طبعاً رحمدل واقع ہوا تھا اور کام کا یہ حصہ یعنی ملزم کی گرفتاری کا اس کو ہمیشہ ناپسند رہا تھا کسی ملزم کا پیچھا کرنا اور اس کی شاطرانہ چالوں کا ایسا جواب سوچنا کہ اس کو آخر کار مغلوب کیا جا سکے یہ ایک جدا بات تھی اس میں دماغ کام کرتا اور طبیعت میں جوش پیدا ہوتا تھا۔ نت نئی دلچسپیاں ہوتی رہتی تھیں۔ کبھی ہار کبھی جیت۔ یہ ایک بڑا لطف انگیز کھیل ثابت ہوتا تھا لیکن جب ساری دوڑ دھوپ ختم ہو جائے اور معاملہ صرف زانیٔات کا باقی رہے تو فرنیخ جیسے بدنصیب ملزم کی آنکھوں میں سہمے ہوئے پرندہ کی جھلک دیکھتا۔ بے حد افسوس ہوتا تھا کام کے اس حصہ سے علیحدہ رہنا ہی پسند کرتا تھا یہ آج کی بات نہ تھی اسکا ہمیشہ سے یہی معمول تھا۔ ملزم کی پریشانی لازمی طور پر اس کے دل میں درد کی کسک پیدا کر دیتی تھی۔

یہ سمجھ کے تھانہ سے انہوں نے ایک سپاہی کو ساتھ لے لیا تھا تاکہ وہ رات بھر کیپر کے مکان کا پہرہ دیتا رہے گا اس کے بعد موٹر چند گلیوں اور بازاروں سے گذر کر کیپر کے مکان کے پاس جا کے کھڑی ہو گئی۔

چھوٹا سا قصبہ پہلی رات ہی غیر آباد نظر آنے لگا تھا۔ دیہات کے اکثر

رہنے والوں کی طرح لوگ سرِ شام ہی پڑ کر سو جاتے تھے چنانچہ وہ محلہ جس میں کیپر کا مکان واقع تھا بالکل ویران نظر آتا تھا۔

دروازہ ایک ادھیڑ عورت نے کھولا جس کی نسبت معلوم ہوا کیپر کے گھر کی مہتمم ہے جب اس نے تین آدمیوں کو دروازہ پر کھڑے دیکھا تو یہ نہ جانتے ہوئے کہ ان کی آمد کس سلسلہ میں ہے یا کتنے دور رس اثرات پیدا کر سکتی ہے بے تپاک لہجہ میں کہنے لگی "صاحبو آپ کیا مسٹر کیپر سے ملاقات کیا چاہتے ہیں؟ وہ اس وقت گھر پر ہی ہیں اور کسی خاص کام میں مشغول بھی نہیں۔ آئیے میں آپ کو ان کے پاس لے چلتی ہوں"

سب آدمی آگے پیچھے ایک لمبی قطار کی صورت میں سیڑھیوں پر چڑھنے لگے رستہ میں ایک موقعہ پر فرخ کو اس طرح کی آواز سنائی دی گویا کسی مقام پر کسی دروازہ کو آہستہ سے کھولا اور بند کیا گیا ہو لیکن جب وہ آخر کار اس کمرہ میں پہنچا جس میں کیپر بیٹھا تھا تو اس نے معلوم کیا وہ آتشدان کے قریب آرام کرسی پر لیٹا ہوا مزے سے لوئی اخبار دیکھ رہا ہے۔ ایک چھوٹی سی میز پر سوڈا ملی وسکی کا ایک نصف گلاس پڑا تھا۔ ان لوگوں کو آتا دیکھ کر اس نے اخبار ہاتھ سے رکھ دیا اور خیر مقدم کے طور پر اپنی جگہ سے اٹھا فرخ نے دیکھا وہ بظاہر مطمئن و پرسکون تھا۔ ایک چہرہ کی زردی کے سوا کسی طرح کی اضطرابی کیفیت اس کے حال میں نظر نہ آتی تھی۔

باب - ۱۴

الوداع

"تسلیمات صاحبان" اس نے رسمی لہجہ میں کہا "تشریف رکھیئے اور فرمایئے میں آپ لوگوں کی کیا خدمت بجا لا سکتا ہوں"

تینوں آدمی اس ترتیب سے داخل ہوئے کہ فرنچ آگے رینکن اس کے پیچھے اور سارجنٹ ان دو لوگوں کے آخر میں تھا فرنچ کے اندر جانے کے بعد رینکن ذرا سی دیر کے لیئے دروازہ کے پاس رکا پھر جب سارجنٹ بھی اندر آ گیا تو اس نے احتیاط سے دروازہ بند کر دیا اور تینوں آدمی ملزم کی طرف بڑھے۔

"مسٹر کیپر" رینکن نے رسمی لہجہ میں کہا "ہم لوگ ایک بڑا ناخوشگوار فرض سرانجام دینے کے لیئے آئے ہیں۔ یہ ہے آپ کی گرفتاری کا وارنٹ جس میں آپ پر الزام لگایا گیا ہے کہ ۲۲ر نومبر گذشتہ کی رات کو آپ نے کیبل شارٹ روڈ پر مینگھم کے رہنے والے پروفیسر مینصبو برنالی کو ہلاک کیا۔ اور میں آپ کو خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ آپ جو کچھ اس موقعہ پر کہیں گے اس کو بعد ازاں آپ کے برخلاف بطور شہادت استعمال کیا جا سکے گا"

ایک منٹ کے عرصہ قلیل کے لیئے کیپر چپ چاپ اور بے حرکت کھڑا رہا اب اس کے چہرہ کی رنگت بالکل سفید تھی اس کے بعد فرنچ کو ایک نہایت مدھم آواز کسی چیز کے دبنے کی پیدا ہوتی سنائی دی اس کے ساتھ ہی اس نے دیکھا کہ بدنصیب

آدمی کے چہرہ پر درد کی تشنج پھر پیدا ہوئی۔

"بہت اچھا" اس کے بعد اس نے پرسکون لہجہ میں کہا "مجھے پہلے ہی آپ لوگوں کا انتظار تھا تاہم میں اس موقعہ پر چند الفاظ کہنا چاہتا ہوں ایک پل کے لئے بیٹھ کر سن لیجئے"

"دیکھو صاحب یہ وقت بیانات لینے کا نہیں" رینکن نے متین لہجہ میں کہا "آپ کو فوراً ہمارے ساتھ چلنا پڑے گا۔ ہاں جو کچھ آپ کو کہنا ہو وہ بعد میں بڑے اطمینان کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ آپ کو اس کے لئے کافی موقعہ دیا جائے گا"

سب آدمی اس وقت تک کھڑے تھے لیکن اب کیپر ضعف جانی کی حالت میں دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا گو پولیس کے تینوں اہلکار پھر بھی اس کو نرغہ میں لئے کھڑے ہی رہے۔ کسی نے اب تک اس پر ہاتھ نہ ڈالا تھا لیکن وہ اس کے لئے ہر طرح تیار تھے کہ اگر ملزم کی طرف سے فرار یا خودکشی کی ذرا بھی کوشش کی جائے تو اس کو فوراً روک دیں۔

کیپر نے بڑا استقلال طریقہ پر اپنے سر کو صورت انکار ہلایا اس کے بعد کہنے لگا "مجھے جو کچھ کہنا ہے کہہ لینے دو اور بیوقوف نہ بنو میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم لوگوں سے چھٹ کر کہیں نہیں جا سکتا اور نہ میں اس قسم کی کوشش کا ارادہ ہی رکھتا ہوں۔ بیٹھ کر جو کچھ مجھے کہنا ہے سنئے اور لکھ لیجئے"

اس موقعہ پر ملزم کا رویہ اتنا پر استقلال تھا کہ رینکن سوچ میں پڑ گیا فرینچ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اس سے تبادلہ خیالات کی کوشش کی لیکن ابھی سے اس کے دل میں ایک بھیانک۔ نیکن غیر

واضح شبہ پیدا ہونا شروع ہو گیا تھا بہر حال اس نے کہا۔
"کس لئے بے فائدہ وقت ضائع کیا جائے۔ اگر یہ شخص کوئی بات کہنا چاہتا ہے تو کہہ لینے دو"
"جیسے آپ کی مرضی" ریکن نے شانوں کو حرکت دیتے ہوئے جواب دیا
کیپر نے سارجنٹ کو اشارہ سے سمجھایا کہ میز کے پاس بیٹھ کر لکھنا شروع کر دو اور اس کے بعد کہنے لگا
"اس وقت جبکہ مجھ میں بولنے کی طاقت ہے میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میں نے ہی اپنے ماموں پروفیسر برنابی کو ہلاک کیا تھا" اس موقعہ پر ریکن نے قطع کلام کرنے کی کوشش کی مگر کیپر نے اس کو سختی سے منع کرتے ہوئے کہا "تمہیں میں جو لکھواتا ہوں لکھو۔ تمہارا اس میں کوئی حرج نہیں۔ مجھ کو روپے کی تنگی تھی پس میں نے سم آلود سوئیوں کے ذریعہ سے اس کے بدن میں زہر داخل کر کے اس کی ہلاکت کا انتظام کیا اس مطلب کے لئے میں نے اس کی کوٹھی کے عقبی دروازہ کا ہینڈل تبدیل کیا اور ایک خاص طرح کا ہینڈل جس کو ہاتھ لگانے سے سوئیاں ہتھیلی میں چبھ جائیں اس کی جگہ لگا دیا میں عرصہ دراز سے اس کی ہلاکت کی فکر کر رہا تھا۔ اس مطلب کے لئے میں نے چڑیا گھر کی کنجیوں کی نقل تیار کرائی پھر ان سے کام لے کر سانپ نکالا اور..."
وہ کہتا کہتا رک گیا اور اس کے چہرہ پر پھر ایک بار درد شدید کی لہر پھرتی دکھائی دی تھوڑی دیر وہ بے بسی کے عالم میں چپ چاپ دیکھتا رہا اس کے بعد بڑی کوشش کر کے پھر کہنے لگا

"میں نے سانپ کی کچلیوں سے زہر نکال کر اس کو پانی میں ڈبو یا جس کے بعد ..."

بس اس کے آگے وہ اور کچھ نہ کہہ سکا اس کی آواز رفتہ رفتہ مدھم ہونے لگی تھی حتےٰ اکہ آخری الفاظ اس نے بڑی کوشش سے کہے تھے اب دفعتاً اس کی گردن آگے کو جھک گئی تھوڑی دیر وہ بالکل بے حرکت بیٹھا رہا اس کے بعد وہیں کرسی پر ڈھیر ہوگیا اور یقیناً فرش زمین پر گر پڑتا اگر یہ لوگ سہارا دینے کے لئے پاس موجود نہ ہوتے -

انہوں نے اس کو اٹھا کر ایک صوفے پر لٹا دیا اور جس قدر جلد ممکن تھا فرسٹ ایڈ پہنچانے لگے - ان کے ساتھ جو سپاہی تھا اس نے فون کر کے ایک ڈاکٹر کو بلوایا لیکن عملی طور پر ان کوششوں کا کچھ بھی فائدہ نہ ہوا کیپر رفتہ رفتہ بے ہوش ہوتا گیا - چہرہ کی رنگت لاش کی مانند پیلی پڑ گئی اور جب ڈاکٹر آیا تو اس میں صرف کوئی کوئی سانس باقی تھا -

دیکھتے دیکھتے اس نے وہیں جان دے دی -

باب ۱۳۰

داغ ندامت

فریڈ اور رینکن کے دلوں کی جو حالت اس وقت تھی محتاج بیان نہیں دونو برا سا منہ بنائے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کسی کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا کہے -

آخر کار فریڈ نے مہر سکوت توڑی "صاف دکھائی دیتا ہے" اس

نے کہنا شروع کیا "کسی طریقہ پر اس کو ہمارے آنے کی خبر پہلے سے ہو گئی تھی ... لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کس نے اس کو خبر دی ؟"
رینکن نے مایوسانہ سر ہلایا اور بولا "میری تو عقل کام نہیں کرتی اس معاملہ کی اطلاع ہمارے سوا کسی آدمی کو نہ تھی"

"میرا خیال کہتا ہے کہ جیسے اس نے غوطہ خور کے دریا میں اترنے کی خبر سنی تو جان گیا کہ اب انجام قریب ہے" فرینج نے رائے ظاہر کی پھر پیشانی پر بل ڈال کر بولا "بڑی مشکل درپیش ہوئی اب اس کے متعلق کیا جواب دہی کریں گے"

رینکن کچھ جواب نہ دے سکا اس لئے فرینج خود ہی کہنے لگا "اچھا خیر جو ہوگا دیکھا جائے گا" اور اس کے بعد دفعتاً ڈاکٹر کی طرف مڑ کر اس نے پوچھا "کیا آپ بتا سکتے ہیں اس آدمی کی موت کن اسباب سے واقع ہوئی ہے؟"

جواب کے طور پر ڈاکٹر نے کیپر کے بائیں ہاتھ کی بند مٹھی کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگا "اور تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی لیکن میں دیکھ رہا ہوں اس کا یہ ہاتھ سوجا ہوا اور مٹھی اتنے زور سے بند ہے کہ اس کو آسانی سے کھولا نہیں جا سکتا"

"تو پھر زور لگا کر کھولئے معلوم تو ہو معاملہ کیا ہے" فرینج نے ترش لہجہ میں کہا

ڈاکٹر نے لاش پر جھک کر بندھی ہوئی انگلیوں کو بدقت ڈھیلا کیا اور اس وقت ایک گول سی چیز کسی چھوٹے انڈے سے مشابہ ہاتھ سے نکل کر زمین پر آرہی !

"دیکھو اسے چھونا مت" فرینج نے ڈاکٹر کو اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے

دیکھ کر جلدی سے روکا "یہ بے حد خطرناک چیز ہے"!

بعد ازاں اس نے خود کسی آلہ کی مدد سے اس کو اٹھایا اور دیکھا۔ ویسی ہی کیل اس کے اندر بھی موجود تھی جیسی اس نے دروازہ کے ہینڈل میں دیکھی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کیپر نے یہ چیز وقت ضرورت کے لئے پہلے سے تیار کر کے رکھ چھوڑی تھی جب اس کو معلوم ہوا کہ وہ خود کو دریا میں اتار گیا ہے تو اس نے جان لیا کہ اب پولیس ضرور اس کا کھوج لگا لے گی بعد ازاں جب اس نے دروازہ کی گھنٹی بجنے کی آواز سنی تو جلدی سے اٹھ کر اس چیز کو الماری سے نکالا اور بائیں ہاتھ میں لے لیا سوچا ہوگا کسی کو اس کی موجودگی کا گمان ہی نہیں ہو سکتا اگر ملاقات بے ضرر ثابت ہوئی اور کوئی خاص واقعہ پیش نہ آیا تو اس کو جیب میں ڈال لوں گا لیکن اگر دیکھا کہ میرے فرار کے سب دروازے بند ہیں تو پھر مٹھی کو زور سے کسنے کے ساتھ ہی اس کا زہر کام کر جائے گا۔ پولیس اس کے بدلے صرف اس کی لاش پر قبضہ کر سکے گی۔

بہرحال اس واقعہ سے فرنچ کے دل کو بے حد پریشانی ہوئی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ رینکن کے مقابلہ میں وہ بہت زیادہ دل گرفتہ اور ملول تھا کیونکہ دونوں میں بڑا افسر وہی تھا اور گو ملزم کو زیر حراست کرنے کا فرض برائے نام رینکن کے ذمہ ڈالا گیا تھا تو بھی ہر طرح کی جواب دہی افسر اعلیٰ کی حیثیت میں اسی کے سر تھی اب اس واقعہ کی بدولت کتنا بھاری صدمہ اس کے اپنے وقار اور سکاٹ لینڈ یارڈ کی شہرت کو پہنچے گا کوئی یہ نہ دیکھے گا کہ اس نے ایک پُر پیچ الجھن کو کس سعیٔ عظیم سے صاف کیا یا کس محنت اور کاوش سے مردِ گنہگار کا پتہ لگایا! سب آدمی یہی کہتے تھے

جائیں گے کہ اس نے مجرم کو عین وقت پر ہاتھ سے نکل جانے کا موقع دیا۔ سخت بدنامی ہوگی جس کا داغ مدت دراز تک نہ دھل سکے گا۔

"خیر اب ہاتھ ملنا بے سود ہے" اس نے آخر کار رینکن کو مخاطب کر کے کہا "کوتوالی خبر بھیج کر ان سے کہہ دو کہ اپنا ڈاکٹر لے آئیں تا کہ وہ بھی دیکھ لے"

وہ کیپر والی آرام کرسی پر بیٹھ گیا اور گہری فکروں میں پڑ کر ایک ہاتھ سے اپنے سر کو تھام لیا سوچتا تھا "یہ میری کوششوں کا انجام ہے اب میں سر مارٹیمر ایلیسن کے سامنے کیا منہ لے کر جاؤں گا اور کیونکر ان کو سمجھاؤں گا کہ جو کچھ ہوا میں اس میں بے بس تھا افسوس! افسوس! میں نے جو اپنی تمام عمر جرم و گناہ کی تفتیش میں بسر کر چکا تھا ایک مرد نو آموز سے دھوکا کھایا" جیسا کہ پیشتر اس نے رینکن سے بیان کیا تھا وقت ہی اس داغ ندامت کو اس کی پیشانی سے دھو سکتا تھا

یہ سچ ہے کہ صحیح معنوں میں نہ قصور اس کا تھا اور نہ اس کے ساتھی رینکن کا۔ مجرم نے ایک چیز پہلے سے تیار کر کے رکھی ہوئی تھی۔ غالباً اس زمانہ میں جب اس نے ہینڈل تیار کیا تھا اور اس پہلو سے دیکھا جائے تو اس کی تیاریاں اتنی مکمل تھیں کہ کوئی شخص انتہائی کوشش یا دوراندیشی سے بھی اس کے ارادوں کا مزاحم نہ ہو سکتا تھا بالفرض وہ یعنی فرخ چاہتا بھی تو اسے کیونکر اس مہلک کوشش سے باز رکھ سکتا تھا؟ عمل اتنا سہل تھا کہ جب ایک بار اس نے مٹھی کو زور سے کس لیا پھر کوئی طاقت اس کو بچا نہ سکتی تھی۔

لیکن وہ اپنے دل کو کتنا ہی سمجھائے اس داغ ندامت کی موجودگی

کو نظر انداز نہ کر سکتا تھا جو اس کی پیشانی پر لگ چکا ممکن ہے اس سے باز پرس نہ ہو لیکن اس کی اپنی نظروں میں اس کی ناکامیابی برحق تھی۔

بیٹھے بیٹھے خیال آیا اب آگے کیا کرنا چاہیے؟ کل غالباً لاش پر تحقیقات ہو گی پھر کیپر کے جرم کے ثبوت حلفیہ تحریریں نا سُنے جائیں گے اس طرح تین چار دن لگ جائیں گے اس کے بعد پھر میں سکاٹ لینڈ یارڈ کو واپس چلا جاؤں گا لیکن یہ دل عمر بھر ناکامی کی چوٹ محسوس کرتا رہے گا۔۔۔

باب - ۱۴

یاس و امید

اس موقعہ پر دفعتاً ایک نیا خیال ایکا ایک اس کے دماغ میں پیدا ہوا جس نے اس کی مایوسیوں کو پس پشت ڈال دیا اس کو یاد آیا کہ گو کیپر کا معاملہ ختم ہو گیا لیکن ایک سوال ابھی تک فیصلہ طلب باقی ہے یعنی یہ کہ سانپ کس نے چرایا تھا۔ نہ پروفیسر برنابی نے۔ نہ کیپر نے۔ نہ موقوف شدہ چوکیدار کاتھ رین نے۔ تو پھر یہ کام کس نے کیا؟

"رینکن" اس نے بڑے زور سے آواز دی

انسپکٹر رینکن کمرہ کے دور افتادہ حصہ میں بیٹھا ڈاکٹر کا بیان قلمبند کر رہا تھا وہ عذر کر کے اٹھا اور فرنچ کے پاس آ گیا جو اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک کونے کی طرف لے گیا۔

"کیا یاد ہے کیپر نے آپ سے کہا تھا کہ جس رات سانپ کی چوری ہوئی وہ لندن گیا ہوا تھا؟" فرنچ نے اس سے پوچھا

"جی ہاں اچھی طرح یاد ہے لیکن ..." وہ حیرت آمیز نظروں سے فریج کے منہ کو تکنے لگا

"کیا آپ نے موقعہ پر اس کی موجودگی کی تصدیق کی تھی ؟"

"جی ہاں میں اس وکیل کے ہاں گیا تھا جس کا ذکر اس نے کیا اور اس ہوٹل کے مینیجر سے بھی ملاقات کی تھی جس میں اس نے قیام کیا تھا"

"اور آپ کا اطمینان ہو گیا تھا ؟ ..."

"میرے خیال میں شک کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی تھی"

"آہ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ جو کچھ کیپر نے سانپ چراغے کے بارہ میں کہا غلط تھا" فریج نے بڑھتے ہوئے جوش کے لہجہ میں کہا "اس کے معنے یہ ہوئے کہ ضرور کوئی آدمی اس کا شریک جرم تھا جس کو وہ اس طریقہ پر بچانے کی کوشش کرنا چاہتا تھا۔ لیکن خیر کل ہم اس کے مکان کی تلاشی لے کر دیکھیں گے ممکن ہے اس سے حالات پر زیادہ روشنی پڑ سکے"

یہ معلوم کرنے کے بعد کہ ضرور کیپر کا کوئی ساتھی اور ہے جس کو اب بھی گرفتار کیا جا سکتا ہے فریج کی پریشانیاں بڑی حد تک دور ہونے لگی تھیں اور وہ سوچ رہا تھا کہ اس آدمی کو گرفتار کرنے سے وہ داغ ندامت جو لگ چکا ہے کافی حد تک دھل جائے گا بہرحال اس نے اپنے دل میں فیصلہ کر لیا کہ اب کی مرتبہ انتہائی احتیاط سے کام لیا جائے گا تاکہ ایسا نہ ہو یہ دوسرا شکار بھی ہاتھ آ کے نکل جائے جتنا زیادہ اس نے اس معاملہ پر غور کیا اتنا ہی اس کو یقین ہونے لگا کہ یہ کام ایک آدمی کا نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر اس نے معاملہ کے اس

پہلو پر اب تک زیادہ توجہ نہیں دی تو اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ وہ کیپر کے معاملہ میں حد سے زیادہ منہمک تھا

دوسرے دن کیپر کے سامان کی تلاشی لی گئی تو چند نئی دریافتیں عمل میں آئیں جن میں سے پہلی یہ تھی کہ کیپر، روپے کی سخت تنگی محسوس کر رہا تھا اس کی میز کے ایک خانہ سے حساب کی کتاب نکلی جس سے معلوم ہوا کہ سالہا سال سے وہ سٹاک کا سٹہ کرتا رہا ہے اور فرنچ کو یہ سوچ کر بڑی حیرت ہوئی کہ اس نے غیر معمولی بڑی بڑی رقمیں کہاں سے لے کر اس کام پر لگائیں اتنی آمدنی اس کو وکالت سے نہ ہو سکتی تھی اس لئے صاف ظاہر تھا کہ روپے کی تنگی محسوس کر کے ہی اس کو آمادہ جرم ہونا پڑا تھا۔

ایک اور بنڈل میں بعض ایسے کاغذات نظر آئے جن سے یہ معلوم ہوا کہ یہ شخص کیپر مس لوسی پینٹ لینڈ کا وکیل تھا اور جب اس کو معلوم ہوا کہ یہ عورت مس پینٹ لینڈ کون تھی تو معاملہ اور بھی واضح اور صاف ہو گیا یعنی پیشتر جو شبہ اس کے دل میں اس بارہ میں پیدا ہوا تھا کہ سانپ کسی ایسے ہی آدمی نے چرایا ہوگا جو پیٹ یا گھر سے تعلق رکھتا تھا اس کی اب تصدیق مزید ہوئی بعض چٹھیوں کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ گو مس پینٹ لینڈ کو مرے کافی عرصہ ہو چکا تھا تاہم جو دولت اس نے جارج کے نام چھوڑی تھی اس کے متعلق قانونی کارروائی اب تک شروع نہ کی گئی تھی یہ بات اپنی جگہ پر مشکل انگیز ہو یا نہ ہو لیکن جب فرنچ کو معلوم ہوا کہ متوفی عورت کے سب کفالت نامے کیپر کی تحویل میں تھے تو بات اور بھی زیادہ صاف ہو گئی۔ اس نے سوچا اب

معلوم کرنا چاہیئے کہ وہ کفالت نامے کہاں ہیں۔ تحقیقات پر جانا گیا کہ وہ کسی بنک میں جمع نہیں بلکہ برمنگھم کے ایک سیف ڈیپازٹ والٹ میں رکھے ہوئے ہیں۔ فنریچ اور رینکن دونو کیپر کی کنجیاں لے کر اس سیف ڈیپازٹ والٹ کو دیکھنے گئے تو معلوم ہوا کہ اس میں کاغذ کا ایک پرزہ تک باقی نہیں اور حساب کی کاپی ظاہر کرتی تھی کہ پچھلے دس سال کے عرصہ میں وہ سب کفالت نامے بادقات مختلف فروخت کر دیئے گئے تھے۔

فنریچ کے اندازہ کے مطابق جارج کا مالی نقصان آٹھ ہزار پونڈ کے اوپر نظر آیا جس سے یہ خیال اور زیادہ مضبوطی سے اس کے ذہن نشین ہوگیا کہ اگر کوئی شخص جرم قتل میں کیپر کا ساتھی ہو سکتا ہے تو جارج ہی ہوگا

مگر اب یہ سوچ پیدا ہوئی کہ جارج نے کس طریقہ پر اس کی مدد کی اس بارہ میں سب سے پہلے اس کا خیال اس کی مالی حالت کی طرف گیا۔ رینکن نے پیشتر جو تحقیقات کی تھی اس سے اتنا معلوم ہو چکا تھا کہ جارج کے اخراجات اس کی آمدنی سے بڑھے ہوئے تھے لیکن خرچ کی اس زیادتی کا صحیح راز کیا تھا؟ اس کا حال تحقیق طلب باقی تھا۔ کیہ سٹہ بازی کرنا تھا۔ جارج ممکن ہے جوا کھیلتا یا عورتوں پر روپیہ برباد کرتا یا کوئی اور علت اس کو لگی ہو بہرحال یہ ایسا معاملہ تھا جس میں مزید تحقیقات کی گنجائش تھی مگر اس نے جلدی ہی فیصلہ کر لیا کہ دو باتیں فوری تحقیق چاہتی ہیں ایک یہ کہ جس رات سانپ کی چوری ہوئی جارج کہاں تھا اور کیا کرتا تھا اور دوسری یہ کہ اس کی زندگی کے عام حالات کو بغور دیکھا جائے ممکن ہے ان میں کوئی

خامی نظر آئے۔

دفعتاً اسے کنجیوں کا معاملہ یاد آیا اور اس نے سوچنا شروع کیا کہ ایسے ذمہ دار شخص کے لئے کنجیاں کھو بیٹھنا معمولی بات نہیں اس کے علاوہ جارج نے جو عذرات اس بارہ میں پیش کئے تھے وہ بھی تسلی بخش نہ تھے ضرور ان کنجیوں کے عارضی طور پر قبضہ سے نکل جانے کے معاملہ میں کوئی بھید تھا اور وہ بھید اس کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا کہ جارج کی خواہش یہ جتلانے کی تھی کہ اس عرصہ قلیل میں کہ کنجیاں اس کے قبضہ سے باہر رہیں کسی نے ان کا نقش لے لیا ہوگا۔

اس رات ہوٹل کی طرف جاتے ہوئے فریج نے اپنے دل میں مصمم ارادہ کر لیا کہ نئی دریافتوں کی روشنی میں ان سارے حالات کو جو پیشتر رسکن نے جارج کے بارہ میں تحقیق کئے تھے پھر سے ایک بار دیکھا جائے ممکن ہے اس ذریعہ سے کوئی نئی اور کارآمد بات معلوم ہو۔۔۔

کتاب ختم ہوئی

کتاب ہشتم

پاداشِ عمل

جا ہے عبرت سرائے فانی ہے۔ مورد مرگِ ناگہانی ہے

کل جہاں پر شگوفہ و گل تھے۔ آج دیکھا تو خار بالکل تھے

جس چمن میں تھا بلبلوں کا ہجوم۔ آج اس جا ہے آشیانۂ بوم

بات کل کی ہے نوجواں تھے جو۔ صاحبِ نوبت و نشاں تھے جو

آج خود ہیں نہ ہے مکاں باقی

نام کو بھی نہیں نشاں باقی مرزا شوق

ہو چکیں غالب بلائیں سب تمام۔ ایک مرگِ ناگہانی اور ہے۔ غالب

باب - ۱

حالات کا جال

لیکن مطالعہ کثیر کے باوجود فریخ کو خلاف امید ایسی کوئی بات معلوم نہ ہو سکی جس کی بدولت وہ عدالت انصاف میں جارج کے برخلاف جرم ثابت کر سکتا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جو کچھ اس نے کیا نہایت کامل طریقہ پر اس خوش اسلوبی کے ساتھ کیا تھا کہ کوئی کتنا ہی سر پٹکے اس کے برخلاف کوئی چھوٹے سے چھوٹا ثبوت بھی پیش نہ کر سکتا تھا لیکن فریخ کے اپنے دل کو کامل یقین ہو چکا تھا کہ جارج اس سازش کا شریک ہے۔ لیکن اس بارہ میں کوئی فیصلہ کن ثبوت مہیا کرنا سخت دشوار نظر آتا تھا

ایک اور بات اس کے لئے موجب تشویش یہ تھی کہ آج کے بعد اسے جو کچھ کرنا ہو اس میں انتہائی احتیاط سے کام لینا پڑے گا تاکہ ایسا نہ ہو وقت آنے پر یہ شکار بھی کیپر کی طرح ہاتھ آ کے نکل جائے۔ اب تک یہی ایک بات اس کے لئے موجب تسکین تھی کہ اگر ایک مجرم خودکشی کر کے پولیس کی گرفت سے نکل گیا تو کم از کم اس کے ساتھی کو زیر حراست کر کے اس خطا کی تلافی کی جا سکے گی لیکن اگر ساتھی نے بھی کیپر کی تقلید کی تو پھر فریخ اور اس کے ساتھی اور سکاٹ لینڈ یارڈ کی نیک نامی کا خدا حافظ۔ پس عمل سے پہلے اس نے اس معاملہ کے متعلق مقامی پولیس کے

سپرنٹنڈنٹ سٹون سے تبادلہ خیالات ضروری سمجھا اور اس مطلب کے لئے اس کے دفتر میں لغرض ملاقات گیا۔

اس موقعہ پر سٹون نے ایک بالکل ہی نئی کہانی جو اس نے اپنی بیوی سے کسی مس کارن کے بارہ میں سنی تھی بیان کرنی شروع کی کہنے لگا "چڑیا گھر کے قریب اس نام کی ایک بڈھی کنواری عورت رہتی ہے وہ بدگو اور بد باطن مشہور ہے لیکن کبھی کبھی اس کے ذریعہ سے کام کی بات بھی معلوم ہو جاتی ہے اس نے کوئی حکایت اس بارہ میں بیان کی تھی کہ ایک موقعہ پر وہ کسی نوکرانی کی تلاش میں قصبہ بریم فورڈ گئی اس موقعہ پر اس نے دیکھا تھا کہ جارج سرج کسی حسین عورت کو ساتھ لئے جو اس کی بیوی ہرگز نہ تھی اس قصبہ کی سرائے میں داخل ہوا۔ مس کارن کا خیال ہے اس کی چونکہ اپنی بیوی سے نہیں بنتی تھی اس لئے غالباً اس نے اظہار محبت کے لئے نیا میدان تلاش کیا ہوگا"

فرینچ کسی ایسے ہی سراغ کی ٹوہ میں تھا دلچسپی لیتے ہوئے کہنے لگا "آپ نے یہ داستان خوب بر وقت سنائی امید ہے مجھے اس سے اپنی تحقیقات میں کافی مدد مل سکے گی لیکن کیا مس کارن نے اس واقعہ کی کوئی خاص تاریخ بیان نہ کی تھی؟

"مجھے تاریخ کا علم نہیں" سٹون نے جواب دیا "بس اتنی ہی بات میرے سننے میں آئی تھی جو میں نے آپ سے بیان کر دی۔ اگر آپ کچھ اور حال معلوم کرنا چاہتے ہوں تو اس عورت سے ملکر بات کر لیجئے"

فرینچ سوچ میں پڑ گیا پھر بولا "نہیں میرے خیال میں اس عورت سے ملنا ٹھیک نہیں کیوں نہ اس کار کے ذریعہ سے مزید سراغ لگایا

جائے جس پر سوار ہو کر سررج وہاں گیا تھا کیا کوئی ذریعہ اس بارہ میں دریافت حال کا ممکن ہے؟"

شنون نے تھوڑا غور کر کے ایک سپاہی کو بلایا اور اس سے پوچھا "کیا مسٹر سررج چڑیا گھر کے مہتمم تمہارے حلقہ میں رہتے ہیں؟"

"جی ہاں - فرمایئے"

"ان کی ذاتی موٹر کار ہے؟"

"بیشک ہے لیکن بہت پرانی طرز کی - بارہ چودہ ہارس پاور کی ہو گی اور ادنیٰ اندازہ کے مطابق اس کو خرید سے پانچ سال کا عرصہ گذر چکا ہو گا"

"تم نے کبھی مسٹر سررج کو نئی کار پر سوار ہو کر بھی آتے جاتے دیکھا؟"

"جی کبھی نہیں"

شنون نے سپاہی کو تو رخصت کیا اس کے بعد فرینج سے کہنے لگا "میرے خیال میں مس کارن نے سررج کو ایک اجنبی عورت کے ساتھ جس کار سے اترتے دیکھا وہ اس کی ذاتی نہیں غالباً کرایہ کی تھی یا ممکن ہے اس عورت کی اپنی ہو - بہرحال کیوں نہ آپ شہر کے ان گراجوں میں پوچھ کر دیکھ لیں جو کرایہ پر موٹر دیا کرتے ہیں"

فرینج آمادہ ہو گیا جس کے بعد چند سپاہیوں کو بلا کر انہیں مختلف گراجوں میں دریافت حال کی غرض سے بھیج گیا آخر کوئی ایک گھنٹہ کے بعد سپاہیوں میں سے ایک نے کسی جگہ سے فون کرنا شروع کیا

بولا "میں نارفک سٹریٹ سے بول رہا ہوں جہاں بیلی کا گراج واقع ہے ان لوگوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جارج سررج کا

ایک عرصہ تک ان سے کرایہ کی موٹر کا حساب رہا۔ وہ گاہ بگاہ ان سے ایک بالکل نئی موٹر کرایہ پر لے جایا کرتے تھے ...“

”بات جی اگتی معلوم ہوتی ہے“ فرینچ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر اس نے سٹون سے درخواست کی کہ آپ اپنے آدمی سے کہہ دیں وہ اس جگہ ٹھہرے میں وہیں جاکر اس سے ملتا ہوں“

تھوڑی دیر میں فرینچ اور رینکن دونوں اس گراج میں جا پہنچے بہی کھاتہ دیکھنے پر معلوم ہوا کہ سرج مختلف اوقات میں نیٹ نمونہ کی ایک نئی کار کرایہ پر لے جایا کرتا تھا۔ فرینچ نے تاریخیں اور اوقات نوٹ کر لئے اس کے بعد مالک سے پوچھا ”کیا مسٹر سرج کے علاوہ کسی موقعہ پر یہ کار کسی دوسرے آدمی کو بھی بغرض استعمال دی گئی تھی؟“

مالک گراج نے یادداشت کی کتاب کی ورق گردانی کی اس کے بعد کہا ”جی صرف ایک موقعہ پر۔ دراصل اس طرز کی موٹر سردیوں کے مقابلہ میں موسم گرما میں زیادہ کام دیتی ہے“

فرینچ کے لئے معاملہ اور بھی زیادہ سہل ہو گیا ایک گھنٹہ کے اندر اندر مختلف حلقوں کے نام یہ حکم جاری کر دیا گیا کہ کیا گذشتہ چند ماہ کے عرصہ میں اس طرح کی موٹر گزرتی دیکھی گئی ہے؟

پھر جواب کا انتظار کرتے ہوئے فرینچ انسپکٹر رینکن کو ساتھ لے کر برہیم فورڈ روانہ ہو گیا اور سیدھا اس سرائے میں پہنچا جس کی نسبت اس کو بتایا گیا تھا کہ سس کارن نے جارج کی موٹر اس کے دروازہ پر رکتے دیکھی تھی۔

سرائے کے مالک سے سوالات پوچھے گئے تو وہ ششش و پنج میں

پڑ گیا کہنے لگا" میرے ہاں اتنے آدمی مختلف اوقات میں آتے رہتے ہیں کہ میں کسی فرد واحد کے متعلق یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا" لیکن فریخ اس اعتراض کے لئے پہلے سے تیار ہو کر آیا تھا اس نے فوٹو کی بہت سی تصویریں نکال کر سامنے رکھدیں منیجر نے اس نوکرانی کو بلایا جو چائے وغیرہ مہیا کرنے جاتی تھی اور اس نے فوراً جارج کی تصویر پہ ہاتھ رکھ دیا کہنے لگی" یہ آدمی بے شک ہماری سرائے میں آیا تھا اور کھڑکی کے قریب جو میز رکھی ہے اس کے پاس بیٹھا تھا ایک عورت بھی اس کے ساتھ تھی"

"کیا تم اس عورت کو پہچانتی ہو؟" فریخ نے پر شوق لہجہ میں اگلا سوال پوچھا

لیکن نوکرانی نے جواب دیا کہ اس نے پہلی مرتبہ اسی موقعہ پر اس عورت کو دیکھا تھا آخر مختلف سوالات کے ذریعہ سے فریخ نے نینسی کا مختصر سا حلیہ معلوم کیا اس نے سرخ رنگ کی ہیٹ پہن رکھی تھی اس طرح کی پوشاک تھی اور اس قد و قامت کی عورت تھی۔

فریخ کو امید سے زیادہ کامیابی حاصل ہونے لگی تھی جب وہ مطمئن و مسرور برمنگھم پہنچا تو ایک اور تسلی بخش جواب آیا ہوا رکھا تھا یعنی موضع نیورٹن کے قریب پولیس کی جو جانچ کی تھی اس کے انچارج سارجنٹ نے اطلاع بھیجی کہ اس نے تین مختلف موقعوں پر اس نمونہ اور اس نمبر کی موٹر کار گاؤں کے قریب کھڑی دیکھی تھی ہر بار ایک مرد اس پہ سوار ہوتا تھا لیکن چونکہ اس کی طرف سے کوئی خاص بات قابل اعتراض نہ ہوئی تھی اسلئے پولیس کو مداخلت کا کوئی موقعہ نظر نہ آیا۔

اس سے اگلی صبح فرنچ نیورٹن گیا اور سارجنٹ اور اس کے ماتحت سپاہی سے ملاقات کی

کہنے لگا "مجھ کو بتایا گیا ہے کہ اس مقام پر وہ آدمی جسے تم نے موٹر میں بیٹھے دیکھا تھا کسی عورت کو بھی اپنے ساتھ سوار کیا کرتا تھا کیا تم اس عورت کو اس حلیہ سے پہچان سکتے ہو"؟ اور جتنی معلومات اسے حاصل تھیں بیان کر دیں۔

سارجنٹ نے اپنی چوکی کے چند اور سپاہیوں کو بھی طلب کر لیا۔ اور یہی سوال ان سے پوچھا آخر ایک نوجوان سپاہی نے جو دیکھنے میں عاشق تن رسیا نظر آتا تھا اتنا کہا "یہ حلیہ مسز ڈے مور کا تو نہیں؟ اسی کی ہیٹ سرخ ہوا کرتی تھی اور شکل و شباہت بھی ایسی ہی تھی"

"خوبصورت ہے؟" فرنچ نے پوچھا

"صحیح معنوں میں حسین نہ سہی لیکن قبول صورت اچھی ہے"

"وہ کیا تمہارے حلقہ میں رہا کرتی تھی؟"

"جی ہاں کسی زمانہ میں رہتی تھی لیکن اب نہیں"

"تمہیں اس کے بارہ میں اگر کوئی اور حال معلوم ہو تو بتاؤ"

سپاہی نے جو کچھ بیان کیا اس سے معلوم ہوا کہ چھ ماہ پہلے تک یہ عورت مسز ڈے مور مسز شرڈن نام کی ایک بڈھی خاتون کے ہاں سہیلی کی حیثیت میں نوکری کیا کرتی تھی بعد ازاں مسز شرڈن کا انتقال ہو گیا تب سے اس کا مکان بند پڑا ہے مسز ڈے مور بھی کسی طرف کو رخصت ہو گئی ابعد کا حال معلوم نہیں

"تم ذرا جا کر اتنا معلوم کرو کہ اس نے اپنا کوئی پتہ چھوڑا ہے؟"

سارجنٹ نے سپاہی کو ہدایت کی

"آپ نے اچھا خیال سوچا ہے" فریخ نے اظہار پسندیدگی کرتے ہوئے کہا "کوشش کیجئے اس کی کوئی فوٹو کی تصویر مل سکے۔ فی الحال میں برمنگھم واپس جاتا ہوں اگر کوئی نئی خبر وصول ہو تو مجھ کو وہیں پہنچا دی جائے"

رینکن کے ساتھ دوبارہ شہر برمنگھم کو جاتے ہوئے اس نے ان تاریخوں کی فہرست دیکھنی شروع کی جب جارج نے موٹر کرایہ پر لی تھی ماہ جون کے آخری حصہ میں کئی دن تک موٹر کرایہ نہ لی گئی لیکن جولائی کے دوسرے ہفتہ سے پھر اس کا آغاز ہو گیا تھا اب وہ سوچنے لگا کیا اس کا مطلب یہ سمجھنا چاہئے کہ پہلے جارج اس عورت مسز ڈیمورد سے ملاقات کرنے موضع نیورٹن آیا کرتا تھا لیکن بعدازاں جب وہ مسز شروڈن کے انتقال پر کہیں چلی گئی تو اس آمد و رفت کا بھی خاتمہ ہو گیا مگر اس کے بعد کسی طرح جارج نے اس کا پتہ معلوم کر لیا اور دونوں پھر سے ملنے لگے ...

کوتوالی پہنچکر اس نے عورت کے بیان کردہ حلیہ کی بنا پر ایک چھوٹا سا گشتی اشتہار تیار کیا اور مختلف تھانوں اور پولیس کی چوکیوں کے نام روانہ کر دیا اس میں اس نے لکھا کہ اس شکل وصورت اور وضع قطع کی ایک جوان عورت کی نسبت خیال ہے گذشتہ جولائی کے دوسرے ہفتہ کے قریب کہیں کوئی مکان یا چوبارہ یا کمرہ کرایہ پر لیا تھا یا ممکن ہے کہیں ملازمت تلاش کی ہو اس کا پتہ لگانا مطلوب ہے۔

اس کے قریباً دو دن بعد موضع کلیرلی کی چوکی کے انچارج سارجنٹ کی طرف سے جواب موصول ہوا جس میں لکھا تھا کہ اس جگہ کے قریب ہی

ایک چھوٹی سی کوٹھی عرصہ دراز سے خالی پڑی تھی فی الحال اس میں بیان کردہ حلیہ کی عورت رہتی ہے اور معلوم ہوا ہے قریباً اسی زمانہ سے اس میں سکونت رکھتی ہے جس کا ذکر اشتہار میں درج ہے آگے چل کر لکھا تھا کہ وہ اب بھی اسی جگہ رہتی ہے چونکہ گشتی اشتہار میں اس بات کی تاکید کر دی گئی تھی کہ اس سے کسی طرح کی باز پرس نہ کی جائے اس لئے سارجنٹ نے لکھا کہ نہ میری اس سے کوئی گفتگو ہوئی اور نہ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ کسی زمانہ میں موضع بنورٹن رہا کرتی تھی یا نہیں۔

اس کے دو گھنٹہ بعد فرخ اس سارجنٹ کے پاس جا پہنچا اور دونو مل کر اس کوٹھی کی طرف روانہ ہوئے جس میں نینسی کی سکونت تھی اور جس کا نام روز کاٹیج مشہور تھا وہ ایک مقام پر کھڑے دیکھ ہی رہے تھے کہ اتنے میں نینسی دروازہ سے نکلی اور ایک نئی کار پر سوار ہو کر ان کی موجودگی سے بے خبر کسی طرف کو روانہ ہو گئی۔ شروع میں فرخ کا ارادہ تھا اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر کوٹھی کی تلاشی لی جائے لیکن پھر کچھ سوچ کر اس نے یہ خیال ترک کر دیا اور سارجنٹ سے پوچھا

"تم کو معلوم ہے اس کوٹھی کا ایجنٹ کون ہے؟"

جب سارجنٹ نے بتایا کہ موضع کلیبرلی میں ایک فرم کے ہاتھ اس کوٹھی کا انتظام ہے تو دونو اس طرف کو روانہ ہو گئے۔

فرم کے مہتمم سے ملکر فرخ نے کہا "دیکھئے میں اس کوٹھی میں رہنے والی خاتون مسز سدرن (یہی اس کا فرضی نام مشہور تھا) کے بر خلاف نہ کوئی کارروائی کرنا چاہتا ہوں نہ مجھے اس سے کوئی شکایت ہے میں دراصل ایک اور ہی معاملہ کی تحقیقات کر رہا ہوں اور فقط اس

قدر جاننا چاہتا ہوں کہ یہ کوٹھی کس کی ملکیت ہے کب خریدی گئی تھی اور آپ کو کس نے اس کا ایجنٹ مقرر کیا؟

مہتمم فرم نے شروع میں ٹالنے کی کوشش کی اور اس طرح کے عذرات پیش کیے کہ اسے راز کی باتیں ظاہر کرنے کا اختیار حاصل نہیں لیکن جب فرنچ نے زیادہ زور دیا اور اس کے ساتھ ہی وعدہ بھی کیا کہ جو کچھ آپ بتائیں گے اس کا حال کسی پر ظاہر نہ کیا جائے گا تو اس نے رکتے رکتے ساری کیفیت بیان کر دی۔

یہ معلوم کرنے کے بعد کہ مسز ابراہام اینڈ کمپنی لندن نے یہ کوٹھی خرید کر اس عورت کو دی ہے فرنچ کی دلچسپی اور بڑھا چنانچہ اس رات وہ لندن روانہ ہو گیا اور اس سے اگلی صبح مسٹر ابراہام سے ملا۔

یہاں پر اس کو بہت سی عجیب مطلب باتیں معلوم ہوئیں اور اس کو یقین ہو گیا کہ معاملہ کی تہ میں جارج میریڈتھ ہی کا ہاتھ کام کر رہا ہے ابراہام نے روپیہ قرض لینے کی کوشش کی تھی جس کے معنی یہ ہوئے کہ اسے مالی تنگی کا سامنا تھا اس کے لئے یہ کوٹھی خریدی گئی تھی اور اس نے لے کر اس عورت کے حوالہ کر دی گئی یا اس عورت سے تعلق رکھتے ہوئے اس نے اپنے اوپر خرچ کا بہت سا بوجھ ڈال لیا تھا۔ صاف ظاہر تھا کہ اس نے یہ سب قرضے اس ورثہ کی امید پر لئے ہوں گے جو مسز لوسی پینٹ نینڈ کے انتقال پر اسے ملنا تھا لیکن بعد ازاں ورثہ کا روپیہ اس کو نہ ملا تو لازمی طور پر وہ برنالی کی ہلاکت کے معاملہ میں کیپر کی سازش کا شریک ہو گیا یہ سب باتیں معلوم کر کے فرنچ کے دل کو بڑا اطمینان حاصل ہوا اور اگر اس بارہ میں کسی تصدیق مزید کی ضرورت تھی تو وہ

فریج کے کاغذات سے ہو سکتی تھی بہر حال اس نے محسوس کیا کہ جسقدر حالات جارج کے برخلاف اس کو معلوم ہو چکے ہیں ان کی بنا پر عدالت انصاف میں اس کے برخلاف فیصلہ حاصل کرنا دشوار ثابت نہیں ہو سکتا تاہم اس کی دلی خواہش یہ تھی کہ اس کی تحقیقات اور بھی زیادہ مکمل صورت اختیار کرے تاکہ وقت پر کوئی خامی باقی نہ رہے

اس سلسلہ میں اس کا خیال اس بات کی طرف گیا کہ اگر جارج نے واقعی کیپر سے مل کر سازش کی تھی تو دونو مختلف اوقات پر ایک دوسرے سے ملتے رہے ہوں گے پس دیکھنا یہ تھا کہ اس طرح کی ملاقاتیں کب اور کس مقام پر ہوئیں ایک بات ظاہر تھی یعنی جو کچھ ہوا وہ مس ہینٹ لینڈ کے مرنے کے بعد ہی ہوا ہوگا اور اس کا جنازہ ۲۷- اکتوبر کو اٹھا تھا۔

فریج نے ان تاریخوں کی فہرست دیکھی جن میں جارج نے نئی موٹر کرایہ پر لی تھی ۲۷- اکتوبر کے بعد یوں تو کچھ اندراج اور بھی تھے لیکن ۷ اور ۱۰- اکتوبر کے اندراج اس کی نظروں میں زیادہ پر اہمیت ثابت ہوئے اس لئے کہ ان دو موقعوں پر جارج نے رات کے آٹھ بجے سے لیکر ساڑھے بارہ بجے تک موٹر رکھی تھی حالانکہ عام حالات میں وہ سہ پہر کے چند گھنٹوں کے لئے موٹر لے جایا کرتا تھا

پھر ان دو موقعوں پر اس نے اتنی دیر کیوں کی؟ ضرور وہ کیپر ہی سے ملنے گیا ہوگا اس خیال کو دل میں لے کر وہ پھر ایک مرتبہ قصبہ برہم گیا اور مقامی افسروں سے بات چیت کی سب نے مل کر کھوج لگانا شروع کیا کہ ان موقعوں پر کار کس جگہ کھڑی کی جاتی تھی اور تھوڑی سی ناکامی کے بعد آخرکار ایک بڑا قیمتی سراغ ان کو مل گیا۔

باب - ۲

صید و صیاد

سراغ یہ تھا کہ ۱۰۔ نومبر کی رات کو (یاد ہوگا فریڈرک نے ۹ اور ۱۰۔ نومبر کی دو تاریخیں ایسی نوٹ کی تھیں جب کرایہ کی موٹر رات کے وقت کام میں لائی گئی تھی) جیمز گرانٹ نام کے ایک لڑکے نے ویسی ہی نیٹ موٹر کار۔ جس کی نسبت تحقیق ہو چکا تھا کہ جارج کے زیر استعمال آتی تھی، کیپر کے مکان کے دروازہ سے قریباً چالیس گز کے فاصلہ پر ایک گلی میں کھڑی دیکھی۔ لڑکا اسی گلی کے اندر سرے کے مکان پر رہتا تھا اور کسی لوائے سکاؤٹ جلسہ سے دیر کر کے واپس آیا تھا اس لڑکے کو بچپن ہی سے موٹر کاروں کا شوق تھا اور اگر اس کے پاس دام ہوتے تو وہ یقیناً ایسی ہی موٹر کار خریدنے کی خواہش رکھتا تھا بغیر کسی مدعائے خاص کے اس نے کار کا نمبر بھی دیکھ لیا جو اسے یاد تھا اگر اس بارہ میں کسی مزید تحقیق کی ضرورت تھی تو وہ سکاؤٹ انجمن کے سیکرٹری نے کر دی جس نے بیان کیا کہ تاریخ مذکور کو واقعی ایک جلسہ منعقد ہوا تھا اور وہ لڑکا اس میں شریک تھا۔

اب فریڈرک اس یقینی نتیجے پر پہنچ گیا کہ ۱۰۔ نومبر کی رات کو جارج کیپر ہی سے ملنے موٹر پر سوار ہو کر گیا تھا اور اس کے دوسرے دن یعنی ۱۱۔ نومبر کو اس نے کنجیاں گم ہونے کا ڈھونگ رچایا۔ جس طرح دو اور دو ملانے سے چار بنتے ہیں اسی طرح ان دو واقعات کو سامنے رکھ کر فریڈرک کے لئے اس نتیجے پر پہنچنا دشوار نہ ہوا کہ ۱۰۔ تاریخ کی رات

کو جارج اور کیپر میں کوئی سمجھوتہ ہوا تھا جس کے سلسلہ میں وہ دوسرے ہی دن کنجیوں کا گچھا کچھ عرصہ کے لئے ایک بغلی دروازہ میں لٹکتا چھوڑ گیا۔ ان باتوں کو جب اس حقیقت کے ساتھ ملا کر دیکھا گیا کہ جارج کو روپے کی تنگی تھی اس نے جو کوٹھی مسز دے مور کو لے کر دی نہ صرف اس کا روپیہ میسرز ابراہام نے بطور قرض ادا کیا تھا بلکہ چند اور اخراجات کے لئے بھی اس نے ان سے قرضہ حاصل کرنے کی کوشش کی تھی تو مطلب یہ نکلا کہ اس کو روپے کی سخت تنگی درپیش تھی

فرنچ نے اس سوال پر دماغ لڑاتے ہوئے چند اور نتائج جو اخذ کئے یہ تھے کہ جارج اپنی دائم المریض خالہ کی موت پر آٹھ ہزار پونڈ بطور ورثہ حاصل کر کے اپنے بڑھے ہوئے اخراجات پورا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن اس روپے کا ادا نہ ہونا اور کیپر کے کاغذات سے یہ پایا جانا کہ وہ اپنی آمدنی سے بہت زیادہ روپیہ سٹہ میں برباد کر چکا تھا ان ساری باتوں کا ماحصل یہی سمجھا جا سکتا تھا کہ جارج کو جب دوسرے وصولی کی کوئی امید باقی نہ رہی نیز اس نے دیکھا قرضہ کا بوجھ بھی سر پر ہے اور عشق حرام کے سلسلہ میں بھاری اخراجات درپیش ہیں تو وہ قدرتی طور پر کیپر کے ورغلانے میں آ گیا۔

کیپر نے کوئی تجویز اس کے روبرو پیش کی اور بتایا کہ اگر تم اس میں میری امداد کر سکو تو میں تمہارا روپیہ ادا کر دوں گا بظاہر اسی سلسلہ میں اس نے جارج سے جو چڑیا گھر کا انچارج تھا ایک سانپ چرا کر بھیجنے کا وعدہ لیا۔ یہ سوال بے اہمیت تھا کہ سانپ کا زہر جارج نے نکال کر علیحدہ بھیج دیا یا خود کیپر نے نکالا بہر حال دونوں کی سازش

صاف ثابت تھی

فریخ اچھی طرح جانتا تھا کہ کیپر نے وہ سانپ خود نہ چرایا ہوگا اس لئے کہ چوری کی رات کو وہ لندن گیا ہوا تھا اس لئے کام کا یہ حصہ ضرور کسی دوسرے آدمی نے کیا اور وہ دوسرا آدمی جارج سے بہتر کون ہوسکتا تھا؟

ان خیالات کے سلسلے میں فریخ آخرکار جس نتیجہ پر پہنچا اس سے ہر طرح سے مطمئن ہوکر وہ سید صاسپرنٹنڈنٹ شٹون کے پاس گیا اور سارے حالات اور ان سے متعلق اپنے خیالات لبصورت تحریر اس کو پیش کئے

مسٹر شٹون نے کاغذات کو بڑے غور کے ساتھ پڑھا اس کے بعد تحریر کو ہاتھ سے رکھتے ہوئے کہا "چیف انسپکٹر صاحب میں آپ کو اس حیرت انگیز کامیابی پر دلی مبارکباد دیتا ہوں کچھ شک نہیں آپ جس نتیجے پر پہنچے ہیں ضرور صحیح ہوگا لیکن اب فرمایئے آئندہ اس بارہ میں آپ کا کیا ارادہ ہے؟"

"اس کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے کہ ملزم کو [illegible] گرفتار کرنا چاہئے" فریخ نے جواب دیا

شٹون نے صورت اثبات سر ہلایا اور اس کے بعد کہا "میں سولہ آنے آپ کی رائے سے متفق ہوں دیر خطرناک ہوگی یہ کام جس قدر جلد ممکن ہو کرنا چاہیئے۔ پس کیوں نہ آج ہی رات جارج کے مکان پر جاکر اس کو گرفتار کیا جائے؟"

فریخ کسی قدر آگے جھک کر کہنے لگا "یہی خیال میرے اپنے دل میں

پیدا ہوا تھا اور عام حالات میں ہونا بھی یہی چاہئے لیکن موجودہ حالت میں میری رائے یہ ہے کہ گرفتاری اس طرح عمل میں لائی جائے کہ ملزم کو اس کا گمان تک نہ ہو۔ اس لئے کہ میں ڈرتا ہوں پھر وہی کیپر والا معاملہ پیش نہ آئے۔ کون کہہ سکتا ہے اپنے ساتھی کی طرح جارج مرے نے بھی کوئی ایسی ہی زہر آلود گولی اپنی جیب میں ڈال رکھی ہو اور عین وقت پر اسے منھی میں لے کر اپنی جان ضائع کر لے پس کوشش اس بات کی ہونی چاہئے کہ وہ ہرگز ایسا نہ کر سکے"

شوون تھوڑی دیر چپ چاپ سوچتا رہا پھر بولا" آپ کا خیال بالکل درست ہے اگر دوسرا آدمی بھی خودکشی کر گیا تو پھر بڑی بدنامی کا سامنا ہوگا فرمائیے آپ اس بارہ میں کیا تجویز کرتے ہیں ؟"

"شام کو ساڑھے پانچ کے عمل پہ وہ دفتر سے گھر آتا ہے۔ میں صلاح دیتا ہوں کہ ہم اس رستہ پر جو اس کے مکان کی طرف جاتا ہے کسی مقام پر چھپ کر کھڑے ہو جائیں اور وہیں اس کو پکڑ لیں اس وقت اندھیرا ہو جاتا ہے لیکن چونکہ پہلی رات کا چاند نکل چکا ہوگا اس لئے کافی اجالا ہوگا"

"پھر کیا آج رات کے لئے ارادہ ہے؟"

"ہاں بشرطیکہ آپ وارنٹ حاصل کر سکیں"

"اس کا انتظام کر دیا جائے گا۔ گرفتاری کا عمل انسپکٹر ریکن ہی کی طرف سے ہوگا لیکن میں چاہتا ہوں آپ بھی اس وقت پاس ہوں"

اس دن شام کو تین آدمی ایک ایک کر کے اس کچی سڑک پر جو جارج کے مکان کی طرف گئی تھی گذرتے دیکھے گئے۔ اور وہ تھوڑے

تھوڑے فاصلہ پر جھاڑیوں کی اوٹ میں چھپ کر بیٹھ گئے

رستہ میں فریڈرخ نے باقی دو کو سمجھا دیا تھا کہ جب وہ مجھ کو آتا نظر آئے گا تو میں سب سے پہلے آگے بڑھ کر اس سے ملونگا اور کہونگا "تسلیمات مسٹر جارج میں ایک بات آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں" اشارہ پاتے ہی آپ ہر دو صاحبان اپنی جگہ سے نکل کر اس کے دونو بازو پکڑ لیں"

"بالفرض وہ خطرناک گولی پہلے ہی اس کے ہاتھ میں ہو تو پھر؟"

اس کا اندیشہ نہیں۔ اس لئے کہ اب تک کوئی خطرہ اس نے محسوس نہیں کیا اور اگر ہم سب کام پھرتی کے ساتھ کر سکے تو پھر نا ممکن ہے کہ اس کو گولی جیب سے نکال کر ہاتھ میں لینے کا موقعہ ملے"

اس کے بعد گہری خاموشی چھا گئی آسمان پر اکے دکے سیاہ بادل اڑتے پھر رہے تھے چاند کبھی نظر آتا اور کبھی ان میں چھپ جاتا تھا سردی تیز تھی اور باد تند درختوں کی ٹہنیوں کو سرسراتی اور سرنگوں کرتی ہوئی چل رہی تھی کبھی کبھی کسی دور افتادہ مقام سے کسی گذرتی ہوئی موٹر کے ہارن کی آواز سنائی دے جاتی مگر اس کے سوا گہرا سناٹا ہر طرف چھایا ہوا تھا

ساڑھے پانچ بج چکے۔ پھر چھ ہوئے حتےٰ کہ سات بجنے کے قریب ہونے لگے مگر جارج نہ آیا!

باب ۔ ۳۳

بھیدی راز

واقعہ یہ ہے کہ جارج کی جو گفتگو ٹیلیفون پر کیمپر سے ہوئی تھی اس نے

اس کو بری طرح سہما دیا تھا اس کے منہ سے نکلے ہوئے یہ الفاظ کہ "اب آخری منزل قریب ہے" اس کے کانوں کو بار بار سنائی دیتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کا اپنا انجام قریب ہے!

اس موقعہ پر اگر کوئی اس کے حصہ کی آدھی دولت مانگتا اور صرف اتنا حال بتا سکتا کہ واقعات کیا صورت اختیار کر رہے ہیں تو وہ خوشی سے سودا کرنے کو تیار ہو جاتا۔ لیکن کوئی ذریعہ حالات جاننے کا ممکن نہ تھا بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا گویا پراسرار اور پرعناد طاقتیں اس کو رفتہ رفتہ نرغہ میں لے کر اس کے فنا کی کوشش کر رہی ہیں وہ اتنی زبردست طاقتیں تھیں جن سے بچاؤ کا اسکو کوئی ذریعہ نظر نہ آتا تھا اس کے جوش میں آئے ہوئے دماغ کو ایسا معلوم ہوتا کہ لوگ اب اس کی طرف عجیب نظروں سے دیکھنے لگے ہیں کسی نے کوئی بات اس سے نہ کہی تھی اور واقعہ یہ ہے کہ کسی کو کوئی بات اس کے برخلاف معلوم بھی نہ تھی لیکن اس کا اپنا گنہگار ضمیر اس کے سینہ میں رہ رہ کر چٹکیاں لیتا اور ہراساں کرتا تھا

اس دن سہ پہر کو یہ کیفیت اس کے دل کی تھی کہ وہ دفتر کے کام پر بالکل توجہ نہ دے سکا یہی جی میں آتی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کسی طرف کو چلا جائے وہ اچھی طرح محسوس کرتا تھا کہ اس کے اپنے ہی پاپ ہیں جو اس کے لئے دہشت کا سامان پیدا کر رہے ہیں لیکن ان کے اثر سے بچنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ عین دم آخر میں خودکشی کا خیال ترک کرنے پر مجبور ہونے تک اب ہر گھڑی یہ خوف دل کو لگا تھا کہ اگر پکڑا گیا اور مقدمہ چلا تو... انجام کیا ہوگا؟

دن کا باقی حصہ جن حالات میں گزرا ان کو جارج کا دل ہی بہتر جانتا

تھا سچ یہ ہے کہ اگر اس موقعہ پر وسکی کی بوتل اس کا ساتھ نہ دیتی تو نہ جانے کیا حال ہوتا

پچھلے دو ہفتہ کے عرصہ میں اس کی حالت ذہنی طور پر اس طرح بد سے بدتر ہوتی چلی گئی تھی کہ وہ زندگی کو بوجھ سمجھنے لگا تھا۔ انہی حالات میں اس نے اپنی جان ضائع کرنے کا ارادہ کیا تھا مگر وقت پر اس کا حوصلہ نہ کر سکا آخر ایک رات جب وہ بستر پر لیٹا ہوا تھا تو اس کے خیالات کی رو بچپن کے زمانہ کی طرف گئی کس قدر بے فکری کے دن تھے وہ! اور کس مزے سے بسر ہوتے تھے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی اس کو یاد آیا کہ بچپن میں اسکی ماں ہمیشہ اس کو خدا اور مذہب کی تعلیم دیا کرتی تھی بہت سی باتیں جنکو وہ شباب کی مصروفیتوں میں بھول چکا تھا اب پھر سے یاد آنے لگیں جن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ خدا کی ہستی فرضی نہیں برحق ہے۔ اور انسان کو اس کے نیک و بد افعال کا ثمرہ ضرور ملتا ہے اگر آدمی بدی کی راہ پر چلنے لگے لیکن پھر بھی خدا سے مغفرت کا طلبگار ہو تو کچھ شک نہیں اپنی عاقبت سنوار سکتا ہے

ان خیالات نے اتنا گہرا اثر اس کے دل پر کیا کہ پچھلے بتیس سال میں جو کچھ وہ عادتاً فراموش کر چکا تھا پھر ایک بار اس کے لئے مجبور ہو گیا یعنی اس رات اس نے بستر پر دو زانو ہو کر بارگاہ ایزدی میں سچے دل سے دعا مانگی!

اس کی دعا سے اور تو کچھ نہ ہوا تاہم اتنا ضرور ہو گیا کہ اس نے طے کر لیا ضرور اس کو اپنے جرم و گناہ کا اقبال کر لینا چاہیئے اس سے کچھ عرصہ پیشتر کیبر کی خودکشی کی خبر اس کے کانوں تک پہنچ چکی تھی اس نے یہ بھی خیال آیا کہ اگر میں ساری حقیقت بیان کر دوں تو نقصان جو پہنچے گا فقط میری

ذات کو پہنچے گا کیونکہ اس کے اثرات سے دور پہنچ چکا تھا۔

انہی خیالات میں رفتہ رفتہ اس کی آنکھ لگ گئی صبح دم جاگ کھلی تو وہ اس بات کا مصمم ارادہ کر چکا تھا کہ خواہ کچھ ہو اپنے جرم و گناہ کا اقبال کرنا ضروری ہے

چنانچہ اس کے دوسرے دن اس نے پہلا قدم یہ اٹھایا کہ اپنی زندگی کی سب کمزوریاں اور اپنی ساری خطائیں بیوی کے روبرو بیان کرنے کا فیصلہ کر لیا شروع میں یہ کام سخت مشکل ثابت ہوا اس لئے کہ جس سے عرصہ دراز تک علیحدگی رہی تھی اب اس کو محرم راز بنانے جھجک پیدا ہوتی تھی بہر حال اس نے حوصلہ کر کے آغاز کیا مگر کلاریبہ الٹا طنز و تضحیک کرنے لگی بولی "کیا تم اپنے ساتھ مجھ کو بھی تباہ کرو گے"؟ جارج کو بالکل معلوم نہ تھا کہ بیوی کا رویہ کیا ہوگا مگر اب اس نے دیکھا کہ اس کی طرف سے بھی کسی ہمدردی کی امید قطعاً نہیں اس کے باوجود اس کا آخری فیصلہ یہی تھا کہ آج اپنی زندگی کے سارے نشیب و فراز اس سے بیان کر دیگا زیادہ تر اس لئے بھی کہ جو تہیہ اس نے کیا اس کے بعد وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ پھر کسی موقعہ پر کلاریسہ سے علیحدگی میں گفتگو کا موقعہ نہ مل سکے گا غرض اس نے رکتے رکتے نینسی کا حال بھی اس سے بیان کر دیا اور کہا مجھے چونکہ گھر میں سکھ نہ ملتا تھا اس لئے میں نے ایک غلط راہ پر چلتے ہوئے راحت کی تلاش کی۔ اسی طرح اور بھی جتنے حالات تھے وہ سب اس نے اس سے کہہ دئے

بیوی یہ حال جوں جوں سنتی تھی تصویر حیرت بنی چپ چاپ اس کے منہ کو تکے جاتی تھی یہاں تک کہ پوری کیفیت سننے کے بعد بھی اس نے

کوئی لفظ منہ سے نہ کہا تھا کہ اس وقت بھی نہیں جب جارج سے التجائی نظروں سے دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا کیا اب آخری الوداع بھی نہ کہوگی ؟

پھر کوئی جواب نہ پاکر وہ لڑکھڑا کر چپلت مکان سے باہر نکل گیا چنانچہ جس وقت فریڈ اور ریبکن اس سڑک پر جو چڑیا گھر سے اس کے مکان کی طرف جاتی تھی کھڑے اس کا انتظار کر رہے تھے وہ اندھوں کی طرح بے مدعا چلتا کوتوالی کی سمت میں جا رہا تھا ...

یہاں تک پہنچکر ایک پل کے لئے آخری تامل اس کو ہوا اس کے بعد جی کڑا کر کے اس نے دروازہ کھولا اور داخل ہوگیا

باب - ۴

ٹھوکر

واقعات مذکورہ کے بعد دو ماہ کا عرصہ گذر گیا اس دوران میں پولیس نے جارج کا باضابطہ چالان کیا اور ابتدائی عدالت نے مختصر کارروائی کے بعد اس کو سشن سپرد کر دیا - اپنے عہد پر استوار رہ کر اس نے عدالت عالیہ میں اپنے آپ کو مجرم تسلیم کیا اور وہاں سے اس کے لئے قانون کی انتہائی سزا موت تجویز ہوئی !

لیکن ذکر اس وقت کا ہے جب وہ جیل خانہ کے اندر اپنی کوٹھری میں آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا - اس کی زندگانی قریباً ختم تھی صرف ایک ہفتہ اور ... جس کے بعد اس دنیا سے ہمیشہ کو قطع تعلق ہو جائے گا

مگر جارج کو اب ان باتوں کی زیادہ پروا نہ تھی وہ محسوس کرتا تھا کہ سزا جو اس کے لئے تجویز کی گئی ہے وہ اس کا ہر طرح مستوجب تھا اس عرصہ میں جتنے آدمیوں سے اس کا واسطہ پڑا سب اس کے ساتھ نرمی کا سلوک کرتے تھے کسی کے برخلاف اس کو شکایت نہ ہوئی عوام کو بھی اس کی ذات سے بہت ہمدردی تھی چنانچہ عدالت کا فیصلہ صادر کرنے کے بعد بے شمار آدمیوں نے ملکہ اس کے لئے رحم کی درخواست پیش کی لیکن اس کو وزیر داخلہ نے اس بنا پر نامنظور کر دیا کہ اگر ہر اقبالی مجرم کو رحم کا مستحق سمجھا جائے تو پھر سب آدمی قانون کی انتہائی سزا سے بچنے کے لئے اسی طریقہ پر عمل کرنا شروع کر دینگے

جیل کے اندر رہتے ہوئے جارج کے دل میں گاہ بگاہ یہ سوچکر کسک پیدا ہوتی کہ کیا تھا اور کیا ہو گیا لیکن بحیثیت مجموعی وہ اپنے استقلال سے ہر طرح مطمئن تھا جس رات اس نے بارگاہ ایزدی میں دعا کی اور اس دعا کے سلسلہ میں دوسرے دن کوتوالی جاکر جرم کا اقبال کیا۔ تب سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی نظر نہ آنے والی غیبی طاقت ہر وقت سہارا دینے کے لئے اسکے ساتھ ہے۔ اس میں شک نہیں اس کو اپنے جرم پر افسوس بے حد تھا لیکن رنج و غم بالکل نہیں تھا کیونکہ اس کے دل کو یقین کامل ہو گیا تھا کہ جو کچھ دم آخر میں اُس نے کیا اسکی وجہ سے عاقبت کے متعلق کوئی خوف اسکے لئے باقی نہیں رہا اب وہ مستقبل کو یقین و اعتماد کے ساتھ دیکھنے لگا تھا۔ ایک اس طرح کا گہرا سکون اس پر طاری تھا جس کے لئے وہ ہمیشہ ترسا کرتا تھا۔

زندگی کے ان آخری ایام میں صرف ایک خیال اس کے لئے سوہان

روح تھا یعنی یہ کہ جس جس کے حق میں اس نے برائی کی ان کے لئے تلافی کی کیا صورت پیدا کی جا سکتی ہے؟ برنابی اور کیپر اس کے خیالات کے اثر سے بہت دور پہنچ چکے تھے اور نینسی کے بارہ میں وہ کچھ کہہ ہی نہ سکتا تھا اپنے جرم کا اقبال کرتے ہوئے اس نے اس کا ذکر بالکل نہ کیا تھا اس لئے عام پبلک کو انکے تعلقات باہمی کی کوئی خبر نہ تھی صرف پولیس کو اصل حقیقت معلوم تھی اور پولیس اس راز کو ظاہر کرنے کی خواہشمند نہ تھی ایک آخری چٹھی اس نے نینسی کے نام جیل سے تحریر کی اور اس میں لکھا کہ میری وجہ سے تمہیں جو دکھ پہنچا اسکے لئے میں طلبگار معافی ہوں لیکن اس کا دل یہ کہتا تھا کہ اتنا ہی کافی نہیں ہے اس کی بڑی آرزو یہ تھی کہ وہ اس کے بعد آرام واطمینان کی زندگی بسر کر سکے۔ کیونکہ وہی اس کی بدنامی اور بربادی کا ذریعہ بنا تھا۔

بحالات ظاہر اس کی یہ آرزو گو پوری ہوتی نظر نہ آتی تھی۔ تاہم اتفاق ایسا پیش آیا کہ اس کی صورت قدرت نے خود بخود پیدا کر دی کیپر کے وارث نے فیصلہ کر لیا تھا کہ مس پینٹ لینڈ کے چھوڑے ہوئے ورثہ کا جتنا روپیہ کیپر نے برباد کیا وہ سب پروفیسر برنابی کے ورثہ کی دولت سے جارج کی بیوی کلاریسہ کو ادا کر دیا جائیگا کیونکہ جارج کے بعد اب وہی اس کی حقدار تھی مگر کلاریسہ کی فیاضی دیکھئے کہ اس نے اس دولت کا بڑا حصہ نینسی کو دینا منظور کر لیا!

جب اس کی خبر جارج کو پہنچی تو اس کا دل کلاریسہ کے اس مخیرانہ فعل سے بہت متاثر ہوا پھانسی پانے سے ایک یا دو دن پہلے جب وہ آخری مرتبہ اس سے ملنے جیل خانہ گئی تو دونو کی الوداعی ملاقات نہایت

پر اثر حالات میں ہوئی۔ جارج نوٹھ کر کھا کر سنبھل ہی چکا تھا مگر اب کلارلیہ بھی محسوس کرتی تھی کہ اگر وہ گھر میں کشیدگی پیدا نہ کرتی تو شوہر کو آج یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا اس آخری ملاقات کے موقعہ پہ اس نے روتے ہوئے اپنی ساری خطائیں تسلیم کیں اور شوہر سے سچی معافی مانگی اس پر وہ دیوار منافرت جو دونوں میں حائل رہی تھی نابود ہو گئی۔ دونوں نے زندگی کو ایک نئی ہی صورت میں دیکھنا شروع کیا جو راستی ایمانداری اور محبت پر مبنی تھی افسوس اگر کچھ تھا تو صرف یہ کہ ان کی آنکھیں بعد از وقت کھلیں جب کچھ بھی نہ ہو سکتا تھا۔

لیکن ہر چند جارج محسوس کرتا تھا کہ اسکی زندگی ناکامیاب رہی اور اس دنیا کی ہر ایک ہستی ناکام کی طرح اسکو بھی اپنی ہار کا خمیازہ بھگتنا پڑا تاہم ایک راحت عظیم ... ایک اس طرح کا گہرا سکون جو پیشتر کبھی اس کو حاصل نہ ہوا تھا اب اس کے قلب و دماغ پہ طاری تھا یہ جانتے ہوئے کہ اس کی ہستی صحیح معنوں میں مفت روزہ ہے اس نے پہلی مرتبہ یہ بات معلوم کی کہ سچی خوشی کس کو کہتے ہیں۔

انہی خیالات میں پڑے پڑے اس نے اطمینان سے کروٹ لی اور سو گیا ...

ختم ہوا

ویران محل شہر لندن کے وسط میں ایک عظیم الشان پرانی طرز کی عمارت عرصہ دراز سے خالی پڑی ہے۔ کوئی اسکا خریدار نہیں۔ کوئی اسکو کرایہ پر لینا بھی پسند نہیں کرتا۔ لیکن اسکے بعد جب ایک دن ناگہاں اسکے اندر ایک نوجوان کی بوسیدہ لاش پڑی ہوئی پائی جاتی ہے تو کچھ ایسی کشش لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتی ہے کہ بے شمار آدمی اس مکان کے خواستگار ہونے لگتے ہیں کوئی اسے قیمتاً خریدنا اور کوئی کرایہ پر لینا چاہتا ہے۔ عوام کے خیالات کے اس انقلاب عظیم کی تہ میں کونسا راز کام کرتا ہے؟ اسکا حال معلوم کرنے کو آپ اس عجیب و حیرت انگیز ناول کا مطالعہ کریں جسکا ہر نیا باب پہلے سے زیادہ پر اسرار ثابت ہوتا ہے۔ قیمت ۸ے

کالی نقاب اس قسم کی ملکی اور مجلسی خرابیوں کو دور کرنے کیلئے جنکی تہ میں ان لوگوں کے ہاتھ کام کرتے ہیں جو اپنی عظیم الشان عیاری کی بدولت قانون شکنی کرتے ہوئے پولیس کی دست برد سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں۔ ایک بےخوف لیڈر کی سرکردگی میں سیاہ پوشوں کی ایک جماعت قائم ہوتی ہے اور یہ لوگ اپنے طور پر انصاف عمل میں لاتے ہوئے مجرموں کے دلوں میں وہ ہیبت عظیم پیدا کرتے ہیں کہ سکاٹ لینڈ یارڈ کے افسرِ اعلیٰ مسٹر بائن جانسٹن بھی محو حیرت ہو جاتے ہیں۔ لیکن سب سے زبردست ٹکر وہ تھی جو اس جماعت کے رہبر اور مجرموں کی ایک بین الاقوامی جماعت کے لیڈر میں ہوئی۔ آپ اس حیرت انگیز ناول کو دم بخود ہو کر پڑھنے پر مجبور ہونگے۔ قیمت ۸ے

دار مکافات ایک بڑا ہی دلکش پُر اسرار ناول جس میں قابل مصنف نے ثابت کر کے دکھایا ہے کہ جرم۔ بدی اور سیاہ کاری خواہ سات پردوں میں چھپ کر کی جائے۔ آخر رنگ لاتی ہے۔ اور کوئی شخص اپنے

افعال بد کے خمیازہ سے کسی حال میں محفوظ نہیں رہ سکتا۔ قبل ازیں جن اصحاب نے ہمارا ناول "سونی سیج" پڑھنے کے بعد انجام کے بارہ میں اظہار تشنگی کیا تھا۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ ضرور اس ناول کا مطالعہ کریں۔ ہر چند یہ کتاب بجائے خود مکمل ہے لیکن مذکورہ ناول کے سلسلہ میں اس کا مطالعہ اور بھی زیادہ سامان دلکشی پیدا کرتا ہے۔ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ

جنگل میں لاش

طرز جدید کا یہ ایک نہایت زبردست جاسوسی ناول ہے ایک تاریک اور طوفانی رات کو پولیس کا نسٹیبل جانسن کی لاش آبادی سے دور ویرانہ میں پڑی ہوئی پائی جاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کسی نے زبردست چوٹیں لگا کر اس کا سر بری طرح کچل دیا ہے۔ لیکن اس پاس نہ کوئی ہتھیار پڑا ہوا ملتا ہے اور نہ قاتل اپنا کوئی سراغ ہی پیچھے چھوڑتا ہے۔ محکمہ جاسوسی کے نامور افسر انسپکٹر ہارلٹن تحقیقات کا کام اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں۔ قاتل کی عیاری سے انہیں کئی غلط رستوں پر ڈالا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قصبہ کے بیشمار کرداروں میں سے بمشکل کوئی ایسا ہوگا جس پر ارتکاب جرم کا شک نہ کیا گیا ہو۔ لیکن آخرکار جب قاتل کا پتہ چلتا ہے تو پڑھنے والا فرط حیرت سے انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے برخلاف کسی کے دل میں شبہ پیدا ہی نہ ہو سکتا تھا۔ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ۔

تہ خانہ کا راز

اسرار و سراغرسانی کا حیرت انگیز کارنامہ

دو قتل خون اس ناول کے آغاز میں اور دو آگے چل کر ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ آخری دو موتیں ان افسران پولیس کی ہیں۔ جو پہلی واردات کی تحقیقات کے سلسلہ میں

سلسلہ جدید میں منشی تیرتھ رام صاحب فیروز پوری کے ترجمہ کردہ حسب ذیل ناول اس وقت تک شائع ہو چکے ہیں

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۲۴۸)

ایک سیاہ کار عورت کے خفیہ کارناموں کی بعض تفصیلات سے واقف ہوکر نشانہ مرگ بنتے ہیں۔ قصہ کے دوران میں شروع سے لیکر آخر تک کوئی مقام ایسا نہیں جہاں پڑھنے والے کا دل اچاٹ ہو۔ یا اسے اپنے آپ پر جبر کرکے مطالعہ جاری رکھنا پڑے۔ پلاٹ کی روانی جوش میں آئے ہوئے دریا کی روانی کی طرح ایک پل کیلئے نہیں تھمتی۔ قابل مصنف نے دلچسپی کے لوازم مہیا کرتے ہوئے یہ نکتہ برآمد کیا ہے کہ جرم و گناہ کی گرفت میں آیا ہوا آدمی کس طرح حالات کی مجبوری سے ایک کے بعد ایک اہ۔ خطا کا مرتکب ہوتا چلا جاتا ہے۔ حتےٰ کہ اس بدنصیب کیلئے اپنے ہاتھوں پیدا کی ہوئی دلدل سے بچکر نکلنے کا کوئی امکان نہیں رہتا

سفید کاغذ پر مجلد — رنگین گرد پوش سے آراستہ — قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ

اسیر بلا

جے۔ ایس۔ فلیچر کا یہ زبردست ناول ہمیشہ کیطرح غایت درجہ پراسرار ہے۔ ولایت کے ایک مشہور تنقید نگار نے اس مصنف کے ناولوں کے متعلق صحیح طور پر تحریر کیا تھا کہ ان کی بڑی خوبی یہ ہے کہ پڑھنے والا دمِ آخر تک اس بات کا درست اندازہ نہیں کرسکتا کہ ناول کا انجام کیا ہوگا یا واقعات دم آخر میں کیا نئی صورت اختیار کریں گے۔ یہی کیفیت آپکو اس ناول میں نظر آئیگی۔ ماموں لنتھویٹ کی گمشدگی سلچسٹر کے چھوٹے سے قصبہ میں اتنی عجیب اور بعید از فہم ہے کہ مقامی پولیس کا انسپکٹر کریب بھی اپنے دیرینہ تجربہ کے باوجود پریشان ہوکر رہ جاتا ہے

اسرار غیر لاتعداد ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک بھی یقینی طور پر منزل مقصود کی طرف نہیں لے جاتا۔ ہر نئے باب میں نئے اسرار پیدا ہوتے ہیں۔ اور ناظر دم آخر تک دم بستہ یہ معلوم کرنے کا منتظر رہتا ہے کہ اس کے آگے کیا ہوگا۔ قیمت تین روپیہ۔

خونی دلہن سرزمین امریکہ کا حیرت انگیز واقعہ۔ نامور بیرسٹر پیری میسن کا کارنامہ جسکا نام ہر قسم کے خطرناک فوجداری مقدمات میں قابل فخر کامیابی حاصل کرنے کی وجہ سے بین الاقوامی شہرہ حاصل کر چکا ہے۔ ایک نئی بیاہی دلہن کو شادی کے فوراً بعد معلوم ہوتا ہے کہ وہ آدمی جس سے سالہا سال پیشتر اس نے بچپن کی بھول میں شادی کی تھی مگر جو اس کے بعد اسکا سب مال ہضم کرکے پراسرار طریقہ پر عدم پتہ ہو چکا تھا۔ جسے گم ہوئے سات سال کا لمبا عرصہ گذر گیا اور جسکی نسبت عورت کو یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ ایک ہوائی جہاز کے حادثہ میں مارا گیا۔ زندہ اور صحیح سلامت موجود ہے۔ اور چونکہ مغربی ملکوں میں دوسری شادی کو نہایت سنگین جرم سمجھا گیا ہے اس لئے وہ اس اطلاع کو پاکر سخت پریشان ہوئی۔ اور پیری میسن سے مشورہ کرنے جاتی ہے۔ اسکے چند ہی روز بعد وہ آدمی جو پوشیدہ طور پر اپنی کسی زمانہ کی بیوی سے استحصال بالجبر کرنا چاہتا تھا پراسرار حالات میں مردہ پایا جاتا ہے۔ اور قتل کا شک اسی عورت پر ہوتا ہے۔ کیا وہ درحقیقت خونی ہے یا بیگناہ اس کا جواب حاصل کرنیکے لئے آپ اس ناول کو ملاحظہ فرمائیں جسکا ہر باب پڑھنے والے کی حیرت کو دوبالا کرتا ہے۔ قیمت تین روپیہ آٹھ آنے۔

قاتل کی پیشین گوئی ناولوں کی دنیا میں ایک بالکل ہی نئی چیز۔ جسکی دلچسپیاں عرصہ دراز تک آپکو یاد رہیں گی۔ مختلف افسانہ نگاروں نے اس سے پیشتر مشرکاٹ ہومز۔ آرسین لوپن۔ بلیک ٹرمپٹ۔ بلڈاگ ڈرمنڈ وغیرہ

فرضی کردار پیش کرکے انکو بام شہرت تک پہنچایا۔ تاہم آپ دیکھیں گے۔ کہ موجودہ مصنف کا ہیرو نازش تاریخ وفاتح اسلئے کہ دنیا کی کوئی رکاوٹ اسکو مغلوب کرنا نہیں جانتی) ان سب سے علیحدہ مگر سب پہ بھاری کی ہے۔ ایک کی ذکاوت۔ دوسرے کی بیخوفی۔ تیسرے کی اولوالعزمی اور چوتھے کی طرح مجرم ہوتے ہوئے پولیس سے بچا کر رکھنا یہ سب اور اس سے بہت زیادہ خوبیاں اس کے اندر موجود ہیں۔

یقین کیجیے اس پایہ کا ناول بہت کم پیشتر آپ کے مطالعہ سے گزرا ہوگا۔ عمدہ سفید کاغذ پر مجلد رنگین گردپوش سے آراستہ

قیمت چار روپیہ۔

سونی سیج اپنی قسم کی پہلی اور انوکھی داستان جس میں ایک مظلوم اور ستم رسیدہ شہزادی کی مرکزی شخصیت کے گرد واقعات پراسرار اس تیزی اور روانی کے ساتھ پیش آتے ہیں کہ پڑھنے والا فرط حیرت سے دم بخود رہ جاتا ہے۔ جو گہری سازش اس غریب کے برخلاف عمل میں لائی جاتی ہے اس میں اسکے اپنے شوہر کے علاوہ تین سخت گنہگار لڑکیاں اور ان کی ایک شیطان سیرت استانی شامل ہے۔ اور ان لوگوں کی طرف سے اس ناکردہ گناہ عورت کو ذلیل اور بدنام کرنے کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا۔ لیکن کس طرح قدرت کے اپنے بعید از فہم طریقوں پر ان کی سوچی ہوئی تدبیریں الٹا انہی کیلئے باعث مصیبت ثابت ہوتی ہیں اس کی حکایت نہایت پر درد اور سبق آموز ہونے کے علاوہ اسرار عظیم اور رومان کا اتنا زبردست عنصر اپنے اندر رکھتی ہے کہ ناظرین ایک بار شروع کرکے ختم کئے بغیر سیر نہیں ہو سکتے۔

ضخامت ۱۷۲ صفحات مجلد معہ رنگین گردپوش۔ قیمت دو روپیہ

محمد سجاد بھٹی، سیف الملوک عباسی، یاسر حسنین